روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	05:11
طلوع آفتاب	06:24
زوال آفتاب	12:35
غروب آفتاب	06:46

آج کی حدیث

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ بات سنت سے ثابت ہے جب کوئی شخص بیٹھے تو اپنے جوتے اتارلے اور ان کو اپنے پہلو میں رکھ لے۔ (ابوداؤد) یعنی جوتے سمیت نہ بیٹھے بلکہ اتار کر بیٹھے یہ آداب مجلس کا تقاضہ بھی ہے اور تہذیب وشائستگی کی علامت بھی نیز جوتوں کو بائیں پہلو کی طرف رکھے تاکہ دائیں پہلو کی تکریم برقرار رہے۔

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990
ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 255, Monday- 14 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۵۵ ۞ پیر، ۱۴ر ستمبر ۲۰۲۶ء، ۲ر ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ر روپئے، صفحات:۸

ہندوستان پر حملے کی اسامہ بن لادن نے کی تھی سازش؟

سی آئی اے کی سنسنی خیز خفیہ دستاویزات جاری، امریکہ پر ہونے والے 9/11 حملوں کو ۲۵ ؍سال مکمل ہونے کے موقع پر سینٹرل انٹیلی جنس ایجنسی سی آئی اے نے اہم دستاویزات جاری کئے ہیں

نئی دہلی: امریکہ پر ہونے والے 9/11 حملوں کو 25 سال مکمل ہونے کے موقع پر سینٹرل انٹیلی جنس ایجنسی سی آئی اے نے اہم دستاویزات جاری کئے ہیں۔ ادارہ کی جانب سے جاری کردہ دستاویزات میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ سابق القاعدہ سربراہ اسامہ بن لادن جن ممالک پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا ان میں ہندوستان بھی شامل تھا۔ سی آئی اے نے اسامہ بن لادن سے متعلق 70 سے زائد صدارتی انٹیلی جنس بریفز اور 100 سے زیادہ صفحات پر مشتمل مواد حال ہی میں جاری کیا ہے۔ 28 اگست 1998 کی ایک صدارتی بریف کے مطابق بن لادن نے بھارت سمیت بعض دیگر ممالک پر حملے کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اس فہرست میں پاکستان، مصر، کویت، سعودی عرب، یمن، یوگنڈا اور نائجیریا جیسے ممالک کے نام بھی شامل تھے۔ تاہم اس میمو کے کچھ حصوں کو حکام نے سنسر کر دیا ہے۔ Bin Ladin Terrorist Network Still a Threat کے عنوان سے جاری اس دستاویز میں معلومات کے ذرائع کو ظاہر نہیں کیا گیا۔ اس کے علاوہ بھارت کو ہدف بنانے کے حوالے سے بھارتی عناصر حملے کی تاریخ یا آپریشنل منصوبے کی بھی کوئی واضح تفصیل نہیں دی گئی۔ دستاویزات میں اندازہ لگایا گیا تھا کہ افغانستان میں موجود بن لادن اور دیگر دہشت گرد رہنما امریکی حملوں کے باوجود زندہ ہیں اور ان کا مواصلاتی نیٹ ورک بھی بدستور فعال اور محفوظ ہے۔ ان دستاویزات میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ دہشت گرد تنظیم نے بعض کیمپوں میں دوبارہ تربیت شروع کر دی تھی۔ جبکہ کچھ دیگر کیمپوں کو دوسرے علاقوں میں منتقل کیا جا رہا تھا۔ سی آئی اے کی جانب سے جاری کردہ ایک دستاویز کے مطابق افغانستان میں القاعدہ کے کیمپوں پر امریکی میزائل حملے سے چند گھنٹے قبل بن لادن امریکہ اور برطانیہ کے خلاف مزید حملوں کی منصوبہ بندی کر رہا تھا۔ دستاویز میں واضح کیا گیا ہے کہ بن لادن کم از کم 60 ممالک میں موجود افراد اور اپنے اتحادی دہشت گرد نیٹ ورک کو حملوں کے لیے استعمال کر سکتا تھا۔ اسی طرح ان دستاویزات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ 1998 سے 2001 تک سی آئی اے نے امریکہ میں ممکنہ دہشت گرد حملوں اور سابق امریکی صدور کو کئی مرتبہ خبردار کیا تھا یعنی ان بریفز میں بل کلنٹن کے دور صدارت سے لے کر جارج ڈبلیو بش کے دور حکومت تک کی معلومات شامل ہیں۔ 11 ستمبر 2001 کو القاعدہ کے 19 دہشت گردوں نے چار مسافر طیاروں کو ہائی جیک کیا تھا۔ ان میں سے دو طیارے نیویارک شہر میں موجود ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے ٹوئن ٹاورز سے ٹکرا گئے جس کے نتیجے میں یہ بلند عمارتیں مکمل طور پر منہدم ہو گئیں۔ تیسرا طیارہ پینٹاگون سے ٹکرا گیا، جبکہ چوتھے طیارے کے بارے میں خیال کیا گیا کہ اسے وائٹ ہاؤس اور امریکی کانگریس کو نشانہ بنانے کے لیے استعمال کیا جانا تھا۔ تاہم مسافروں نے ہائی جیکروں کے خلاف مزاحمت کی جس کے نتیجے میں یہ طیارہ پنسلوانیا کے ایک کھیت میں گر کر تباہ ہو گیا۔ امریکی خفیہ ادارے سی آئی اے (CIA) کی حال ہی میں ڈی کلاسیفائی (عوامی) کی جانے والی دستاویزات کے مطابق، اسامہ بن لادن نے 11 ستمبر 2001 (9/11) کے حملوں سے پہلے ہندوستان کو اپنے ممکنہ اہداف (ٹارگٹ لسٹ) میں شامل کر رکھا تھا۔ نائن الیون (9/11) حملوں کی 25 ویں برسی کے موقع پر امریکی صدر کے لیے تیار کی جانے والی 70 سے زائد انتہائی خفیہ بریفنگز جاری کی گئی ہیں، جن میں یہ اہم انکشافات سامنے آئے۔ دستاویزات کے مطابق، اگرچہ اسامہ بن لادن کے پاس ہندوستان پر حملے کا ارادہ موجود تھا، لیکن اس وقت کی رپورٹس میں ہندوستان کے کسی مخصوص شہر، ہدف یا تاریخ کا کوئی حتمی آپریشنل پلان سامنے نہیں آیا تھا۔

برکس اجلاس کے موقع پر مودی اور شی جن پنگ کی اہم ملاقات

بھارت چین تعلقات کو نئی رفتار دینے پر اتفاق

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی اور چین کے صدر شی جن پنگ نے نئی دہلی میں برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر اہم دوطرفہ ملاقات کی، جس میں سرحدی امن، تجارت، اقتصادی تعاون اور دونوں ممالک کے تعلقات کو مزید مستحکم کرنے پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ یہ تقریباً سات برس بعد شی جن پنگ کا بھارت کا پہلا دورہ ہے۔ دونوں رہنماؤں نے اس بات پر زور دیا کہ بھارت اور چین کو اختلافات کو تنازعات میں تبدیل نہیں ہونے دینا چاہیے اور تعلقات کو طویل مدتی اور اسٹریٹجک نقطہ نظر سے آگے بڑھانا چاہیے۔ دونوں جانب سے سرحدی مسئلے کے منصفانہ، معقول اور باہمی طور پر قابل قبول حل کے لیے کوششیں جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔ وزیر اعظم مودی نے واضح کیا کہ سرحدی علاقوں میں امن اور استحکام بھارت چین تعلقات میں مسلسل بہتری کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ دونوں رہنماؤں نے سرحدی صورتحال میں حالیہ بہتری کا خیر مقدم کرتے ہوئے متعلقہ مذاکراتی نظام کے ذریعے بات چیت آگے بڑھانے پر اتفاق کیا۔ ملاقات میں اقتصادی اور تجارتی تعلقات بھی اہم موضوع رہے۔ دونوں ممالک نے کاروباری روابط، براہ راست فضائی رابطوں اور عوامی سطح پر تبادلوں کو مزید فروغ دینے پر بات کی۔ بھارت نے تجارتی عدم توازن، مارکیٹ تک رسائی اور سپلائی چین سے متعلق مسائل پر بھی اپنی تشویش سامنے رکھی۔ بھارت اور چین کی دوطرفہ تجارت 2025 میں ریکارڈ 155.6 ارب ڈالر تک پہنچ گئی تھی۔ شی جن پنگ نے کہا کہ بھارت اور چین ایک دوسرے کے حریف نہیں بلکہ ایسے شراکت دار بن سکتے ہیں جو ایک دوسرے کی ترقی میں مدد کریں۔ انہوں نے دونوں بڑی ایشیائی طاقتوں کے درمیان تعاون کو علاقائی اور عالمی استحکام کے لیے اہم قرار دیا۔ دونوں رہنماؤں نے برکس سمیت کثیر الجہتی فورمز پر تعاون بڑھانے پر بھی اتفاق کیا۔ چین نے بھارت کی برکس صدارت کی حمایت کی، جبکہ دونوں ممالک نے عالمی جنوب کی آواز مضبوط بنانے اور زیادہ نمائندہ عالمی نظام کے لیے مل کر کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ مودی شی ملاقات کو حالیہ برسوں میں کشیدہ رہنے والے بھارت چین تعلقات میں بتدریج بہتری کی ایک اہم پیش رفت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

ایران کا پڑوسی اور مسلم ممالک سے کوئی اختلاف نہیں: پزشکیان

سیکورٹی کے بغیر ترقی ممکن نہیں، قومی خودمختاری کے تحفظ میں 'برکس' فعال کردار ادا کرے: پیزشکیان

نئی دہلی: ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے کہا ہے کہ ایران جنگ جاری رکھنا نہیں چاہتا بلکہ اب بھی امن کو ترجیح دیتا ہے، ایران اپنے پڑوسی اور مسلم ممالک سے کوئی اختلاف نہیں رکھتا۔ نئی دہلی میں ایرانی صدر مسعود پزشکیان کی ملائیشیا کے صدر سے ملاقات ہوئی۔ ملاقات میں مسعود پزشکیان نے کہا کہ ایران چاہتا ہے کہ اس کے حقوق کا احترام کیا جائے، ظالمانہ پابندیاں ختم کی جائیں اور اسے اپنے بین الاقوامی حقوق دیے جائیں۔ صدر پزشکیان نے مزید کہا کہ امریکہ ایران کو دشمن بنانا چاہتا ہے جبکہ امریکہ، اسرائیل اور یورپی ممالک چاہتے ہیں کہ خطہ میں کوئی ملک آزاد نہ رہے۔ ہندوستان کی قیادت میں منعقدہ 18 ویں برکس اجلاس کے دوسرے سیشن سے خطاب کرتے ہوئے ایرانی صدر مسعود پیزشکیان نے کہا کہ "قومی خودمختاری کے تحفظ اور طاقت کے استعمال کی روک تھام کے لیے برکس کو مزید موثر کردار ادا کرنا چاہیے۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "اگر فوجی جارحیت، لوگوں کے قتل اور ان کی زندگیوں کو برباد کیے جانے پر بین الاقوامی سطح پر موثر ردعمل سامنے نہیں آتا تو بین الاقوامی قانون کی بات کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لیے برکس کو قومی خودمختاری، ممالک کی علاقائی سالمیت اور طاقت کے استعمال پر روک تھام کے تحفظ میں زیادہ فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔" ایرانی صدر نے مزید کہا کہ یکطرفہ پابندیاں اب صرف اقتصادی مسئلہ نہیں رہ گئی ہیں بلکہ ان کا براہ راست اثر غذائی تحفظ اور عام لوگوں کی فلاح و بہبود پر بھی پڑتا ہے۔ ان کے مطابق برکس ممالک کو قومی کرنسیوں میں تجارت بڑھا کر اور نیو ڈیولپمنٹ بینک (این ڈی بی) کو مضبوط بنا کر رکن ممالک کی اقتصادی مضبوطی کے لیے مشترکہ صلاحیت پیدا کرنی چاہیے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ سیکورٹی کے بغیر اقتصادی مضبوطی طویل عرصے تک پائیدار نہیں ہو سکتی۔ مسعود پیزشکیان نے یہ بھی کہا کہ ان کے خطے میں حالیہ واقعات، خاص طور پر امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف کی گئی فوجی کارروائی نے یہ ظاہر کیا ہے کہ کسی ملک کی معیشت، توانائی کے نظام اور ترقی سے متعلق بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے کے اثرات بہت جلد اس ملک کی سرحدوں سے باہر نکل کر پورے خطے اور دنیا پر پڑ سکتے ہیں۔

بہار میں سیلاب سے ۴۵ ؍لاکھ سے زائد افراد متاثر، حکومت سو رہی ہے

آر جے ڈی رہنما تیجسوی یادو نے بہار کے سیلاب پر مرکز و ریاستی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے ۴۵ ؍لاکھ سے زائد افراد کے متاثر ہونے کا دعویٰ کیا

پٹنہ: راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے قومی کارگزار صدر اور بہار اسمبلی میں قائد حزب اختلاف تیجسوی یادو نے ریاست میں سیلاب کی صورت حال سمیت مختلف مسائل پر مرکز اور ریاستی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بہار میں 45 لاکھ سے زیادہ لوگ سیلاب سے متاثر ہیں، لیکن حکومت اس سنگین بحران کے تئیں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کر رہی۔ پٹنہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے تیجسوی یادو نے کہا کہ انہوں نے سیلاب، راگھوپور میں کٹاؤ اور دیگر مسائل کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ، نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم کو خطوط لکھے، لیکن کسی خط کا جواب نہیں ملا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت جواب دے یا نہ دے، لیکن عوام نے اسے مینڈیٹ دیا ہے تو اسے عوام کی مشکلات دور کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ آر جے ڈی نے وزیر اعظم کو خط لکھ کر بہار کے سیلاب کو قومی آفت قرار دینے، خصوصی مالی پیکیج دینے اور فوج، فضائیہ و ہیلی کاپٹروں کی مدد سے متاثرہ علاقوں تک امدادی سامان پہنچانے کا مطالبہ کیا تھا۔ ان کے مطابق، اب تک مرکز کی جانب سے کوئی ٹھوس کارروائی سامنے نہیں آئی ہے۔ انہوں نے بہار سے تعلق رکھنے والے مرکزی وزرا اور این ڈی اے کے ارکان پارلیمنٹ کو بھی نشانہ بنایا۔ تیجسوی نے کہا کہ بہار سے این ڈی اے کے 30 سے زیادہ ارکان پارلیمنٹ اور کئی مرکزی وزرا ہیں، لیکن وہ مرکز سے ریاست کے لیے خصوصی امداد حاصل نہیں کر پا رہے ہیں۔ انہوں نے گجرات میں شدید بارش اور سیلاب کے دوران مرکزی حکومت کی سرگرمی کا حوالہ دیتے ہوئے بہار کے ساتھ امتیازی سلوک کا الزام لگایا۔ ان کا کہنا تھا کہ گجرات میں بارش کے بعد وزیر اعظم وزیر اعلیٰ سے بات کرتے ہیں اور امداد کا اعلان ہوتا ہے، لیکن بہار میں لاکھوں افراد کے متاثر ہونے کے باوجود اسی سطح کی سنجیدگی نظر نہیں آ رہی۔ آر جے ڈی رہنما نے ریاستی حکومت پر مالی بدانتظامی کا الزام بھی عائد کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ آفت سے عین قبل ہنگامی فنڈ سے تقریباً چار ہزار کروڑ روپے نکال کر عام اسکیموں اور پنشن پر خرچ کیے گئے۔ انہوں نے سابق وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے اس بیان کا حوالہ دیا کہ سرکاری خزانے پر پہلا حق آفت زدگان کا ہے اور سوال کیا کہ اب اس اصول کا کیا ہوا۔ تیجسوی نے کہا کہ کئی علاقوں میں اب بھی پانی جمع ہے، لوگ بجلی کے بغیر رہنے پر مجبور ہیں اور امدادی انتظامات کے حوالے سے شکایات موصول ہو رہی ہیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

کیا چین کا کوئی تعلق سامنے آیا ہے؟

امریکی فوجیوں پر ایرانی حملے کے بعد سیٹلائٹ تصاویر کی تحقیقات شروع

واشنگٹن: امریکی حکام اس بات کی تحقیقات کر رہے ہیں کہ آیا اردن میں امریکی فوجیوں پر ایران کے مہلک میزائل حملے سے قبل تہران کو چین سے منسلک ذرائع کے ذریعے اعلیٰ معیار کی سیٹلائٹ تصاویر حاصل ہوئی تھیں۔ رپورٹس کے مطابق تحقیقات کا مرکز اردن کے موفق السلطی ایئر بیس پر 17 جولائی کو ہونے والا حملہ ہے۔ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ حملے سے قبل ایران کو فوجی اڈے کی ہائی ریزولوشن سیٹلائٹ تصاویر دستیاب ہو سکتی تھیں، جن سے وہاں امریکی فوجیوں اور اہم فوجی تنصیبات کی جگہ اور ترتیب کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کی جا سکتی تھیں۔ تحقیقات میں اس پہلو کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے کہ آیا حملے کے بعد ایران کو مزید سیٹلائٹ تصاویر حاصل ہوئیں، جن کے ذریعے میزائل حملے سے ہونے والے نقصان کا اندازہ لگایا گیا۔ حملے کے چند گھنٹوں کے اندر ایئر بیس کی ویڈیو سامنے آنے کے بعد یہ سوال مزید اہم ہو گیا ہے کہ ایران کو ہدف سے متعلق تازہ معلومات کتنی تیزی سے دستیاب ہو رہی تھیں۔ اس میزائل حملے میں تین امریکی فوجی ہلاک جبکہ چار دیگر زخمی ہوئے تھے۔ متعدد اہلکاروں کو طبی امداد اور انخلا کی ضرورت بھی پیش آئی۔ تاہم چینی سیٹلائٹ تصاویر کے ممکنہ استعمال سے متعلق معاملہ ابھی تحقیقات کے مرحلے میں ہے اور اسے حتمی طور پر ثابت شدہ چینی سرکاری معاونت قرار نہیں دیا گیا ہے۔

دہلی کے گاندھی نگر میں 4 منزلہ عمارت جھکی، نوٹس جاری

احتیاطاً عمارت خالی کرائی گئی

فی الحال احتیاطی طور پر پوری عمارت کو خالی کرا لیا گیا ہے۔ حفاظتی نقطہ نظر سے عمارت کے آس پاس گھیرابندی کر دی گئی ہے، تاکہ کوئی شخص اس کے قریب نہ جا سکے۔ مشرقی دہلی کے گاندھی نگر علاقے میں 4 منزلہ عمارت کے اچانک جھکنے سے ہلچل مچ گئی۔ عمارت کی حالت دیکھ کر آس پاس رہنے والے لوگوں میں خوف کا ماحول ہے۔ فی الحال احتیاطی طور پر پوری عمارت کو خالی کرا لیا گیا ہے۔ حفاظتی نقطہ نظر سے عمارت کے آس پاس گھیرابندی کر دی گئی ہے، تاکہ کوئی شخص اس کے قریب نہ جا سکے۔ معاملے کی اطلاع ملنے کے بعد ایم سی ڈی کی ٹیم بھی موقع پر پہنچی اور عمارت کی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے مزید کارروائی شروع کر دی۔ فی الحال عمارت کو خالی رکھا گیا ہے اور آس پاس کے لوگوں کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے صورتحال پر نظر رکھی جا رہی ہے۔ اس معاملے میں سابق میئر شیام سندر اگروال نے خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "میں اطلاع ملنے کے بعد موقع پر پہنچا تھا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ 2 مکانوں کے درمیان دراڑ آ گئی ہے۔ ایک مکان بھی ہلکا سا جھک گیا ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے افسران، پولیس اور فائر بریگیڈ کی ٹیمیں بھی موقع پر پہنچیں۔ افسران نے جانچ میں پایا کہ عمارت کے گرنے کا خطرہ ہے، اس لیے انہوں نے اسے خالی کرا لیا ہے۔" انہوں نے مزید بتایا کہ عمارت کو بروقت خالی کرایا جا چکا ہے اور اس کے مالک کو ایک نوٹس بھی دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عمارت کبھی بھی گر سکتی ہے اور کوئی بڑا حادثہ ہو سکتا ہے۔ دہلی میں غیر قانونی تعمیرات اور خستہ حال عمارتوں کے خلاف کارروائی کو لے کر انہوں نے کہا کہ یہ تاخیر سے اٹھایا گیا صحیح قدم ہے۔ غیر قانونی تعمیرات اور خطرناک عمارتوں کے خلاف کارروائی ضرور ہونی چاہیے۔ سابق میئر نے کہا کہ "سوال یہ ہے کہ 6-5 منزلہ مکان ایک دن میں نہیں بنتا۔ لیکن جب یہ بن کر تیار ہو رہے تھے، تب میونسپل کارپوریشن کے افسران کہاں سوئے ہوئے تھے۔ پانچویں اور چھٹی منزل کے مکان افسران کی ملی بھگت کی وجہ سے ہی بنے ہیں۔ اس لیے ایسی عمارتوں کے خلاف کارروائی ہونی ہی چاہیے۔" قابل ذکر ہے کہ 6 ستمبر کو دہلی کے ستیہ نکیتن علاقے میں ایک عمارت گرنے کے باعث کم از کم 7 افراد کی موت ہو گئی تھی۔ اس عمارت کا استعمال لڑکوں کے پی جی کے طور پر ہو رہا تھا۔

انڈونیشیا میں ۲۴۳ ؍مسافروں کو لے کر روانہ ہونے والا

ورگو ٹرانسپورٹ۔۸ جہاز جاوا سمندر میں لاپتہ، ریسکیو آپریشن جاری

انڈونیشیا کی سرکاری اور قومی خبر رساں ایجنسی 'انترا' کی رپورٹ کے مطابق 'ورگو ٹرانسپورٹ-8' جہاز سورابایا سے بنجار ماسین جا رہا تھا۔ سفر کے دوران جاوا سمندر میں جہاز کا رابطہ اچانک منقطع ہو گیا۔ انڈونیشیا کے جاوا سمندر میں اتوار (13 ستمبر) کو 'ورگو ٹرانسپورٹ-8' نامی ایک جہاز لاپتہ ہو گیا۔ 243 افراد کو لے کر یہ جہاز ہفتہ کی صبح سورابایا سے روانہ ہوا تھا لیکن سفر کے دوران اچانک اس کا رابطہ منقطع ہو گیا۔ انڈونیشیا کی تلاش اور بچاؤ ایجنسی (بسارناس) نے جہاز کو تلاش کرنے کے لیے سرچ اینڈ ریسکیو (ایس اے آر) ٹیم روانہ کی ہے۔ انڈونیشیا کی سرکاری اور قومی خبر رساں ایجنسی 'انترا' کی رپورٹ کے مطابق 'ورگو ٹرانسپورٹ-8' جہاز سورابایا سے بنجار ماسین جا رہا تھا۔ سفر کے دوران جاوا سمندر میں جہاز کا رابطہ اچانک منقطع ہو گیا۔ جہاز اب بھی لاپتہ ہے۔ جہاز میں تقریباً 243 افراد سوار ہیں۔ بانجار ماسین کلاس-اے سرچ اینڈ ریسکیو دفتر کے سربراہ اور ایس اے آر مشن کوآرڈینیٹر آئی پوتو سودایانا نے اتوار کی صبح جنوبی کلیمنتان کے بانجار ماسین میں منعقدہ پریس کانفرنس میں بتایا کہ جہاز کا رابطہ تقریباً صبح 2:00 بجے ڈبلیو آئی ٹی اے پر منقطع ہوا۔ اس سے پہلے سفر کے دوران جہاز کو خراب موسم کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ 'انترا' کی رپورٹ کے مطابق انہوں نے بتایا کہ جہاز کی آخری لوکیشن بانجار ماسین کے باسیر یہ ایس اے آر جیٹی سے تقریباً 80 سمندری میل دور ملی تھی۔ بانجار ماسین کلاس-اے سرچ اینڈ ریسکیو دفتر کو جہاز کا رابطہ منقطع ہونے کی اطلاع صبح 10:4 بجے ڈبلیو آئی ٹی اے پر ملی۔ یہ اطلاع پی ٹی ورگو کے جنرل منیجر یوئل ریہی نے دی تھی۔ رپورٹس کے مطابق جہاز ہفتہ کو 10:13 جی ایم ٹی پر سورابایا سے روانہ ہوا تھا، جس کے بعد سفر کے دوران اس کا رابطہ منقطع ہو گیا۔ 'انترا' کی رپورٹ کے مطابق پوتو نے بتایا کہ 'ورگو ٹرانسپورٹ-8' جہاز کا رابطہ منقطع ہونے کی اطلاع ملنے کے بعد ریسکیو ٹیم کو اس کی آخری لوکیشن والے مقام پر روانہ کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہم اس مہم میں زیادہ سے زیادہ اہلکاروں اور وسائل کو لگا رہے ہیں۔ جہاز میں بڑی تعداد میں مسافر اور عملے کے ارکان سوار ہیں۔ ان کی حفاظت ہی مہم کی سب سے بڑی ترجیح ہے۔" بانجار ماسین ایس اے آر دفتر دیگر تمام متعلقہ ایجنسیوں اور اداروں کے ساتھ بھی مسلسل تال میل برقرار رکھے ہوئے ہے۔

'آبنائے ہرمز' میں ایرانی جہاز پر حملہ، ایک ہلاک، ۳ ؍زخمی

جنوبی کیشم جزیرے کے گورنر حسین امیر تیموری نے بتایا کہ "واقعہ مقامی وقت کے مطابق صبح تقریباً 5 بجے بینگام جزیرے اور شیب ڈیراز کے علاقے میں پیش آیا۔" آبنائے ہرمز سے گزرنے والے ایران کے ایک تجارتی جہاز پر اتوار (13 ستمبر) کی صبح ایک پروجیکٹائل سے حملہ کیا گیا۔ اس حملے میں ایک شخص ہلاک جبکہ 3 دیگر زخمی ہو گئے۔ مقامی میڈیا نے یہ اطلاع دی۔ 'تسنیم' نیوز ایجنسی کے مطابق جنوبی کیشم جزیرے کے گورنر حسین امیر تیموری نے بتایا کہ دشمن کی جانب سے داغا گیا ایک پروجیکٹائل بینگام جزیرے اور شیب ڈیراز گاؤں کے قریب پانی میں موجود ایک تجارتی کنٹینر جہاز سے ٹکرا گیا، جس کے نتیجے میں ایک شخص ہلاک اور 3 دیگر زخمی ہو گئے۔ حسین امیر تیموری نے مزید بتایا کہ یہ واقعہ مقامی وقت کے مطابق صبح تقریباً 5 بجے بینگام جزیرے اور شیب ڈیراز کے علاقے میں پیش آیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ زخمیوں کے علاج کے لیے ضروری اقدامات کیے گئے ہیں۔ ہلاک ہونے والے شخص اور زخمیوں کے بارے میں مزید تفصیلات واضح نہیں کی گئی ہیں۔ برطانیہ کے 'یونائیٹڈ کنگڈم میری ٹائم ٹریڈ آپریشنز' (یو کے ایم ٹی او) نے بھی الگ سے بتایا کہ آبنائے ہرمز سے گزرنے والے ایک جہاز کو پروجیکٹائل سے نشانہ بنایا گیا۔ تاہم نگرانی کرنے والے ادارے نے واقعے کے حوالے سے فوری طور پر تفصیلی معلومات شیئر نہیں کیں۔ واقعے میں متاثرہ جہاز کی شناخت اور حملے کے حالات کے بارے میں بھی فی الحال صورتحال واضح نہیں ہے۔ اس دوران آئی آر جی سی کے ایک سینئر عہدیدار نے امریکی بحریہ کے جہازوں کو آبنائے ہرمز کے قریب نہ آنے کی وارننگ دی ہے۔ انہوں نے ٹرمپ کے اس دعوے کو چیلنج کیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ اس آبی گزرگاہ پر واشنگٹن کا کنٹرول ہے۔ ایران کی 'فارس' نیوز ایجنسی کے مطابق آئی آر جی سی نیوی کے ڈپٹی پولیٹیکل کمانڈر نے وارننگ دیتے ہوئے کہا کہ "اگر آبنائے ہرمز امریکی کنٹرول میں ہے تو آگے بڑھیے اور اپنے کسی جنگی جہاز کو 100 کلومیٹر کے دائرے میں لے آئیے۔" ساتھ ہی انہوں نے دعویٰ کیا کہ امریکی فوج جانتی ہے کہ اس علاقے میں آنے والے کسی بھی جہاز کو ایرانی فوج کی جوابی کارروائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ڈیزل کی قلت: روس کے تیل ٹھکانوں پر حملے بند کرے یوکرین، ٹرمپ کی زیلنسکی سے اپیل

امریکی صدر نے یوکرینی صدر ولودیمیر زیلنسکی سے روس کے تیل اور ڈیزل کے ٹھکانوں پر حملے روکنے کی اپیل کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان حملوں سے روس میں ڈیزل کی قلت پیدا ہو رہی ہے

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے یوکرینی صدر ولودیمیر زیلنسکی سے روس کے تیل اور ڈیزل کے ٹھکانوں پر حملے روکنے کی اپیل کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان حملوں سے روس میں ڈیزل کی قلت پیدا ہو رہی ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے یوکرین سے روس کے تیل اور ایندھن کے ٹھکانوں پر حملے روکنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے یوکرینی صدر ولودیمیر زیلنسکی سے کہا ہے کہ روس میں ڈیزل ایندھن کو نشانہ بنانے والے حملے بند کیے جائیں، کیونکہ ان کارروائیوں سے روس میں ڈیزل کی قلت پیدا ہو رہی ہے۔ ٹرمپ نے یہ بات آئرلینڈ اوپن گولف ٹورنامنٹ کے دوران میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ یہ ٹورنامنٹ آئرلینڈ کے ڈون بیگ کلب میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقع پر ایک صحافی نے ٹرمپ سے روسی صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ ان کی حالیہ بات چیت اور اس کے بعد زیلنسکی سے رابطے کے بارے میں سوال کیا۔ اس سوال کے جواب میں ٹرمپ نے یوکرین کی جانب سے روس کے توانائی اور ایندھن کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے پر اپنی تشویش ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ زیلنسکی کو ایک کام کرنا چاہیے اور وہ یہ ہے کہ روس کے تیل کے ٹھکانوں کو نشانہ بنانا بند کریں۔ ٹرمپ نے تاہم یہ بھی واضح کیا کہ ان کے خیال میں یوکرین روس میں دیگر اہداف کو نشانہ بنا سکتا ہے، لیکن ڈیزل ایندھن کے مراکز کو حملوں کا نشانہ نہیں بنانا چاہیے۔ ان کے مطابق ایسے حملوں کے نتیجے میں روس میں ڈیزل کی سپلائی متاثر ہو رہی ہے اور ایندھن کی قلت پیدا ہو رہی ہے۔ روس اور یوکرین کے درمیان جاری جنگ میں دونوں فریق ایک دوسرے کے فوجی، توانائی اور بنیادی ڈھانچے سے متعلق اہداف کو نشانہ بناتے رہے ہیں۔ یوکرین نے روس کے اندر تیل صاف کرنے والے کارخانوں، ایندھن کے ڈپو اور توانائی کے دیگر مراکز پر بھی متعدد حملے کیے ہیں۔ کیئف کا موقف رہا ہے کہ روس کی جنگی صلاحیت کو متاثر کرنے کے لیے اس کے توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانا ضروری ہے۔ ٹرمپ کی تازہ اپیل ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب وہ روس اور یوکرین کے درمیان جنگ ختم کرنے کے لیے سفارتی کوششوں پر زور دے رہے ہیں۔ امریکی صدر اس سلسلے میں روسی صدر پوتن سے بھی رابطے میں رہے ہیں اور دونوں رہنماؤں کے درمیان حالیہ بات چیت نے جنگ کے خاتمے کی کوششوں کو دوبارہ توجہ کا مرکز بنایا ہے۔ ٹرمپ نے ماضی میں بھی روس اور یوکرین کے درمیان جنگ جلد ختم کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ ان کی تازہ گفتگو سے ظاہر ہوتا ہے کہ واشنگٹن روس کے توانائی کے بنیادی ڈھانچے پر یوکرینی حملوں کو محدود کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ٹرمپ نے خاص طور پر ڈیزل ایندھن کو نشانہ بنانے سے گریز کرنے کی بات کہی۔ ان کے مطابق ایندھن کی تنصیبات پر حملوں کا براہ راست اثر سپلائی پر پڑتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ روس میں ڈیزل کی دستیابی متاثر ہو رہی ہے۔ ان کا یہ بیان روس اور یوکرین کے درمیان جاری جنگ میں توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے کے معاملے پر امریکی موقف کی ایک اہم جھلک پیش کرتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی واضح کرتا ہے کہ ٹرمپ جنگ کے خاتمے کی سفارتی کوششوں کے دوران یوکرین کی فوجی کارروائیوں، بالخصوص روس کے توانائی کے شعبے پر حملوں، کو محدود کرنے پر زور دے رہے ہیں۔

مراٹھا ریزرویشن: ممبئی مارچ میں مجھے گولی مارنے کی سازش

مراٹھا ریزرویشن کے مطالبے پر منوج جرانگے نے الزام لگایا کہ ممبئی مارچ کے دوران انہیں نشانہ بنانے کی سازش ہورہی ہے

ممبئی: مراٹھا ریزرویشن کے مطالبے پر منوج جرانگے نے الزام لگایا کہ ممبئی مارچ کے دوران انہیں نشانہ بنانے کی سازش ہورہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے پاس مطالبات ماننے کے لیے آٹھ دن باقی ہیں۔ مراٹھا ریزرویشن کے مطالبے کو لے کر مہاراشٹر میں ایک بار پھر تحریک تیز ہونے کے امکانات ہیں۔ سماجی کارکن منوج جرانگے پاٹیل نے اتوار کو الزام عائد کیا کہ 15 ستمبر سے شروع ہونے والے ممبئی مارچ کے دوران انہیں گولی مارنے اور احتجاج میں خلل ڈالنے کی سازش کی جارہی ہے۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ وہ کسی بھی دباؤ کے سامنے نہیں جھکیں گے۔ مہاراشٹر کے جالنا ضلع کے انتروالی ساراتی گاؤں میں جاری انشن کے 16 ویں دن جرانگے نے احتجاجی مقام پر حامیوں اور میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ حکمراں جماعتوں سے وابستہ لوگوں کو مارچ میں بھیج کر بدنظمی پیدا کرنے اور انہیں نشانہ بنانے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔ جرانگے نے کہا، ''میں موت قبول کرلوں گا، لیکن جھکوں گا نہیں۔'' انہوں نے کہا کہ مجوزہ ممبئی مارچ سے قبل حکومت کے پاس اس معاملے کو حل کرنے کے لیے اب بھی آٹھ دن کا وقت ہے۔ انہوں نے یہ بھی انتباہ دیا کہ اگر حکومت نے مطالبات پر توجہ نہیں دی تو ان کے حامی بعض وزرا کو سیاسی طور پر چیلنج کرسکتے ہیں۔ وزیراعلیٰ دیویندر فرنویس اور نائب وزیراعلیٰ ایکناتھ شندے کو نشانہ بناتے ہوئے جرانگے نے الزام لگایا کہ اقتدار میں موجود لوگ ان کے خلاف سازش کررہے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ممبئی میں مجوزہ مارچ کے دوران حالات خراب کرنے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔ جرانگے نے ہفتے کے روز اعلان کیا تھا کہ وہ اپنے حامیوں کے ساتھ 15 ستمبر کو ممبئی کے لیے روانہ ہوں گے اور 19 ستمبر سے ریاستی راجدھانی کے آزاد میدان میں غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال شروع کریں گے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ مراٹھا برادری کو سرکاری ملازمتوں اور تعلیم میں ریزرویشن دیا جائے۔ انہوں نے 14 سے 25 ستمبر تک ہونے والے گنیش اتسو کے دوران مارچ خوفزدہ ہیں تو مارچ میں شامل نہ ہوں۔ تاہم، جذباتی اپیل کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انہیں ممبئی مارچ میں شرکت کرنی چاہیے اور ضرورت پڑنے پر ان کی آخری یاترا میں بھی شریک ہونا چاہیے۔ جرانگے نے کہا کہ وہ 15 ستمبر کو انتروالی ساراتی سے ممبئی روانہ ہوں گے اور 19 ستمبر کو صبح 10 بجے آزاد میدان میں بھوک ہڑتال پر بیٹھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں قانون اور عدلیہ پر اعتماد ہے۔ ان کے مطابق احتجاج کی اجازت کے لیے درخواست دی جاچکی ہے اور حکومت مظاہرے کے لیے کچھ شرائط عائد کرسکتی ہے۔ جرانگے نے کہا کہ انہیں پہلے ایکناتھ شندے پر اعتماد تھا اور جنوری 2024 میں مراٹھا ریزرویشن کے مطالبے پر حکومت کی جانب سے حکومتی قرارداد (جی آر) جاری کیے جانے کے بعد وہ نوی ممبئی کے واشی سے واپس لوٹ گئے تھے۔ جرانگے کے اہم مطالبات میں پرانے ریکارڈ اور گزٹ دستاویزات کی بنیاد پر مراٹھا برادری کو دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کے تحت کُنبی برادری کو حاصل ریزرویشن کا فائدہ دینے کے لیے حکومتی قرارداد جاری کرنا بھی شامل ہے۔ تاہم، او بی سی تنظیمیں اس مطالبے کی مخالفت کررہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس سے او بی سی کو ملنے والے ریزرویشن کے فوائد متاثر ہوسکتے ہیں۔ جرانگے نے ایک بار پھر زور دیا کہ مجوزہ احتجاج پُرامن اور جمہوری ہوگا اور انہوں نے مراٹھا برادری کے لوگوں سے بڑی تعداد میں اس میں شرکت کی اپیل کی۔

ممبئی سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر اشتہارات اس طرح نہ لگائیں کہ پیدل چلنے والوں کے لیے رکاوٹ پیدا ہو

میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے، پیڈیسٹرین فرسٹ (پیدل چلنے والوں کو ترجیح) مہم میں تعاون کی اپیل، شری گنیش اتسو اور نوراتری تہواروں کے دوران تجارتی اشتہارات کی نمائش سے متعلق میونسپل کارپوریشن کے ضوابط کی پابندی کریں ممبئی: گنیش اتسو کے دوران ممبئی میں گنپتی کے عقیدتمندوں کی بڑی تعداد امڈ آتی ہے اور شہری بڑی تعداد میں ان تقریبات میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ بھگوان گنیش کا آشیرواد لینے کے لیے گھروں سے نکلنے والے شہری آسانی سے پیدل چل پھر سکیں۔ لہٰذا، اس عرصے کے دوران سڑکوں یا فٹ پاتھوں پر اشتہارات اس طرح نہیں لگائے جانے چاہئیں جس سے پیدل چلنے والوں کی آمدورفت میں رکاوٹ پیدا ہو۔ میونسپل کارپوریشن انتظامیہ پیڈیسٹرین فرسٹ مہم کے تحت مختلف اقدامات کررہی ہے، جس پر پورے ممبئی میں بڑے پیمانے پر مؤثر طریقے سے عمل درآمد کیا جارہا ہے۔ اس مہم کو عوامی سطح پر بھرپور شرکت اور وسیع پیمانے پر پذیرائی مل رہی ہے۔ شہریوں اور دیگر تمام متعلقہ فریقین سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ تہوار کے اس موسم میں اس کوشش میں تعاون کریں۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے سب سے اپیل کی ہے کہ وہ سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر غیر مجاز اشتہارات لگانے سے گریز کریں اور ضوابط کی سختی سے پابندی کریں۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کی ہدایات کے تحت مختلف اقدامات کیے جارہے ہیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ ممبئی کے علاقے میں شری گنیش اتسو کے دوران بہترین خدمات اور سہولیات فراہم کی جائیں۔ اس پس منظر میں، گنیش اتسو اور نوراتری تہواروں کے دوران تجارتی اشتہارات کی نمائش کے حوالے سے مخصوص ضوابط وضع کیے گئے ہیں۔ میونسپل کمشنر بھیڈے نے میونسپل کارپوریشن انتظامیہ اور لائسنسنگ ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کی ہے کہ وہ ان ضوابط کی تعمیل کرتے ہوئے ایسے اشتہاری ہورڈنگز کو ہٹانے کے لیے فوری کارروائی کریں جو رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔ گنیش اتسو اور نوراتری اتسو منڈلوں کو گنگھا، تمباکو کی مصنوعات یا دیگر ممنوعہ اشیاء کے اشتہارات لگانے سے سختی سے گریز کرنا چاہیے۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اشتہارات کی نمائش سے فٹ پاتھ پر پیدل چلنے والوں یا سڑکوں پر ٹریفک کے لیے کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ منڈل اپنے روایتی داخلی دروازے کے محراب (arch) کے اوپری فٹی حصے پر عقیدت مندوں کو تہہ دل سے خوش آمدید کا پیغام آویزاں کرسکتے ہیں۔ داخلی دروازے کے دائیں اور بائیں عمودی ستونوں پر عطیہ دہندگان کے تجارتی اشتہارات لگائے جاسکتے ہیں۔ سماجی اور شہری پیغامات کی نمائش کے ذریعے عوامی بیداری کو فروغ دیا جانا چاہیے۔ شری گنیش اتسو اور نوراتری اتسو منڈلوں کو عوامی مفاد/صحت سے متعلق پیغامات اور تجارتی اشتہارات کی نمائش کے لیے ڈیجیٹل اسکرینیں (زیادہ سے زیادہ 10 فٹ 10 x فٹ سائز تک) نصب کرنے کی اجازت دی جائے گی، بشرطیکہ ٹریفک ڈیپارٹمنٹ اور مقامی پولیس اسٹیشن سے عدم اعتراض سرٹیفکیٹ (NOC) حاصل کرلیا جائے۔

مہاراشٹر میں متوقع یونیفارم سول کوڈ پر ایف ایم ایم کی مشاورتی میٹنگ

کل ملا کر میٹنگ کا مقصد واضح کرتے ہوئے ایک سماجی کارکن نے کہا ہم مساوات کے خلاف نہیں ہیں

ممبئی: فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس نے ایک مشاورتی میٹنگ کا انعقاد کیا انعقاد کا مقصد مذکورہ قوانین کے خلاف رائے عامہ ہموار کرنے کے طریقہ کار پر گفتگو کرنا تھا۔ اس مقصد کے تحت پندرہ بیس افراد پر مشتمل ایک کمیٹی کی تشکیل پر اتفاق ہوا۔ کمیٹی پوری طرح یو سی سی پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہوئے حکومت کے غلط فیصلوں پر اسے متنبہ کرے گی اور حکومت کو تجاویز بھی پیش کرے گی۔ کمیٹی کی تشکیل کے بعد اس کی تفصیلات شرکاء کو بھیج دی جائے گی۔ میٹنگ دس صفحات پر مشتمل ایک ڈرافٹ کاپی بھی شرکاء خصوصاً وکلاء کو دی گئی جس میں شرکاء کی رائے کے بعد حذف و اضافہ کرکے مہاراشٹر یو سی سی کمیٹی کی سربراہ ریٹائرڈ جسٹس رنجنا دیسائی کو پیش کیا جائے گا۔ میٹنگ میں سینئر ایڈووکیٹ یوسف حاتم مچھالہ، عبدالجبیب شیخ، عبدالحسیب بھاٹکر، مولانا اوصاف فلاحی، مفتی حذیفہ، ڈاکٹر منیرہ قریشی، مولانا نظام الدین فخر الدین، ایڈووکیٹ حور یہ پٹیل، ایڈووکیٹ ایلین، سردار سکھو یندر سنگھ، چینر کا شاہ، سرفراز آرزو، ڈولفی ڈیسوزا، مونسہ بشری، عرفان انجینیر، مولانا محمود دریابادی ایڈووکیٹ کورڈے سمیت درجنوں سماجی کارکنان، حقوق انسانی کے جہدکار اور مذہبی نمائندوں نے شرکت کی۔

تھانہ میں گنیش اتسو اور جلوس غوثیہ کے پیش نظر سخت حفاظتی انتظامات

سوشل میڈیا پر نگرانی، ماحول خراب کرنے والوں اور فرقہ پرستوں پر سخت کارروائی کے احکامات؛ پولس کمشنر آشوتوش ڈومبرے

ممبئی: تھانہ میں گنیش اتسو اور انت چترد شی سمیت غوث اعظم دستگیر رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب جلوس غوثیہ کے سبب پولس نے سخت حفاظتی انتظامات کا دعویٰ کیا ہے ۱۴ ستمبر سے ۲۵ ستمبر تک گنیش اتسو اور وسرجن پر پولیس نے پہرہ سخت کردیا ہے اس کے ساتھ ہی گنپتی آمد اور گنپتی وسرجن کے روٹ پر بھی سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں ممبئی سے متصلہ ممبرا بھیونڈی سمیت دیگر اضلاع میں گنپتی اتسو جوش وخروش کے ساتھ منایا جاتا ہے تھانہ میں بڑے پیمانے پر گنیش اتسو منایا جاتا ہے اس لئے پولس نے الرٹ جاری کیا ہے یہ دعویٰ آج یہاں ایک مخصوص انٹرویو اور معاصر اردو چینل میں تھانہ پولس کمشنر آشوتوش ڈومبرے نے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ممبرا میں بھائی چارگی کی فضا روشن ہوئی ہے یہاں ہمیشہ سے ہی ہندو مسلم اتحاد پروان چڑھا ہے امسال گنپتی آمد کے دوران جس طرح سے مسلمانوں نے گنپتی کی مورتی کو نقصان پہنچانے سے بچایا وہ ہندو مسلم ایکتا اتحاد قومی یکجہتی کی ایک عظیم مثال ہے یہی تھانہ کمشنریٹ کی روایات اور خاصہ ہے جہاں ہرکوئی بھائی چارگی کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے یہ قابل ستائش عمل ہے تھانہ کمشنر آشوتوش ڈومبرے نے کہا کہ گنپتی اتسو کے سبب مسلمانوں کے قومی یکجہتی اور بھائی چارگی کا ثبوت دیتے ہوئے جلوس غوثیہ کو ملتوی کردیا اور ۳۲ کے بجائے ۲۷ ستمبر کو جلوس غوثیہ نکالنے کا علما کرام نے فیصلہ لیا ہے جو قابل ستائش ہے اس کا ہم احترام کرتے ہیں جلوس غوثیہ کے پیش نظر میں بھی پولس نے بندوبست کیا ہے اس کے ساتھ ہی جلوس غوثیہ کے روٹ پر سخت حفاظتی انتظامات کے ساتھ جس روٹ سے جلوس غوثیہ کا گزر ہوگا وہاں سے گنپتی پنڈال اور بینر جھنڈے اور الیکٹرک وائر کو ہٹایا جائے تاکہ معمولی بات پر فرقہ پرست عناصر کو ماحول خراب کرنے کا موقع نہ ملے انہوں نے فرقہ پرستوں کو وارننگ دی ہے کہ اگر کوئی جلوس غوثیہ اور گنیش اتسو میں ماحول خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے ہرگز بھی برداشت نہیں کیا جائے ممبرا اور بھیونڈی سے جلوس غوثیہ نکالا جاتا ہے اس دوران پولس نے اس کے روٹ پر سخت حفاظتی انتظامات کے ساتھ جس روٹ سے جلوس غوثیہ کا گزر ہوگا وہاں سے گنپتی پنڈال اور بینر جھنڈے اور الیکٹرک وائر کو ہٹایا جائے تاکہ معمولی بات پر فرقہ پرست عناصر کو ماحول خراب کرنے کا موقع نہ ملے انہوں نے فرقہ پرستوں کو وارننگ دی ہے کہ اگر کوئی جلوس غوثیہ اور گنیش اتسو میں ماحول خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے ہرگز بھی برداشت نہیں کیا جائے ممبرا اور بھیونڈی سے جلوس غوثیہ نکالا جاتا ہے اس دوران پولس نے اس کے روٹ پر سخت حفاظتی انتظامات کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ غوث اعظم دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کے نقش وقدم پر چلنے کی ترغیب تھانہ کمشنر آشوتوش ڈومبرے نے کہا کہ غوث اعظم دستگیر رحمۃ اللہ علیہ نے علم کے حصول کے لئے جیلان سے بغداد کا سفر کیا اس لئے میری درخواست ہے کہ مسلمان بھی علم کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے کوئی کسر باقی نہ رکھیں کیونکہ غوث اعظم دستگیر نے بھی تعلیم کا درس دیا ہے اس لئے ہمیں ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہئے اور ان کے نقش وقدم پر چلنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ آشوتوش ڈومبرے نے کہا کہ تھانہ کمشنریٹ میں ہندو مسلم اتحاد و بھائی چارگی کی خوشگوار فضا ہے اگر کوئی بھی اس میں حالات خراب کرنے یا تہواروں کے موقع پر سوشل میڈیا پر ماحول خراب متنازع پوسٹ سے ماحول اور حالات مکدر کرنے کی کوشش کریگا اس پر سخت کاروائی ہوگی اس کے ساتھ ہی سوشل میڈیا پر ۲۴ گھنٹے پولس کی نظر ہوتی ہے اور کوئی بھی سوشل میڈیا متنازع پوسٹ کر کے مذہبی جذبات مجروح کرتا ہے یا مذہبی منافرت اور افواہ پھیلاتا ہے تو اس پر کارروائی ہوگی۔

گنیش اتسو کے موقع پر ناسک پولیس کی بڑی کارروائی

امن وامان برقرار رکھنے کے لیے ۴۰۲ رجرائم پیشہ عناصر شہر بدر

ناسک: روایتی جوش وخروش اور عقیدت کے ساتھ منائے جانے والے گنیش اتسو کے پیش نظر شہر میں امن وامان کی صورتحال کو برقرار رکھنے کے لیے ناسک سٹی پولیس نے ایک انتہائی سخت اور بڑی حفاظتی کارروائی انجام دی ہے۔ پولیس کمشنر سندیپ کارنک کی براہ راست رہنمائی اور خصوصی ہدایات کے تحت کارروائی کرتے ہوئے شہر کے مختلف علاقوں سے مجموعی طور پر 402 جرائم پیشہ عناصر اور سدھارے نہ جانے والے بدمعاشوں کو شہر بدر کردیا گیا ہے، جس سے مجرمانہ ذہنیت رکھنے والے افراد میں زبردست کھلبلی مچ گئی ہے۔ سرکاری ذرائع سے حاصل کردہ معلومات کے مطابق، شہر بدری کی اس خصوصی مہم کے تحت نشان زد کیے گئے تمام 402 ملزمان کو 27 ستمبر تک ناسک شہر اور اس کے مضافاتی علاقوں کے حدود میں داخل ہونے یا وہاں قیام کرنے پر مکمل طور پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ پولیس انتظامیہ کا کہنا ہے کہ تہوار کے دوران کسی بھی قسم کا اودھم مچانے، نقصِ امن پیدا کرنے یا عوامی سکون میں خلل ڈالنے کی کوشش کرنے والے امکانی شرپسندوں پر قابو پانے کے لیے یہ احتیاطی اقدام ناگزیر تھا۔ یہ کارروائی زون-1 اور زون-2 کے مختلف پولیس تھانوں کی حدود میں کی گئی ہے، جہاں ڈپٹی کمشنر آف پولیس مانیشا راؤت کی نگرانی میں زون-1 کے ممبئی ناکا، بھدرکالی، پنچوٹی، گنگاپور اور سرکاروادا جیسے تھانوں کے حدود سے 127 افراد کو نکالا گیا، جبکہ ڈپٹی کمشنر آف پولیس کیشو رکالے کی قیادت میں زون-2 کے ست پور، اپ نگر، ناسک روڈ، عنبخا اور اندرا نگر سمیت دیگر تھانوں کی حدود سے سب سے بڑی کارروائی کرتے ہوئے 275 بدمعاشوں کو شہر بدر کیا گیا۔ تہوار کے پرامن انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے ناسک سٹی پولیس اس وقت مکمل الرٹ موڈ پر آچکی ہے اور تمام حساس وگنجان آباد علاقوں میں پولیس کی جانب سے روٹ مارچ اور فلیگ مارچ کے ساتھ گشت میں غیر معمولی اضافہ کردیا گیا ہے۔ تمام اہم چوراہوں اور گنیش منڈلوں کے اطراف سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے چوبیس گھنٹے کڑی نگرانی رکھی جارہی ہے تاکہ شرپسند عناصر پر نظر رکھی جاسکے۔ پولیس کمشنر سندیپ کارنک نے واضح لفظوں میں انتباہ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ تہوار کے دوران قانون ہاتھ میں لینے، سوشل میڈیا پر افواہیں پھیلانے یا فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے والے کسی بھی شخص کو بخشا نہیں جائے گا اور ان کے خلاف سخت ترین قانونی کارروائی کی جائے گی۔

بزرگوں کی تعلیمات عام ہوں تو روشنی پھیلے گی، اندھیرا مٹے گا: ڈاکٹر انوار صدیقی

پروگرام کا آغاز ڈاکٹر عدنان الحق نے قرآن پاک کی تلاوت سے کیا

ناگپور: جعفر نگر، ٹیچرس کالونی واقع مرکز اسلامی ہال میں جماعت اسلامی ہند، ناگپور ویسٹ کی جانب سے پیغمبر حضرت محمد ؐ تعارف کانفرنس ؐ کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز ڈاکٹر عدنان الحق نے قرآن پاک کی تلاوت سے کیا۔ تمہیدی کلمات صدر ڈاکٹر نور الامین نے پیش کیے۔ پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر کونسل کے رکن ڈاکٹر انوار صدیقی نے کہا کہ بزرگوں کی تعلیمات ایک دوسرے تک پہنچنی چاہئیں تاکہ تمام مذاہب کے لوگ ان سے واقف ہوسکیں۔ اسی سے روشنی پھیلے گی، اندھیرا دور ہوگا اور ہم آہنگی کا ماحول بنے گا۔ انہوں نے کہا کہ پیغمبر حضرت محمد ؐ نے فرمایا۔ بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کے کام آئے۔ آج ہم نے تعلیمات سے سیکھنا چھوڑ دیا، اس لیے دوریاں بڑھیں اور سماج سمٹ کر رہ گیا۔ جبکہ ہمارے سنتوں نے دوسرے مذاہب کی روحانیت کو گہرائی سے سمجھا۔ سنت تکارام مہاراج اور مہاتما جیوتی باپھلے نے حضرت محمد ؐ کی تعریف میں منظوم کلام لکھے اور راشٹر سنت تکڑوجی مہاراج نے بھی ان کی زندگی پر لکھا ہے۔ کانفرنس میں یوسف شیخ نے جیوتی باپھلے کی اور محمد ظفیر الحسن نے سنت تکارام مہاراج کی رچنائیں پیش کیں۔ مراٹھا سیوا سنگھ کے شہر صدر جناب پنکج نمبالکر نے فرانس۔ روس انقلاب اور مکہ انقلاب کا مکمل ماڈل پر تقابلی مطالعہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ فرانس انقلاب (1789) نے آزادی، مساوات اور بھائی چارے کا نعرہ دیا مگر 17 ہزار لوگوں کے سر قلم کیے، نتیجہ نپولین کی آمریت نکلا۔ روس انقلاب (1917) نے مذہب کو نشہ کہہ کر تشدد سے مساوات لانے کی کوشش کی، مگر 1991 میں بکھر گیا۔ دونوں نے نظام بدلنے کی بات کی، جبکہ مکہ انقلاب نے انسان کا دل بدلا۔ فتح مکہ کے دن 21 سال تک ستانے والے ہاتھ میں آنے پر پیغمبر ؐ نے کہا۔ جاؤ، تم سب آزاد ہو۔ گرو دیو یوا منچ کے پروردہ جناب گیانیشور درگا داس رکشک نے پیغمبر حضرت محمد صاحب کو اندھیرے سے روشنی کی طرف لے جانے والا مصلح بتایا۔ انہوں نے بیٹیوں کو زندہ دفن کرنے کی رسم روکی، عورت کو وراثت میں حق اور عزت دی، حبشی غلام حضرت بلال کو کعبہ کی چھت پر اذان کا شرف دے کر اونچ نیچ ختم کی، اقرا۔ پڑھو سے تعلیم کو فرض بنایا اور سب کے لیے یکساں انصاف کا راج قائم کیا۔ اس موقع پر ناگپور یونین کے انچارج جناب وسنت چاندیکر نے قدیم وموجودہ عرب کی سماجی صورتحال پر روشنی ڈالی اور اللہ و پیغمبر ﷺ کی تعریف میں خود کی لکھی ہوئی نظمیں پیش کر کے حاضرین کا دل جیت لیا۔ یہ اطلاع جماعت اسلامی ہند، ناگپور کے میڈیا انچارج ڈاکٹر محمد عبدالرشید نے دی۔

گنیش کی آمد اور وسرجن (جل پرواہ) کی تیاریوں کا جائزہ

ایڈیشنل میونسپل کمشنر ڈھاکنے کا ممبئی شہر، مغربی مضافات اور مشرقی مضافات میں وسرجن کے مقامات کا موقع پر معائنہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) انتظامیہ نے شری گنیش اتسو جسے مہاراشٹر میں ریاستی تہوار کا درجہ حاصل ہے۔ کے لیے مختلف خدمات اور سہولیات کی فراہمی سمیت وسیع پیمانے پر تیاریاں کی ہیں۔ بھگوان گنیش کی آمد اور اس کے بعد ہونے والے مورتی وسرجن کے پیش نظر، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) ڈاکٹر اویناش ڈھاکنے نے آج (13 ستمبر 2026) ممبئی شہر، مغربی مضافات اور مشرقی مضافات میں وسرجن کے مختلف مقامات پر تیاریوں کا جائزہ لینے کے لیے موقع پر معائنہ کیا۔ ڈاکٹر ڈھاکنے نے ممبئی شہر میں واقع وسرجن کے مقامات جیسے سوراجیہ بھومی (گرگاؤں چوپاٹی) اور دادار چوپاٹی پر بی ایم سی کی جانب سے کیے گئے تیاری کے اقدامات کا معائنہ کیا۔ انہوں نے گنیش عقیدت مندوں کے لیے دستیاب شہری سہولیات اور حفاظتی انتظامات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ سہولیات جیسے کہ مشاہداتی ٹاورز، تیرتے ہوئے پلیٹ فارمز (رافت)، نرمالیہ (پھولوں کے نذرانے) جمع کرنے والے ڈبے، اور وسرجن کے جلوسوں میں رکاوٹ کو روکنے کے لیے نصب اسٹیل کی پلیٹیں مکمل طور پر تیار اور فعال ہوں۔ انہوں نے میونسپل عملے کو یہ بھی ہدایت کی کہ گنیش مورتیوں کے وسرجن کے دوران انتہائی احتیاط برتی جائے اور اس عمل کو آسانی اور حفاظت کے ساتھ مکمل کرنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے جائیں۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر ڈاکٹر اویناش ڈھاکنے نے مغربی مضافات میں جوہو بیچ اور مشرقی مضافات میں پوائی جھیل پر وسرجن کے مقامات کے لیے قائم کی گئی سہولیات کا بھی دورہ اور معائنہ کیا انہوں نے جوہو بیچ کے علاقے کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے ضروری اقدامات کرنے کی ہدایت کی۔ ڈاکٹر ڈھاکنے نے متعلقہ حکام کو یہ بھی ہدایت کی کہ چھوٹی گنیش مورتیوں کے وسرجن کے لیے زیادہ سے زیادہ مصنوعی تالابوں کی تعمیر کو ترجیح دی جائے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ پوائی جھیل پر واقع گنیش گھاٹ اور پاروا زی گھاٹ پر بڑی گنیش مورتیوں کے وسرجن کے لیے کرین کی مفت سہولت فراہم کی جائے۔ مزید برآں، انہوں نے حکم دیا کہ وسرجن کے مقامات پر روشنی کے مناسب انتظامات کیے جائیں۔ ڈاکٹر ڈھاکنے نے مزید ہدایت کی کہ مورتی وسرجن کے مقامات پر نرمالیہ (مذہبی نذرانے/پھول وغیرہ) جمع کرنے والے ڈبوں کی تعداد بڑھائی جائے اور عوامی آگاہی مہم چلائی جائے تاکہ گنیش عقیدتمندوں کو ترغیب دی جاسکے کہ وہ اپنے مذہبی نذرانے انہی ڈبوں میں ڈالیں۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) انتظامیہ نے گنیش تہوار کے دوران وسرجن کے مقامات پر آنے والے عقیدتمندوں کو ضروری شہری سہولیات فراہم کرنے، وسرجن کے عمل کو محفوظ اور ہموار بنانے، اور ماحول دوست وسرجن کو فروغ دینے کے لیے مختلف اقدامات کیے ہیں۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر ڈاکٹر اویناش ڈھکنے نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ وہ ان اقدامات پر مؤثر طریقے سے عمل درآمد کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ تہوار کے دوران شہریوں کو کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ بی ایم سی مورتی وسرجن کے مقامات پر مفت کرین کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ ڈاکٹر ڈھکنے نے حکام کو ہدایت کی کہ وہ گنیش اتسو منڈلوں (انتظامی گروپوں) کو اس سہولت کے بارے میں مطلع کریں اور انہیں اس سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دیں۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟ ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:
شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

بہتر واں جلوس غوثیہ۔ آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کا تاریخ ساز نکالا جائے گا

علمائے اہل سنت عمامۂ غوثیہ سجائے پیدل قیادت کریں گے۔ عاشقان غوث پاک ہر علاقے سے شاندار طریقے سے جلوس غوثیہ میں شایان شان شامل ہوں۔ الحاج محمد سعید نوری

ممبئی: عشق غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سرشار ممبئی کی سرزمین ایک بار پھر روحانی کیف وسرور کے اس منظر کی گواہ بننے جارہی ہے جب آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے زیر اہتمام ہر سال مدنپورہ ممبئی سے نکالا جانے والا تاریخی جلوس غوثیہ امسال اپنے تسلسل کے بہتر سال مکمل کرتے ہوئے 27 ستمبر 2026 کو نہایت شان وشوکت کے ساتھ نکالا جائے گا۔ اس سال جلوس کی خصوصی اور قابل ذکر خصوصیت یہ ہوگی کہ علمائے اہل سنت عمامۂ غوثیہ سجائے پیدل جلوس کی قیادت فرمائیں گے۔ علما و مشائخ کی قیادت میں نکلنے والے اس روح پرور جلوس میں سینکڑوں علمائے اہل سنت اور ہزاروں عوام اہل سنت کی شرکت متوقع ہے۔ جلوس سنی جمعیۃ العلماء کے مرکزی دفتر سے روانہ ہوکر اپنی سابقہ مقررہ شاہراہوں سے گزرتا ہوا مستان تالاب پہنچے گا جہاں علما و مشائخ کی دعاؤں کے ساتھ اس عظیم الشان جلوس کا اختتام ہوگا۔ اس سلسلے میں 13 ستمبر 2026ء کو آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے مرکزی دفتر میں علما، دانشوران اور ذمہ داران کی ایک اہم نشست منعقد ہوئی۔ نشست کی صدارت اسیر مفتی اعظم الحاج محمد سعید نوری بانی وسربراہ رضا اکیڈمی ممبئی و نائب صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء نے فرمائی، جبکہ مولانا فرید الزماں قادری صاحب نے قیادت فرمائی۔ اجلاس میں بہتر واں جلوسِ غوثیہ کی تیاریوں اس کے دینی وروحانی مقاصد اور عوام وخواص کی بھرپور شرکت کے حوالے سے اہم امور پر گفتگو ہوئی۔ اپنے صدارتی خطاب میں الحاج محمد سعید نوری صاحب نے جلوس غوثیہ کی تاریخ، پس منظر اور غرض وغایت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مدنپورہ ممبئی سے آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے زیر اہتمام یہ جلوس گزشتہ بہتر برس سے مسلسل علما و مشائخ کی قیادت میں نکالا جارہا ہے۔ اس عظیم روایت کی بنیاد حضور مفتی اعظم ہند حضرت مصطفیٰ رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ، سید العلماء حضرت سید آل مصطفیٰ مارہروی علیہ الرحمہ، محدث اعظم ہند حضرت برہان ملت کچھوچھوی علیہ الرحمہ، حضرت محبوب ملت علیہ الرحمہ اور دیگر اکابرینِ اہل سنت نے رکھی تھی۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی انہی اکابر کی قائم کردہ روایت کو محبت وعقیدت کے ساتھ آگے بڑھایا جارہا ہے۔ یہ جلوس صرف ایک مذہبی مظاہرہ نہیں بلکہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرتِ طیبہ، تعلیمات اور خدمتِ خلق کے پیغام کو عام کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ نوری صاحب نے کہا کہ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت ہمیں بھوکوں کو کھانا کھلانے، ضرورت مندوں کی خبر گیری کرنے، محتاجوں کا سہارا بننے اور مخلوق خدا کے ساتھ حسن سلوک کا درس دیتی ہے۔ اس لئے جلوسِ غوثیہ کا پیغام بھی محبت کے ساتھ خدمت، عقیدت کے ساتھ عمل اور نسبت کے ساتھ اصلاح ہے۔ انہوں نے جلوس میں شرکت کرنے والے عاشقانِ غوثِ اعظم سے اپیل کی کہ وہ باوضو، خوشبو سے معطر اور پاکیزہ لباس میں شریک ہوں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ولیوں کے تاجدار حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت سے نکلنے والا جلوس ہے، اس لیے اس کی شرکت بھی ادب، وقار اور پاکیزگی کے ساتھ ہونی چاہیے۔ علما کی قیادت، عوام کی والہانہ شرکت: مولانا فرید الزماں قادری صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ جلوسِ غوثیہ اہل سنت کی قدیم دینی وروحانی روایت اور محبتِ اولیا کا روشن مظہر ہے۔ علما و مشائخ کی قیادت میں عوام کا والہانہ انداز میں شریک ہونا اس امر کی علامت ہے کہ اولیائے کرام سے محبت آج بھی مسلمانوں کے دلوں میں پوری آب وتاب کے ساتھ موجود

برکس ابھرتی معیشتوں کا بااثر عالمی پلیٹ فارم بن چکا ہے

چین کے صدر شی جن پنگ نے کہا ہے کہ برکس ابھرتی ہوئی معیشتوں اور ترقی پذیر ممالک کے درمیان تعاون کے لیے دنیا کے سب سے بااثر پلیٹ فارمز میں شامل ہو چکا ہے

نئی دہلی: چین کے صدر شی جن پنگ نے کہا ہے کہ برکس ابھرتی ہوئی معیشتوں اور ترقی پذیر ممالک کے درمیان تعاون کے لیے دنیا کے سب سے بااثر پلیٹ فارمز میں شامل ہو چکا ہے اور چین عالمی امن، ترقی اور استحکام کے لیے رکن ممالک کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لیے تیار ہے۔ نئی دہلی میں برکس سربراہی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے شی جن پنگ نے کہا کہ گزشتہ دو دہائیوں کے دوران برکس نے مسلسل وسعت اختیار کی ہے اور آج یہ عالمی جنوب کی آواز مضبوط بنانے اور ترقی پذیر ممالک کے مفادات کی نمائندگی کرنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ چینی صدر نے خاص طور پر مغربی ایشیا کی موجودہ صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جنگ اور مسلسل کشیدگی کسی بھی ملک کے مفاد میں نہیں۔ انہوں نے برکس ممالک پر زور دیا کہ وہ امن کے قیام، مذاکرات کے فروغ اور تنازعات کے سیاسی حل کے لیے زیادہ فعال کردار ادا کریں۔ شی جن پنگ نے کہا کہ موجودہ عالمی حالات میں یکطرفہ اقدامات، تجارتی رکاوٹیں اور بڑھتی ہوئی جغرافیائی سیاسی کشیدگی عالمی معیشت کے لیے نئے چیلنج پیدا کر رہی ہیں۔ ایسے ماحول میں ابھرتی ہوئی معیشتوں کے درمیان تعاون مزید اہم ہو گیا ہے۔ انہوں نے برکس کو عالمی جنوب کے ممالک کے درمیان تعاون، اختراع اور خود انحصاری کے فروغ کا ایک اہم ذریعہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ چین رکن ممالک کے ساتھ اقتصادی ترقی، ٹیکنالوجی، تجارت اور عالمی حکمرانی کے شعبوں میں تعاون مزید مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ نئی دہلی سربراہی اجلاس الاقوامی نظام کو نئی آزمائشوں سے دوچار کر رکھا ہے۔ اس پس منظر میں برکس خود کو ترقی پذیر دنیا کے مفادات اور کثیر قطبی عالمی نظام کے لیے ایک اہم فورم کے طور پر پیش کر رہا ہے۔ چینی صدر شی جن پنگ نے اتوار کو نئی دہلی میں منعقدہ 18ویں برکس سربراہی اجلاس کے دوسرے سیشن سے خطاب کرتے ہوئے گلوبل ساؤتھ کے مفادات کے فروغ کے لیے برکس کے مضبوط کردار کی حمایت کی۔ انہوں نے گروپ پر زور دیا کہ وہ ’تاریخی پہل کرے اور بین الاقوامی امور میں ایک فعال، استحکام لانے والی اور مثبت قوت کے طور پر ابھرے۔ چینی وزارت خارجہ کے سرکاری بیان کے مطابق، شی کے یہ ریمارکس ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب بھارت اپنی صدارت کے تحت ”لچک، جدت، تعاون اور پائیداری کے لیے تعمیر کے موضوع پر دو روزہ سربراہی اجلاس کی میزبانی کر رہا ہے، اور نئی دہلی نے اپنے برکس ایجنڈے میں گلوبل ساؤتھ، کثیر الجہتی نظام، پائیدار ترقی اور ٹیکنالوجی کو ترجیحات کے مرکز میں رکھا ہے۔ دوسرے دن کھلے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے، شی نے سربراہی اجلاس کی میزبانی کرنے پر وزیر اعظم نریندر مودی اور بھارتی حکومت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ گلوبل ساؤتھ عالمی کثیر قطبی نظام کے کلیدی محرک کے طور پر ابھرا ہے؛ انہوں نے برکس ممالک پر زور دیا کہ وہ اس کے مفادات کو آگے بڑھانے کے لیے مل کر کام کریں۔ شی نے کہا، دنیا میں استحکام لانے اور اسے ایک بہتر جگہ بنانے کیلئے، برکس ممالک کو تاریخی پہل کرنی چاہیے۔ گلوبل ساؤتھ کو متحد کرنا چاہیے، بین الاقوامی امور میں ایک فعال، استحکام لانے والی اور مثبت قوت بننا چاہیے، اور تمام انسانیت کی فلاح و بہبود کو آگے بڑھانا چاہیے۔ شی نے کثیر الجہتی نظام اور عالمی فیصلہ سازی کے عمل میں ترقی پذیر ممالک کی زیادہ سے زیادہ شمولیت کی اہمیت پر بھی زور دیا؛ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو برکس کے ساتھ بھارت کے روابط اور گلوبل ساؤتھ تک اس کی وسیع تر رسائی کے مرکز میں رہا ہے۔ شی نے کہا، تمام ممالک، چاہے ان کا حجم، طاقت یا دولت کچھ بھی ہو، بین الاقوامی برادری کے مساوی رکن ہیں۔

نے برکس کے بڑھتے ہوئے عالمی کردار کو بھی نمایاں کیا ہے۔ گروپ نے عالمی اداروں میں ترقی پذیر ممالک کی زیادہ مؤثر نمائندگی، اقتصادی تعاون، مقامی کرنسیوں میں تعاون بڑھانے پر زور دیا ہے۔ بھارت کی صدارت میں ہونے والا یہ اجلاس ایسے وقت منعقد ہوا ہے جب مغربی ایشیا میں کشیدگی، عالمی تجارتی اختلافات اور بڑی طاقتوں کے درمیان بڑھتی مسابقت نے بین

مقبوضہ مغربی کنارہ: اسرائیلی فورسز کا فلسطینی صحافی کے گھر پر چھاپہ

مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی فورسز نے فلسطینی صحافی کے گھر پر چھاپہ مارا، ان کے بیٹے کو مارا پیٹا، اور صحافی کو خود کو پیش کرنے کیلئے ایک گھنٹے کا الٹی میٹم دیا۔ مقامی ذرائع کے مطابق، اسرائیلی فورسز نے شمالی مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینی صحافی علی الساموری کے گھر پر چھاپہ مارا، ان کے بیٹے کو مارا پیٹا اور رپورٹر کو خود کو پیش کرنے کے لیے ایک گھنٹے کا الٹی میٹم دیا۔ واضح رہے کہ فلسطینی صحافیوں کو گرفتاریوں، حملوں اور رکاوٹوں کا سامنا ہے، اسی دوران یہ چھاپہ مارا گیا ہے۔ ۵۹ سالہ الساموری فوجی کارروائی کے دوران جنین میں اپنی رہائش گاہ پر موجود نہیں تھے، اور یہ واضح نہیں ہے کہ وہ اس حکم کی تعمیل کریں گے یا نہیں۔ جبکہ تجربہ کار صحافی کو اس سے قبل ۳۰ اپریل کو اسرائیلی انتظامی حراست میں بغیر کسی الزام کے ایک سال قید میں رکھنے کے بعد رہا کیا گیا تھا۔ تاہم رہائی پر، الساموری نے اس وقت اسرائیلی حکام پر خوراک سے محرومی کا الزام عائد کیا تھا، جس نتیجے میں ان کے وزن میں کمی واقع ہوئی تھی، ساتھ ہی اسرائیلی جیل حکام پر تشدد، جسمانی بدسلوکی اور بنیادی حقوق سے انکار کا الزام لگایا۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب اسرائیلی فورسز نے جمعرات کو جنوبی مقبوضہ مغربی کنارے میں بیت لحم میں ان کی رہائش گاہوں پر چھاپوں کے بعد فلسطینی صحافیوں صبری موسیٰ جبریل اور معاذ عمارنہ کو اغوا کر لیا۔ فلسطینی جرنلسٹس سنڈیکیٹ نے صرف اگست کے دوران اسرائیلی فورسز اور غیر قانونی آبادکاروں کی جانب سے میڈیا ورکرز کے خلاف ۸۴ الگ الگ خلاف ورزیوں کو دستاویزی شکل دی، جس میں حراست میں ایک صحافی کی موت اور دوسرے کا براہ راست فائرنگ سے زخمی ہونا شامل ہے۔ علاوہ ازیں سنڈیکیٹ نے تصدیق کی کہ دستاویزی بدسلوکیوں میں رپورٹنگ عملے پر براہ راست حملے، فیلڈ کوریج میں شدید رکاوٹ، من مانی گرفتاریاں اور صحافتی آلات کی جان بوجھ کر تباہی شامل ہے۔ ذہن نشین رہے کہ ۷ اکتوبر ۲۰۲۳ء کو غزہ میں اپنی نسل کشی کی جنگ شروع کرنے کے بعد سے، اسرائیل نے مقبوضہ مغربی کنارے میں بڑے پیمانے پر تلاشی اور گرفتاری کی کارروائیاں تیز کر دی ہیں، ساتھ ہی آبادکاروں کے حملوں اور فلسطینی گھروں اور شہری انفراسٹرکچر کی بڑے پیمانے پر مسماری میں اضافہ ہوا ہے۔ فلسطینی قیدی سوسائٹی کے مرتب کردہ اعداد و شمار کے مطابق، اسرائیلی حراستی مراکز میں ۹۴۰۰ سے زیادہ فلسطینی قید ہیں، جن میں ۷۰ بچے اور ۹۲ خواتین شامل ہیں، انسانی حقوق کی تنظیموں نے خبردار کیا ہے کہ قیدیوں کو منظم تشدد، جسمانی بدسلوکی اور شدید طبی غفلت کا سامنا ہے۔

منگولیا کے ۵۸ سالہ صدر نے ۱۰۰ کلو بینچ پریس کیا، انٹرنیٹ پر چرچے

منگولیا کے ۵۸ سالہ صدر اخنا گین خوریل سخ نے ۱۰۰ کلو بینچ پریس کیا، جنہوں نے سیاست میں آنے سے پہلے فوجی افسر کے طور پر خدمات انجام دیں، فوجی اہلکاروں کے سامنے مشکل سیٹ مکمل کرتے ہوئے بالکل بے خوف نظر آئے۔ منگولیا کے صدر اخنا گین خوریل سخ نے سوشل میڈیا صارفین کو حیران کر دیا جب ایک ویڈیو میں ۵۸ سالہ لیڈر کو ایک فوجی یونٹ کے دورے کے دوران ۱۰۰ کلو وزن کے ساتھ ۲۰ بار بینچ پریس کرتے ہوئے دکھایا گیا۔ خوریل سخ، جنہوں نے سیاست میں آنے سے پہلے آرمی آفیسر کے طور پر خدمات انجام دیں، فوجی اہلکاروں کے سامنے یہ مشکل سیٹ مکمل کرتے ہوئے بالکل تھکے ہوئے نظر نہیں آئے۔ رسمی سوٹ میں ملبوس صدر پہلے بینچ کے پاس کھڑے ہوئے، پھر جیکٹ اتار کر پوزیشن میں آ گئے۔ انہوں نے ۱۰۰ کلو وزن کو بار بار اٹھانا شروع کیا اور بغیر کسی واضح تھکاوٹ کے تمام ۲۰ ریپیٹیشن مکمل کر لیے۔ ختم کرنے کے بعد، خوریل سخ کھڑے ہوئے، اپنے اردگرد افسروں اور جوانوں سے ہاتھ ملایا اور آرام سے اپنی جیکٹ واپس پہن لی۔ بعد ازاں یہ فوٹیج سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی ہے، کئی صارفین نے صدر کی فٹنس اور وزن کو آسانی سے سنبھالنے پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔ ایک صارف نے لکھا: ”تصور کریں کہ پورا ملک چلا رہے ہیں اور پھر بھی ۱۰۰ کلو بینچ پریس کرنے کا وقت نکال رہے ہیں۔ میں تو وقت پر بستر سے بھی بمشکل نکل پاتا ہوں۔“ ایک اور نے تبصرہ کیا، ”اور وہ بھی اتنی آسانی سے۔“ جبکہ تیسرے شخص نے لکھا، ”واہ! یہ تو زبردست ہے!“ ذہن نشین رہے کہ خوریل سخ ۲۰۲۱ء سے منگولیا کے صدر ہیں۔ وہ منگولین پیپلز آرمی میں خدمات انجام دینے کے بعد سیاست میں آئے اور صدر بننے سے پہلے وزیر اعظم سمیت کئی اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ سیاست سے باہر ان کی دلچسپیاں بھی کچھ غیر روایتی ہیں۔ این ڈی ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق، خوریل سخ کا باڈی بلڈنگ اور مارشل آرٹس کا پس منظر ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ وہ پالز نامی ایک راک بینڈ میں گٹار بجاتے ہیں۔ خوریل سخ مبینہ طور پر ملک میں ہارلے ڈیوڈسن فین کلب کے بانی بھی ہیں، جو ان کی عوامی شخصیت کا ایک اور غیر معمولی پہلو ہے۔

تائیوان کو نئے ہتھیاروں کی فروخت پر چین کی جانب سے ٹرمپ۔شی سربراہی اجلاس منسوخ کرنے کی دھمکی

بیجنگ: دوطرفہ تعلقات سے واقف متعدد ذرائع کے مطابق، چین نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ اگر واشنگٹن نے تائیوان کو ہتھیاروں کی فروخت کے کسی نئے معاہدے کی منظوری دی تو وہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان اس ماہ کے آخر میں طے شدہ ملاقات منسوخ کر سکتا ہے۔ یہ انتباہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ٹرمپ، نومبر میں کانگریس کے وسط مدتی انتخابات سے قبل اپنی سفارتی کامیابیوں کو اجاگر کرنے کے خواہشمند ہیں اور شی کے ساتھ سربراہی اجلاس کے انعقاد کو انتہائی اہمیت دے رہے ہیں۔ امریکہ کے ممکنہ دورے کی تیاریوں کے دوران، بیجنگ نے ایک بار پھر واضح کیا ہے کہ تائیوان کا معاملہ واشنگٹن کے ساتھ تعلقات میں ایک سرخ لکیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ چین تائیوان کو اپنے علاقے کا حصہ قرار دیتا ہے اور اس خودمختار جمہوری جزیرے کو اپنے کنٹرول میں لانے کے لیے طاقت کے استعمال کے امکان کو بھی رد نہیں کرتا۔ شی نے مئی کے وسط میں بیجنگ میں ٹرمپ سے ملاقات کے دوران تائیوان کا معاملہ اٹھایا تھا اور امریکی صدر کو بتایا تھا کہ یہ دونوں ممالک کے تعلقات میں سب سے اہم مسئلہ ہے۔ شی نے خبردار کیا تھا کہ اگر اس معاملے کو درست طریقے سے نہ سنبھالا گیا تو تصادم کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ دریں اثنا، ٹرمپ نے اس وقت ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں کہا تھا کہ تائیوان کو امریکی ہتھیاروں کی فروخت چین کے ساتھ معاملات طے کرنے میں مذاکرات کا ایک بہت اچھا ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔ ان کے اس بیان نے ایشیا میں اپنے اتحادیوں اور شراکت داروں کے ساتھ واشنگٹن کے دیرینہ سیکورٹی وعدوں کے بارے میں سوالات کھڑے کر دیے تھے۔ تائیوان آبنائے اور اس کے آس پاس چین کی بڑھتی ہوئی عسکری سرگرمیوں نے تائیوان پر ممکنہ حملے اور امریکہ و اس کے اتحادیوں کے ملوث ہونے والے وسیع تر علاقائی تنازعے کے خدشات کو ہوا دی ہے۔

گوادر میں پاک۔ایران سرحد کے قریب نیشنل لاجسٹکس سیل کے چار ملازمین ہلاک

گوادر: پولیس کے مطابق گوادر کے علاقے میں پاک ایران سرحد کے قریب نامعلوم مسلح افراد کی جانب سے نیشنل لاجسٹکس سیل (NLC) کی پک اپ پر فائرنگ کے نتیجے میں ادارے کے چار ملازمین ہلاک ہو گئے۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ ہفتے کے روز گوادر کی تحصیل جیوانی سے تقریباً 60 کلومیٹر دور بارڈر پوسٹ نمبر 250 کے قریب پیش آیا، جہاں موٹر سائیکل سوار مسلح افراد نے ان چاروں افراد کو لے جانے والی پک اپ پر فائرنگ کر دی۔ شہید ہونے والوں کی شناخت 24 سالہ غلام مصطفیٰ (والد ریاض حسین، رہائشی چک نمبر 132، ضلع لیہ، پنجاب)، 34 سالہ صنم مسیح (والد سلیم، ضلع شیخوپورہ)، 36 سالہ کنول شہزاد (والد دلشاد احمد، رہائشی ٹیچر کالونی، نواں کلی، کوئٹہ) اور 26 سالہ دانش اقبال (والد فلک ناز، رہائشی گھنڈی کلی، تخت نصرتی، ضلع کرک، خیبر پختونخوا) کے طور پر کی گئی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ حملہ آوروں نے بعد ازاں گاڑی کو آگ لگا دی جس سے وہ مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔

حوثی حملوں نے ’مکہ پیکٹ‘ کے دفاعی دعووں کو پہلے بڑے امتحان سے دوچار کر دیا

سعودی عرب پر حوثیوں کے حالیہ حملوں نے سعودی عرب، پاکستان اور ترکی کے درمیان دفاعی تعاون کے لیے قائم کیے گئے

ریاض: سعودی عرب پر حوثیوں کے حالیہ حملوں نے سعودی عرب، پاکستان اور ترکی کے درمیان دفاعی تعاون کے لیے قائم کیے گئے ’مکہ پیکٹ‘ کو اس کے پہلے بڑے عملی امتحان سے دوچار کر دیا ہے۔ حملوں کے بعد یہ سوال اہم ہو گیا ہے کہ کسی رکن ملک کو براہ راست سکیورٹی خطرہ لاحق ہونے کی صورت میں معاہدے کے تحت دیگر ممالک کی ذمہ داریاں کہاں تک جاتی ہیں۔ مکہ پیکٹ کو تینوں ممالک کے درمیان دفاعی اور سکیورٹی تعاون کو مضبوط بنانے کی کوشش کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ اس کے اعلان کے وقت اجتماعی سلامتی اور باہمی تعاون پر خاص زور دیا گیا، جس کے باعث یہ تاثر پیدا ہوا کہ کسی ایک ملک کو درپیش بڑے بیرونی خطرے کی صورت میں باقی شراکت دار بھی مؤثر کردار ادا کریں گے۔ تاہم حوثیوں کی جانب سے سعودی اہداف کو نشانہ بنائے جانے کے بعد پاکستان کی طرف سے فوری فوجی کارروائی یا براہ راست مداخلت کا کوئی اعلان سامنے نہیں آیا۔ اسلام آباد نے محتاط رویہ اختیار کیا ہے، جس سے معاہدے کی عملی نوعیت اور اجتماعی دفاع سے متعلق توقعات پر بحث شروع ہو گئی ہے۔ اس صورتحال کی ایک اہم وجہ تینوں ممالک کی مختلف سکیورٹی ترجیحات بھی ہیں۔ سعودی عرب کی توجہ خلیج، یمن اور ایران سے وابستہ علاقائی خطرات پر مرکوز ہے، جبکہ ترکی کے مفادات مشرق وسطیٰ، بحیرۂ روم اور اپنے گردونواح کے تنازعات تک پھیلے ہوئے ہیں۔ پاکستان کی بنیادی دفاعی ترجیحات طویل عرصے سے جنوبی ایشیا اور خصوصاً بھارت سے متعلق رہی ہیں۔ یہی فرق اس سوال کو جنم دیتا ہے کہ آیا مکہ پیکٹ حقیقی معنوں میں مشترکہ دفاعی اتحاد بن سکتا ہے یا یہ بنیادی طور پر دفاعی تعاون اور سیاسی ہم آہنگی کا ایک محدود انتظام رہے گا۔ بھارت کے لیے بھی اس معاہدے کے مضمرات اہم ہیں۔ نئی دہلی کے سعودی عرب اور ترکی دونوں کے ساتھ وسیع اقتصادی اور سفارتی روابط موجود ہیں، جبکہ سعودی عرب کے ساتھ توانائی، سرمایہ کاری اور تجارت کے شعبوں میں تعلقات خاص طور پر اہم ہیں۔ ایسے میں پاکستان سے متعلق کسی علاقائی تنازع میں اس دفاعی بندوبست کا ممکنہ کردار مسلسل توجہ کا موضوع رہے گا۔ حوثی حملوں نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ قریبی سیاسی یا دفاعی تعلقات لازماً ہر علاقائی تنازع پر مشترکہ فوجی ردعمل کی ضمانت نہیں ہوتے۔ ایران، یمن اور خلیجی سلامتی کے معاملات پر پاکستان، سعودی عرب اور ترکی کے مفادات اور حکمت عملی مکمل طور پر یکساں نہیں ہیں۔ موجودہ بحران اس لیے مکہ پیکٹ کے لیے ایک اہم آزمائش بن گیا ہے۔ اگر ایک شراکت دار کو براہ راست حملوں کا سامنا ہونے کے باوجود اجتماعی دفاعی بندوبست متحرک نہیں ہوتا تو مستقبل میں معاہدے کی اصل طاقت، اس کی حدود اور کسی بڑے علاقائی بحران میں اس کے کردار پر مزید سوالات اٹھ سکتے ہیں۔

بلوچستان میں ۱۱ حملے

کوئٹہ: بلوچستان میں سرگرم مسلح گروپ بلوچستان لبریشن فرنٹ نے دعویٰ کیا ہے کہ صوبے کے مختلف علاقوں میں 15 اگست سے 9 ستمبر کے درمیان کیے گئے 11 حملوں میں 12 سے زائد پاکستانی فوجی اہلکار اور ایک پولیس افسر ہلاک ہوئے۔ ان دعوؤں کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ گروپ کے مطابق حملے خضدار، سوراب، آواران، چاغی، رخشان، کولواہ اور کوئٹہ سمیت مختلف علاقوں میں کیے گئے اور ان میں فوجی قافلوں، گشتی دستوں، پولیس اور مواصلاتی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔ خضدار کے مغلی کراس علاقے میں 4 ستمبر کو ایک فوجی قافلے پر حملے میں چھ اہلکاروں کی ہلاکت کا دعویٰ کیا گیا۔ گروپ کے مطابق ایک گاڑی کو براہ راست نشانہ بنایا گیا جبکہ دیگر گاڑیوں پر راکٹوں اور خودکار ہتھیاروں سے فائرنگ کی گئی۔ آواران میں 7 ستمبر کو ایک دھماکہ خیز آلے کے ذریعے کیے گئے حملے میں دو فوجی اہلکاروں کی ہلاکت اور دو کے زخمی ہونے کا دعویٰ کیا گیا۔ اسی طرح کولواہ میں یکم ستمبر کو ایک فوجی گشتی دستے پر حملے میں دو اہلکاروں کو ہلاک اور دو کو زخمی کرنے کا دعویٰ سامنے آیا ہے۔ کوئٹہ میں 28 اگست کو پیش آنے والے ایک واقعے کے بارے میں گروپ نے دعویٰ کیا کہ پولیس کی جانب سے اس کے ارکان کو روکنے کی کوشش کے دوران فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔

بلوچستان کی عدلیہ اپنا اثر اور عوام کا اعتماد کھو چکی ہے: ماہ رنگ بلوچ

کوئٹہ: بلوچ یکجہتی کمیٹی کے سربراہ وقید بلوچ سیاسی رہنماء ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ نے دوران قید سے بیان جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ بلوچستان میں عدلیہ مکمل طور پر اپنا اثر اور عوام کا اعتماد کھو چکی ہے جس عدلیہ کی ذمہ داری عوام کو انصاف فراہم کرنا تھی، وہ آج ریاستی اداروں کی معاون بن کر انصاف کی دھجیاں اڑا رہی ہے۔ ماہ رنگ بلوچ کے مطابق چیف جسٹس بلوچستان کامران ملاخیل بی وائی سی کے تمام مقدمات کی خود پیروی کر رہے ہیں، جبکہ ان کی سربراہی میں جسٹس محمد علی مبین، جسٹس قادر شاہ بخاری سمیت پورے بلوچستان میں بی وائی سی کے مقدمات سننے والے ججز کو ریاستی ایما پر فیصلے دینے کا ٹاسک سونپا گیا ہے ایسے حالات میں عدلیہ کی غیر جانبداری اور آزادی ختم ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا گلزادی بلوچ کا مقدمہ اس عدالتی رویے کی ایک واضح مثال ہے متعدد مواقع پر متعلقہ جج کی جانب سے یہ کہنا کہ وہ دباؤ میں ہیں اور انہیں کیس میں سزا سنانے کی ہدایات دی گئی ہے، عدالتی آزادی اور غیر جانبداری پر سنگین سوالات اٹھاتا ہے۔ بی وائی سی رہنماء کے مطابق 7 ستمبر کو عدالت میں ہڑتال اور وکیل صفائی کی عدم موجودگی کے باوجود گلزادی بلوچ کے مقدمے کی کارروائی جاری رکھی گئی اور دفاع کے وکیل کی غیر موجودگی میں گواہ پر جرح کی گئی یہ دفاع کے بنیادی حق اور منصفانہ ٹرائل کے اصول پر سنگین سوال اٹھاتا ہے۔ انہوں نے کہا اسی طرح ہمارے مقدمات میں بھی ہماری اجازت کے بغیر تعینات کیے گئے سرکاری وکلاء کو مختلف مراعات دے کر اسلام آباد تک پہنچایا گیا، جبکہ ہمیں اپنے دفاع کے بنیادی حق سے محروم رکھا گیا۔ ماہ رنگ بلوچ نے سوال کیا ہے کہ کیا یہی اسلامی جمہوریہ پاکستان کا انصاف ہے، جہاں عدالتیں آزادانہ فیصلوں کے بجائے ریاستی اداروں کے طے کردہ فیصلے سنانے کا کردار ادا کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا ہمیں عمر قید کی سنائی گئی سزاؤں کے خلاف اپیل کا آئینی وقانونی حق حاصل ہے، مگر ہماری اپیل کی سماعت کے لیے بھی ایک طویل تاریخ، اکتوبر تک کی، مقرر کر دی گئی ہے، جسٹس کامران ملاخیل کی سربراہی میں اس طرح کی مسلسل تاخیر ہمارے بنیادی حق اپیل اور فوری انصاف کے حق کو متاثر کر رہی ہے۔ بی وائی سی رہنماء نے کہا جب ایک شخص پہلے ہی قید میں ہو تو اس کی اپیل کو غیر ضروری طور پر طویل عرصے تک مؤخر کرنا در اصل قید کو ہی سزا میں تبدیل کرنے کے مترادف ہے۔ ماہ رنگ بلوچ نے اپنے بیان میں کہا ہے 13 جون سے آج تک فیس لیس ٹرائل کے خلاف بی وائی سی نے 20 پیشیوں کا بائیکاٹ کیا ہے اس حوالے سے ہماری پٹیشن بلوچستان ہائی کورٹ میں جمع ہو چکی ہے، مگر چیف جسٹس کامران ملاخیل کی سربراہی میں عدالت ہماری پٹیشن سننے اور ہمارے دفاع کے بنیادی حق کا تحفظ کرنے کے بجائے مسلسل اس معاملے کو تاخیر کا شکار کر رہی ہے یہ طرز عمل عدلیہ کی غیر جانبداری پر ایک واضح سوال ہے۔

9/11 کے بعد مستحکم افغانستان کا قیام امریکہ کے مفاد میں ہے: خلیل زاد

چین اپنے بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو کے ذریعے افغانستان کے معدنی وسائل تک زیادہ رسائی حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے

واشنگٹن ڈی سی: سابق امریکی سفارت کار زلمے خلیل زاد نے کہا ہے کہ افغانستان میں امریکہ کا بنیادی مفاد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ یہ ملک دوبارہ ایسی دہشت گرد تنظیموں کا گڑھ نہ بنے جو امریکہ کے لیے خطرہ بن سکیں۔ انہوں نے واشنگٹن پر زور دیا کہ وہ افغانستان سے کنارہ کشی اختیار کرنے اور میدان حریف طاقتوں کے لیے چھوڑنے کے بجائے وہاں اپنا عمل دخل برقرار رکھے۔ ہفتے کے روز جاری ہونے والی ایک ویڈیو میں گفتگو کرتے ہوئے خلیل زاد نے کہا کہ امریکہ نہیں چاہتا کہ افغانستان دوبارہ افراتفری اور انتشار کا شکار ہو۔ انہوں نے دلیل دی کہ عدم استحکام سے ایسے حالات پیدا ہوں گے جن میں انتہا پسند گروہ دوبارہ منظم ہو کر امریکی مفادات کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ افغانستان کے ساتھ مسلسل رابطے اور مشغولیت واشنگٹن کے طویل مدتی اسٹریٹجک اور سیکیورٹی مقاصد کے حصول میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ خلیل زاد نے یہ بھی کہا کہ افغانستان کی اقتصادی ترقی بی بشمول اس کے وسیع قدرتی وسائل میں سرمایہ کاری بی اگر بین الاقوامی شراکت داروں اور نجی کمپنیوں کے تعاون سے کی جائے تو یہ امریکی مفادات سے ہم آہنگ ہو سکتی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر واشنگٹن نے افغانستان سے مکمل طور پر لاتعلقی اختیار کر لی تو ایک ایسا اسٹریٹجک خلا پیدا ہو سکتا ہے جسے دیگر عالمی طاقتیں پُر کر لیں گی۔ خلیل زاد کے مطابق، چین اپنے بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو کے ذریعے افغانستان کے معدنی وسائل تک زیادہ رسائی حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے، جبکہ روس بھی اس ملک میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کے لیے انتہائی سرگرم ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی پالیسی میں نہ صرف افغانستان کی موجودہ صورت حال کو مدنظر رکھا جانا چاہیے بلکہ اس بات پر بھی غور ہونا چاہیے کہ واشنگٹن مستقبل میں افغانستان کو کس قسم کا ملک بنتے دیکھنا چاہتا ہے۔ خلیل زاد ٹرمپ انتظامیہ کے دور میں افغانستان میں مفاہمت کے لیے امریکہ کے خصوصی نمائندے کے طور پر خدمات انجام دے چکے ہیں اور وہ امریکہ اور طالبان کے درمیان 2020 کے دوحہ معاہدے کے مرکزی معمار تھے، جس نے افغانستان سے امریکی افواج کے انخلا کی راہ ہموار کی تھی۔ امریکی حکومت بارہا یہ کہہ چکی ہے کہ خلیل زاد افغانستان کے حوالے سے سرکاری امریکی پالیسی کی نمائندگی نہیں کرتے۔ محکمہ خارجہ کے ترجمانوں نے متعدد مواقع پر یہ واضح کیا ہے کہ خلیل زاد امریکی حکومت میں کسی سرکاری عہدے پر فائز نہیں ہیں اور نہ ہی وہ افغانستان کے لیے امریکہ کے ایلچی یا نمائندے ہیں۔ لہٰذا، ان کے حالیہ بیانات ٹرمپ انتظامیہ یا امریکی محکمہ خارجہ کے سرکاری مؤقف کے بجائے ان کی ذاتی آراء اور پالیسی تجاویز کی عکاسی کرتے ہیں۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا افغانستان کے حوالے سے تشویش کا اظہار

اجلاس میں متعدد ممالک کے نمائندوں نے کہا کہ ۲۵ سال گزرنے کے باوجود دہشت گردی کا خطرہ ختم نہیں ہوا ہے

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے 11 ستمبر کے حملوں کی 25 ویں برسی کے موقع پر ایک اجلاس منعقد کیا۔ اجلاس میں متعدد ممالک کے نمائندوں نے کہا کہ 25 سال گزرنے کے باوجود دہشت گردی کا خطرہ ختم نہیں ہوا ہے اور دہشت گرد گروہوں نے اپنے کام کرنے کے طریقوں میں تبدیلی لا کر اپنی سرگرمیوں کا دائرہ کار وسیع کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ داعش، القاعدہ اور ان کے ذیلی گروہ بدستور سرگرم ہیں، اور داعش۔خراسان اس تنظیم کی سب سے زیادہ فعال شاخوں میں سے ایک ہے۔ روس کے نمائندے واسیلی نیبنزیا نے کہا: افغانستان میں داعش۔خراسان ایک سنگین خطرہ بنی ہوئی ہے، اور غیر ملکی دہشت گرد جنگجوؤں کا مسئلہ بھی بدستور موجود ہے جو میدانِ جنگ کا اپنا تجربہ ایک خطے سے دوسرے خطے میں منتقل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ فرانس کے نمائندے جیروم بونا فونٹ نے کہا کہ مشرقِ وسطیٰ میں دہشت گرد گروہوں نے افغانستان میں اپنے لیے محفوظ پناہ گاہیں قائم کرنے کے ہر موقع سے فائدہ اٹھایا ہے۔ داعش۔خراسان اس تنظیم کی سب سے زیادہ فعال شاخوں میں سے ایک ہے۔ ”اجلاس میں چین کے نمائندے نے افغانستان کی اسلامی امارت سے مطالبہ کیا کہ وہ دہشت گرد گروہوں کا مؤثر طریقے سے مقابلہ کرے اور افغانستان کو دوبارہ دہشت گردی کی آماجگاہ بننے سے روکے۔ چین کے نمائندے سن لی نے کہا کہ افغان حکومت کو بھی حالات کے مطابق لائحہ عمل اپنانا چاہیے، افغانستان میں موجود تمام دہشت گرد قوتوں بشمول پاکستانی طالبان اور ایسٹ ترکستان اسلامک موومنٹ کا مؤثر طریقے سے مقابلہ کرنا چاہیے، اور افغانستان کو دوبارہ دہشت گردی کی آماجگاہ بننے سے روکنے کے لیے سختی سے روکنا چاہیے۔ اجلاس میں پاکستان نے دعویٰ کیا کہ تحریکِ طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) اور بلوچستان لبریشن آرمی (بی ایل اے) افغانستان میں موجود محفوظ پناہ گاہوں سے اپنی کارروائیاں کرتی ہیں۔ پاکستان کے نمائندے عاصم افتخار نے کہا: مختلف جغرافیائی خطوں میں دہشت گردی بشمول افریقہ (جس پر لائبیریا کے میرے ساتھی نے تفصیل سے بات کی)، مشرقِ وسطیٰ اور ہمارے اپنے پڑوس یعنی افغانستان میں انتہائی تشویشناک ہے۔ ان بیانات کے جواب میں وزارتِ داخلہ کے ترجمان نے کہا کہ افغانستان کی سرزمین محفوظ ہے اور اسلامی امارت کے ابتدائی سالوں کے دوران ہی افغانستان میں موجود تمام گروہوں کو کچل دیا گیا تھا۔ وزارتِ داخلہ کے ترجمان عبدالمتین قانی نے کہا کہ پہلے، دوسرے اور تیسرے سال کے دوران ہم نے ان تمام گروہوں اور دھڑوں کا خاتمہ کر دیا جو نظام کے مخالف تھے، اندرونی اور سرحد پار سلامتی کیلئے خطرہ تھے، یا جنہوں نے اس سے قبل یہاں اپنی موجودگی بڑھا رکھی تھی۔ اسلامی امارت اس سے قبل افغانستان سے پیدا ہونے والے سکیورٹی خدشات کو بے بنیاد قرار دے چکی ہے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے افغانستان ک

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ مآخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ اسلامی نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

ممبئی ابطہ MUMBAIRAABTA

یکم ستمبر۔ ۲۰۲۶

برکس چوٹی کانفرنس

ہندوستان کی میزبانی میں برکس چوٹی کانفرنس کا ہفتے اور اتوار کو نئی دہلی میں انعقاد عمل میں آرہا ہے۔ صدر روس ولادیمیر پوٹن، چین کے صدر ژی جن پنگ اور ایرانی صدر مسعود پیزشکیان کے علاوہ دیگر عالمی قائدین بھی اس کانفرنس میں شرکت کررہے ہیں۔ برکس ممالک کا یہ گروپ عالمی سطح پر اہمیت کا حامل ہے اور اس کی کارکردگی دنیا بھر پر اثر انداز ہوسکتی ہے۔ برکس ممالک کی جو تنظیم ہے اسے امریکہ پسند نہیں کرتا کیونکہ اس میں روس اور چینک ی شمولیت اور حصہ داری ہے اور یہ ممالک دوسرے ممالک کے ساتھ مل کر ایک بڑی تنظیم کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ہندوستان اس تنظیم کے بانی ممالک میں شامل ہے اور اس تنظیم کو آگے بڑھانے اور مستحکم کرنے میں ہندوستان نے ہمیشہ سے انتہائی اہم اور سرگرم رول ادا کیا ہے اور آئندہ بھی ہندوستان کا رول اس تنظیم میں مزید سرگرم ہونے کے امکانات برقرار ہیں۔ یہ تنظیم رکن ممالک کیلئے اہمیت کی حامل اس لئے بھی ہے کہ ان ممالک کی تجارت میں اضافہ ہونے لگا ہے اور رکن ممالک آپسی تعلقات کو بھی مزید مستحکم کرنے اور نئے شعبہ جات میں تعاون واشتراک کو فروغ دینے کے اقدامات کررہے ہیں۔ ہندوستان میں اس کانفرنس کا انعقاد اہمیت کا حامل ہے اور اس سے ہندوستان کے سرگرم رول کی بھی عکاسی ہوتی ہے۔ برکس ممالک اپنی ایک کرنسی شروع کرنے کی تجویز بھی رکھتے تھے جس پر امریکہ نے شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اس تنظیم میں شامل ممالک کے خلاف تحدیدات عائد کرنے کا بھی اعلان کیا تھا۔ امریکہ دنیا کے ہر معاملہ میں اپنی اجارہ داری برقرار رکھنا چاہتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ساری دنیا اس کے اشاروں پر کام کرے اور اس کے مفادات کی تکمیل ہی ہوتی رہے۔ برکس ممالک کا جہاں تک سوال ہے تو وہ اپنے لئے زیادہ سہولت بخش حالات کے خواہاں ہیں اور اسی وجہ سے ان ممالک نے برکس کرنسی شروع کرنے کی تجویز بھی رکھی تھی۔ تاہم اس تجویز کو مزید آگے نہیں بڑھایا جاسکا ہے اور دہلی چوٹی کانفرنس میں اس کا جائزہ لیا جانا چاہئے۔ برکس ایک تجارتی اور باہمی تعلقات کو مستحکم کرنے والی تنظیم ہے۔ اس کے کوئی فوجی عزائم نہیں ہیں اور نہ ہی یہ کوئی دفاعی شعبہ کا احاطہ کرنے والی تنظیم ہے۔ تاہم ایک دوسرے کے تجارتی تعلقات اور مفادات کا تحفظ اس تنظیم کا بنیادی مقصد ہونا چاہئے تاکہ کسی ایک ملک کی اجارہ داری کو ساری دنیا پر مسلط کرنے کی کوششوں کو روک لگائی جاسکی جس طرح امریکہ چاہتا ہے۔ امریکہ دنیا کے ہر معاملہ میں اپنی بالادستی اور برتری کو واضح کرنے کیلئے ہی کام کرتا ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ دنیا کے دوسرے ممالک اس کے مدمقابل آکھڑے ہوں۔ جہاں تک روس اور چین کا تعلق ہے تو یہ دونوں ہی ممالک امریکہ کو خاطر میں نہیں لاتے اور وہ امریکہ سے کئی شعبہ جات میں آگے بڑھ چکے ہیں۔ ہندوستان بھی اپنی طاقت اور صلاحیت کا عالمی سطح پر لوہا منوا رہا ہے۔ ہندوستان کیلئے اچھی بات یہ ہے کہ جہاں امریکہ اس کی صلاحیتوں اور اس کے بڑھتے ہوئے رول کا معترف ہے وہیں روس اور چین بھی ہندوستان کے ساتھ تعلقات کی اہمیت کو سمجھتے ہیں اور ان تعلقات کو مزید مستحکم کرنے سے بھی اتفاق رکھتے ہیں۔ برکس میں شامل دیگر ممالک بھی ہندوستان کے ساتھ تعلقات کو فوقیت دیتے ہیں۔ اس چوٹی کانفرنس کے ذریعہ دنیا بھر کو یہ پیام دینے کی ضرورت ہے کہ یہ ممالک اپنے مفادات کے تحفظ کے معاملے میں کسی کے دباؤ کو تسلیم نہیں کریں گے اور اپنے مفادات کی تکمیل کے مطابق ہی تجارتی ترجیحات کا تعین کیا جائے گا۔ دہلی میں ہونے والی برکس چوٹی کانفرنس کے ذریعہ ایک ایسا تجارتی اور معاشی تعاون کا نظام فروغ دینے کی ضرورت ہے جو نہ صرف برکس ممالک پر بلکہ ساری دنیا کے دیگر ممالک پر بھی اثر انداز ہوسکے اور انہیں عالمی سطح پر اجارہ داری کی روایت سے بچنے کا موقع فراہم کرے۔ آج دنیا میں حالات تیزی سے تبدیل ہوتے چلے جارہے ہیں اور ان تبدیلیوں کے مطابق برکس کو اپنی حکمت عملی کا تعین کرنا چاہئے اور ایسا تجارتی میکانزم فروغ دیا جانا چاہئے جو سارے رکن ممالک کیلئے یکساں نفع بخش ہو۔

حکمرانوں سے سوالات کا قومی پروٹوکول آم چوس کر کھائیں یا کاٹ کر؟

اقتدار میں بیٹھنے والوں سے سخت سوال پوچھنا کسی حکومت کی توہین نہیں بلکہ جمہوری نظام کی صحت کی علامت ہے۔ حکومت اگر عوام کے ووٹ سے اقتدار میں آئی ہے تو اسے عوام کے سوالوں کا سامنا بھی کرنا ہوگا۔ صحافت کا کام حکومت کی تعریفیں لکھنا نہیں بلکہ اقتدار اور عوام کے درمیان وہ آئینہ رکھنا ہے جس میں حکمران اپنی کارکردگی دیکھ سکے۔ اگر آئینہ دیکھ کر چہرہ پسند نہیں آتا تو آئینہ توڑنے سے چہرہ خوب صورت نہیں ہوجاتا۔ مگر ہمارے ہاں مسئلہ یہ ہے کہ آئینہ دکھانے والے کو ہی مجرم بنانے کی کوشش شروع ہوجاتی ہے۔ سوال کرنے والے سے پوچھا جاتا ہے کہ تم نے سوال کیوں کیا؟ یہ نہیں پوچھا جاتا کہ سوال پیدا کیوں ہوا۔ صحافی سے اس کی نیت کا حساب مانگا جاتا ہے، مگر اس مسئلے کا جواب نہیں دیا جاتا جس نے سوال پیدا کیا تھا۔

افتخار احمد قادری

لگتا ہے محترمہ صحافی کو ابھی تک اس ملک کے صحافتی "آدابِ دربار" کی مکمل تربیت نہیں مل سکی۔ انہیں شاید کسی نے بتایا ہی نہیں کہ بڑے حکم رانوں کے سامنے صحافی کا اصل کام سوال پوچھنا نہیں بلکہ ایسا سوال پوچھنا ہے جس سے حکمران کے چہرے پر مسکراہٹ آئے، کیمرے کے سامنے ماحول خوش گوار ہے اور انٹرویو ختم ہونے کے بعد حکمران صاحب یہ سوچتے ہوئے اٹھیں کہ واہ! کیا شاندار صحافت تھی کہ ایک بھی سوال ایسا نہیں تھا جس نے دماغ پر بوجھ ڈالا ہو۔ ملک میں صحافت کا ایک نیا نصاب شاید خاموشی سے نافذ ہو چکا ہے جس میں صحافی کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ سوال ایسا ہونا چاہیے جس کا جواب دیتے ہوئے حکمران صاحب کے ماتھے پر شکن نہ آئے، پیشانی پر پسینہ نہ آئے اور ترجمانوں کو اگلے دن وضاحت جاری کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔ مثلاً سوال یہ ہو سکتا ہے کہ "صاحب! آپ آم چوس کر کھاتے ہیں یا کاٹ کر؟"، "آپ اتنے مصروف رہتے ہیں تو انائی کا راز کیا ہے؟"، "آپ صبح کتنے بجے اٹھتے ہیں؟"، "آپ کو چائے پسند ہے یا کافی؟" اور اگر ماحول بہت ہی دوستانہ ہو تو ایک آدھ سوال یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ "اتنی مصروف زندگی میں آپ اپنے لیے وقت کیسے نکالتے ہیں؟" لیکن خدانخواستہ کسی صحافی نے پوچھ لیا کہ بے روزگاری کا کیا ہوگا؟ مہنگائی نے عام آدمی کی کمر کیوں توڑ دی؟ کسان کی آمدنی کہاں ہے؟ سرکاری اداروں کی حالت کیوں خراب ہے؟ اقلیتوں میں عدم تحفظ کیوں بڑھ رہا ہے؟ صحافیوں کو سوال کرنے پر دباؤ کیوں برداشت کرنا پڑتا ہے؟ حکومت سے اختلاف کرنے والوں کے خلاف کارروائی کیوں ہوتی ہے؟ یا پھر یہ کہ اقتدار کے ایوانوں میں کیے گئے وعدوں کا حساب کب ہوگا؟ تو سمجھ لیجیے کہ صحافی نے صحافت کی حدود سے تجاوز کر دیا۔ آخر سوال کی "جرأت" کا ہے۔ سوال اگر حکمران کو خوش کرے تو صحافت اور سوال اگر حکمران کو سوچنے پر مجبور کرے تو شرپسندی! سوال اگر تعریف میں لپٹا ہو تو قومی خدمت اور سوال اگر جواب مانگ لے تو ایجنڈا! سوال اگر نرم ہو تو شائستگی اور سوال اگر حقیقت کی گردن پکڑ لے تو بدتمیزی! کمال یہ ہے کہ ہمارے زمانے میں صحافت کے کچھ نئے اصول بھی ایجاد ہو گئے ہیں۔ حکمران سے یہ پوچھنا کہ "آپ نے اتنی بڑی کامیابی کیسے حاصل کی؟" بالکل مناسب ہے مگر یہ پوچھنا کہ "اس کامیابی کا فایدہ عام آدمی تک کیوں نہیں پہنچا؟" شاید گستاخی ہے۔ ان سے یہ دریافت کرنا جائز ہے کہ "آپ اتنے متحرک کیسے رہتے ہیں؟" لیکن یہ سوال کرنا شاید ممنوع ہے کہ "آپ کی پالیسیوں سے متاثر ہونے والے کروڑوں لوگوں کی زندگی کب بہتر ہوگی؟" یہ کیسا عجیب صحافتی ماحول ہے جہاں اقتدار سے سوال کرنا گویا کسی مقدس ممنوعہ علاقے میں داخل ہونا بن گیا ہے۔ حکمران کے سامنے کیمرہ ہو تو سوال بھی ایسا ہونا چاہیے جیسے کسی شادی کی تقریب میں بزرگ رشتہ دار سے حال احوال پوچھا جا رہا ہو۔ "صاحب! صحت کیسی ہے؟"، "کھانا وقت پر کھاتے ہیں؟"، "اتنی تھکن کے باوجود چہرے پر تازگی کا راز؟" اور اگر بہت زیادہ جرات ہو تو "آج کل کون سی کتاب پڑھ رہے ہیں؟" لیکن اگر کسی نے فائل کھول کر اعداد و شمار سامنے رکھ دیے، وعدوں اور عملی صورت حال کا تقابل کر دیا، کسی فیصلے کے انسانی اثرات پوچھ لیے، کسی سرکاری دعوے کی حقیقت جاننے کی کوشش کر لی یا یہ سوال کر بیٹھا کہ "جناب! آپ نے یہ وعدہ کیا تھا، پھر ہوا کیا؟" تو اچانک صحافت کا مزاج بدل جاتا ہے۔ سوال پوچھنے والا صحافی نہیں رہتا، "مسئلہ" بن جاتا ہے اور پھر مسئلے کو حل کرنے کے لیے کبھی قانونی نوٹس، کبھی مقدمہ، کبھی سوشل میڈیا ٹرولنگ، کبھی کردار کشی، کبھی دھمکیاں اور کبھی ایسے غیر سرکاری "حامیانِ اقتدار" میدان میں آجاتے ہیں جنہیں شاید کسی سرکاری دفتر سے کوئی عہدہ نہ ملا ہو، لیکن دفاعِ حکومت کا ایسا جذبہ ان کے اندر موجزن ہوتا ہے کہ سرکاری ترجمان بھی ان کی کارکردگی دیکھ کر شرما جائیں۔

محترمہ صحافی اگر یہ سمجھتی ہیں کہ سوال پوچھنا صحافت کا بنیادی فریضہ ہے تو یہ خیال یقیناً بڑا خوب صورت ہے مگر موجودہ سیاسی ماحول میں قدرے خطرناک بھی ہے۔ یہاں صحافی کے لیے بہتر یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہ سوال سے پہلے سوال کے ممکنہ نتائج کا بھی حساب کر لے۔ سوال پوچھنے سے پہلے یہ دیکھ لے کہ سوال کس کو ناگوار گزر سکتا ہے، جواب کس کو پریشان کر سکتا ہے، اور اس سوال کے بعد سوشل میڈیا پر کون کون سے لشکر اس کی نیت، کردار، خاندان، تعلیم، لباس، لہجے اور حتیٰ کہ بچپن تک کی تفتیش شروع کر دیں گے۔ کیونکہ اب صحافی کا سوال صرف حکم ران تک نہیں پہنچتا، وہ چند لمحوں میں پورے ڈیجیٹل لشکر کے سامنے ہوتا ہے۔ ایک طرف اقتدار کے حامی، دوسری طرف مخالف، تیسری طرف ٹرول، چوتھی طرف جعلی اکاؤنٹس، پانچویں طرف خود ساختہ ماہرینِ صحافت، اور چھٹی طرف وہ لوگ جو ہر موضوع پر بغیر پڑھے فیصلہ سنانے کے ماہر ہیں۔ نتیجہ یہ کہ اصل سوال کہیں پس منظر میں دفن ہو جاتا ہے اور بحث شروع ہو جاتی ہے کہ صحافی کی نیت کیا تھی، لہجہ کیسا تھا اور اس نے سوال پوچھنے کی جرأت آخر کی کیسے! اس پورے تماشے میں عوام ایک عجیب مقام پر کھڑی ہے۔ عوام مہنگائی کا بل دیکھ رہی ہے، روزگار کی تلاش میں بھٹک رہی ہے، تعلیم کے اخراجات سے پریشان ہے، علاج کے لیے اسپتالوں کے دروازے کھٹکھٹا رہی ہے، کسان فصل کے دام کے لیے فکر مند ہے، نوجوان امتحانات اور ملازمتوں کے درمیان اپنی عمر کھپا رہا ہے، مگر ٹیلی ویژن پر کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ملک کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ حکم ران آم کیسے کھاتے ہیں۔ یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ جس ملک میں کروڑوں لوگ اپنی روزمرہ ضروریات کے لیے حساب کتاب کرتے ہیں وہاں اقتدار کے ایوانوں میں بعض اوقات ایسے سوالات کو زیادہ اہمیت مل جاتی ہے جن کا عوام کی زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ عوام پوچھتی ہے کہ بجلی کا بل کیسے ادا ہوگا، صحافی پوچھتا ہے کہ "آپ کی پسندیدہ ڈش کیا ہے؟" عوام پوچھتی ہے کہ ملازمت کب ملے گی، صحافی پوچھتا ہے کہ "آپ صبح ورزش کتنی دیر کرتے ہیں؟" عوام پوچھتی ہے کہ تعلیم اتنی مہنگی کیوں ہے، اور سوال آجاتا ہے کہ "آپ کی کامیابی کا راز کیا ہے؟" بھائی! کامیابی کا راز بعد میں بتائیے، پہلے ناکامی کا حساب تو دیجیے!

اقتدار میں بیٹھنے والوں سے سخت سوال پوچھنا کسی حکومت کی توہین نہیں بلکہ جمہوری نظام کی صحت کی علامت ہے۔ حکومت اگر عوام کے ووٹ سے اقتدار میں آئی ہے تو اسے عوام کے سوالوں کا سامنا بھی کرنا ہوگا۔ صحافت کا کام حکومت کی تعریفیں لکھنا نہیں بلکہ اقتدار اور عوام کے درمیان وہ آئینہ رکھنا ہے جس میں حکم ران اپنی کارکردگی دیکھ سکے۔ اگر آئینہ دیکھ کر چہرہ پسند نہیں آتا تو آئینہ توڑنے سے چہرہ خوب صورت نہیں ہوجاتا۔ مگر ہمارے ہاں مسئلہ یہ ہے کہ آئینہ دکھانے والے کو ہی مجرم بنانے کی کوشش شروع ہوجاتی ہے۔ سوال کرنے والے سے پوچھا جاتا ہے کہ تم نے سوال کیوں کیا؟ یہ نہیں پوچھا جاتا کہ سوال پیدا کیوں ہوا۔ صحافی سے اس کی نیت کا حساب مانگا جاتا ہے، مگر اس مسئلے کا جواب نہیں دیا جاتا جس نے سوال پیدا کیا تھا۔ یوں اصل موضوع غائب، صحافی زیرِ بحث، اور حکم ران محفوظ! محترمہ اگر واقعی سوال پوچھنے کے "جرم" میں مشکلات کا سامنا کر رہی ہیں، دھمکیوں کا ذکر کر رہی ہیں اور اپنی سلامتی کے بارے میں تشویش ظاہر کر رہی ہیں تو معاملہ یقیناً سنجیدہ ہے۔ کسی بھی صحافی کو سوال پوچھنے کی وجہ سے دھمکانا یا خوف زدہ کرنا قابلِ مذمت ہے۔ اختلاف کا جواب دلیل سے ہونا چاہیے، دھمکی سے نہیں۔ سوال کا جواب سوال کرنے والے کے خلاف مہم نہیں بلکہ حقائق کی صورت میں دیا جانا چاہیے۔ لیکن طنز کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ شاید محترمہ کو واقعی اندازہ نہیں تھا کہ اقتدار سے غیر آرام دہ سوال پوچھنے کے بعد صحافت صرف مائیک اور کیمرے تک محدود نہیں رہتی۔ پھر سوال پوچھنے والے کی زندگی پر تبصرے شروع ہوتے ہیں، سوشل میڈیا کی عدالتیں لگتی ہیں، اخلاقی سرٹیفکیٹ تقسیم ہوتے ہیں اور ہر شخص خود کو جج سمجھ کر فیصلہ صادر کرنے لگتا ہے۔ اب اگر کوئی صحافی اس پورے کھیل سے بچ کر نکل آئے تو اسے مبارک باد دینی چاہیے، اور اگر وہ پھنس جائے تو عوام کے پاس آخر بچتا ہی کیا ہے؟ زیادہ سے زیادہ دو چار پوسٹیں، چند جذباتی جملے، کچھ ہیش ٹیگ اور پھر اگلے دن کسی نئے تنازعے کی طرف روانگی۔ ہم بھی کیا کریں؟ ہماری اپنی حالت پہلے ہی ایسی ہے کہ اگر کوئی ہمیں دھمکانے کے لیے فون کرے تو شاید ہم فون اٹھا کر پہلے یہ پوچھیں گے کہ "بھائی! آپ کا نیٹ ورک کون سا ہے؟" کیونکہ یہاں عام آدمی خود اتنے مسائل میں گھرا ہوا ہے کہ اسے اپنی جان، روزگار، گھر، بجلی، بچوں کی فیس اور مہینے کے آخری ہفتے کے خرچ کی فکر سے فرصت نہیں۔ اس لیے محترمہ! اگر آپ نے اقتدار سے واقعی وہ سوال پوچھ لیا ہے جو اقتدار کو ناگوار گزرا تو آپ کو کم از کم یہ تو سمجھ لینا چاہیے کہ آپ نے صحافت کے اس حصے میں قدم رکھا ہے جہاں تالیاں کم اور طعنے زیادہ ملتے ہیں۔ یہاں تعریف کے پھول نہیں، کبھی کبھی گالیوں کے پتھر بھی ملتے ہیں۔ یہاں سوال پوچھنے کا معاوضہ ہمیشہ تنخواہ نہیں ہوتا، کبھی کبھی بدنامی، تنہائی اور خوف بھی اس کی قیمت بن جاتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود ایک بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ اگر صحافت سوال کرنا چھوڑ دے تو پھر اخبارات محض اشتہاری کتابچے، ٹیلی ویژن محض سرکاری و غیر سرکاری تشہیری اسکرینیں اور انٹرویو محض خوشامد کے پروگرام بن کر رہ جائیں گے اور پھر شاید قومی صحافت کا سب سے اہم سوال یہی رہ جائے گا: "جناب عالی! آم چوس کر کھاتے ہیں یا کاٹ کر؟" حکمران مسکرائیں گے، کیمرے روشن ہوں گے، اینکر خوش ہوگا، ترجمان مطمئن ہوگا، سوشل میڈیا پر کلپ وائرل ہوگا، اور عوام سوچے گی کہ بھائی، ہمارے آلو پیاز کے دام کا کیا ہوا؟ پھر دوسرا سوال ہوگا: "آپ کون سا ٹانک استعمال کرتے ہیں کہ اتنی انرجی رہتی ہے؟" حکم ران مسکرائیں گے، صحافی مسکرائے گا، سوال ختم، انٹرویو ختم، پروگرام ختم۔ بس ایک چیز ختم نہیں ہوگی: عوام کے سوالات! کیونکہ عوام کے سوال نہ کسی پروٹوکول کے محتاج ہیں، نہ کسی اینکر کی اجازت کے، نہ کسی حکم ران کی پسند کے۔ وہ سوال زندہ رہیں گے، جب تک مہنگائی زندہ ہے، بے روزگاری زندہ ہے، ناانصافی کا احساس زندہ ہے، خوف زدہ ہے اور اقتدار سے جواب مانگنے والی عوام زندہ ہے۔ لہٰذا اگر کسی صحافی نے آم کے ذائقے سے آگے بڑھ کر اقتدار کے فیصلوں کا ذائقہ پوچھنے کی کوشش کی ہے تو کم از کم اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ اس نے صحافت کے بنیادی مفہوم کو یاد رکھا ہے۔ باقی یہ الگ بات ہے کہ اس بنیادی مفہوم کو یاد رکھنا آج کل شاید سب سے مہنگا شوق بن چکا ہے اور جہاں تک ہماری حیثیت کا تعلق ہے، ہم تو اتنا ہی کر سکتے ہیں کہ پہلے دور بیٹھ کر تماشا دیکھیں، پھر دو چار سطریں لکھیں، کچھ دیر غصہ کریں، سوشل میڈیا پر ایک ہیش ٹیگ چلائیں، اور آخر میں اپنے گھر کے دروازے کو اچھی طرح بند کر کے سو جائیں کیونکہ جناب! یہاں ہر شخص دوسرے کے حق میں آواز بلند کرنے سے پہلے اپنے گھر کی دیواریں دیکھتا ہے اور یہی شاید ہمارے عہد کا سب سے بڑا المیہ بھی ہے اور سب سے کامیاب "قومی پروٹوکول" بھی!

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

نکاح یا جہیز؟

نکاح ایک مقدس رشتہ ہے، جس کی بنیاد محبت، اعتماد، باہمی احترام اور زندگی بھر کی رفاقت پر قائم ہوتی ہے۔ مگر ہمارے معاشرے میں اس پاکیزہ رشتے کے ساتھ ایک ایسی رسم جڑ گئی ہے جس نے شادی جیسی خوشی کو بہت سے خاندانوں کے لیے پریشانی بنا دیا ہے، اور وہ ہے جہیز۔ آج بعض معاشرتی طبقات میں بیٹی کی تعلیم، کردار اور تربیت سے زیادہ اس بات کو اہمیت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے ساتھ کتنا جہیز لے کر آئے گی۔ جہیز کی یہ بڑھتی ہوئی روایت صرف ایک خاندان کا مسئلہ نہیں بلکہ پورے معاشرے کا سنگین مسئلہ بن چکی ہے۔ متوسط اور غریب طبقے کے والدین اپنی بیٹیوں کی شادی کے لیے برسوں رقم جمع کرتے ہیں، قرض لیتے ہیں اور اپنی ضروریات قربان کرتے ہیں۔ بعض اوقات محض اس خوف سے کہ لوگ کیا کہیں گے، والدین اپنی استطاعت سے بڑھ کر خرچ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ یوں نکاح، جو آسان اور پاکیزہ بندھن ہونا چاہیے، معاشرتی رسم و رواج اور مالی بوجھ کی نذر ہو جاتا ہے۔ یہاں اصل سوال یہ ہے کہ ہم رشتہ دیکھتے ہیں یا جہیز؟ انسان کی قدر کرتے ہیں یا انسان کے ساتھ آنے والے سامان کی؟ نکاح یا نمائش؟ آخر ہم کب یہ سمجھیں گے کہ بہو بھی کسی کی بیٹی ہے اور اسے اپنی بیٹی جیسا احترام دینا ہی ایک اچھے معاشرے کی پہچان ہے۔ آج کے موجودہ دور میں جہیز کا نام بعض لوگوں نے ضرور بدل دیا ہے۔ پہلے اسے صاف صاف لفظوں میں جہیز ہی کہا جاتا تھا، اب اسی جہیز کو تحفے (Gifts) کا ایک خوبصورت نام دے دیا گیا ہے۔ لڑکی والوں سے فریج، فرنیچر، گاڑی، زیور یا دیگر قیمتی سامان کی توقع رکھی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے "ہمیں جہیز نہیں چاہیے، بس اپنی خوشی سے تحفے (Gifts) دے دیجئے گا۔" اگر مطالبہ وہی رہے تو اسے روایت نہیں، معاشرتی دکھاوا ہی کہا جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ نکاح کو اسان بنانے کے بجائے بعض لوگوں نے الفاظ بدل کر جہیز کی رسم کو ایک نیا لباس پہنا دیا ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے معاشرے میں آج بھی جہیز کی یہ رسم مختلف شکلوں میں موجود ہے۔ نام بدل گیا ہے، انداز بدل گیا ہے، مگر سوچ وہی پرانی ہے۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ نکاح جیسے پاکیزہ رشتے کو بھی ہم نے نمود و نمائش اور مالی مطالبات سے جوڑ دیا ہے۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ آج وہ لڑکے بھی جہیز کے خواہش مند ہوتے ہیں جن کے پاس کوئی مستقل روزگار نہیں، یا جو خود بھی ٹھیک سے کام نہیں کرتے۔ ایسے لوگ بھی شادی کے وقت جہیز کے منتظر رہتے ہیں۔ حالانکہ لڑکا کماتا

سابق بیوروکریٹ اور پنجاب کانگریس کے سینئر رہنما ہردیپ سنگھ کنگرا کا ماننا ہے کہ نوجوان اور پُرجوش پائلٹ 'عام کارکنوں اور زمینی کیڈر کے ساتھ بہت آسانی سے جڑ جاتے ہیں۔ 'ایک دہائی پر محیط طویل سیاسی جدوجہد سے نکھرا سچن پائلٹ کا سیاسی فلسفہ بھی اس اعتبار سے خاصا موزوں ہے۔ انہوں نے ایک مرتبہ کانگریس کارکنوں سے کہا تھا: 'رہنما کئی ہوسکتے ہیں اور رائے بھی کئی ہوسکتی ہیں، لیکن دھڑا کوئی نہیں ہے۔' راہل گاندھی کے دورے سے پہلے پائلٹ نے ریاست کے رہنماؤں کے ساتھ براہِ راست بات چیت شروع کردی ہے۔ ان کے قریبی لوگوں کا کہنا ہے کہ پنجاب کے لیے ان کا پیغام بالکل واضح ہے: 'ہر دھڑے کو شراکت دار بننا ہوگا، لیکن نظم وضبط کی خلاف ورزی برداشت نہیں کی جائے گی۔ باخبر لوگوں کا کہنا ہے کہ بگھیل کبھی یہ توازن قائم نہیں کرسکے۔

ہچکولے کھاتی 'عاپ'، کانگریس کو ملا 'پائلٹ'...

ہرجیشور پال

پنجاب میں 'عاپ' حکومت کے خلاف بڑھتی بے چینی، منشیات، بدعنوانی اور نظم ونسق کے مسائل کے درمیان کانگریس نے سچن پائلٹ کو ریاستی انچارج بنا کر دھڑوں میں بٹی پارٹی کو متحد کرنے کی نئی حکمت عملی اختیار کی۔ پانچ ماہ بعد ہونے والا اسمبلی انتخاب طے کرے گا کہ پنجاب میں جھاڑو دوسری بار چلتی ہے یا پھر باہر ہی سے صفائی کردی جاتی ہے۔ وزیراعلیٰ بھگونت مان کے لیے فی الحال تقریباً ہر سڑک پر کانٹے دار تاریں بچھی نظر آرہی ہیں۔ آغاز اس سنت-سپاہی تصادم سے کرتے ہیں، جس کا سامنا حالیہ تاریخ میں پنجاب کے کسی بھی وزیراعلیٰ کو نہیں کرنا پڑا۔ 15 جون 2026 کو اکال تخت نے مان کو 'گرودروہی' اور 'خالصہ پنتھ مخالف' قرار دیا۔ یہ کارروائی اس مبینہ ویڈیو کے بعد ہوئی جس میں وہ سکھ گوروؤں اور سنت جرنیل سنگھ بھنڈراں والے کی تصاویر پر شراب چھڑکتے دکھائی دیے تھے۔ اس کے بعد سنگت کو ان سے تمام تعلق توڑنے کا حکم جاری کیا گیا۔ اکال تخت کے احکامات آج بھی لاکھوں پنجابیوں کے لیے مذہبی حکم نامہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وی آئی پی کلچر اور فرقہ وارانہ سیاست کے مقابلے میں صاف ستھرے متبادل کے طور پر اپنی شبیہ بنانے والی پارٹی کے لیے سکھوں کی اعلیٰ ترین مذہبی پیٹھ کی جانب سے بے دخل کیا جانا مان کے سیاسی اور اخلاقی وجود پر براہِ راست ضرب تھی۔ دوسری جانب عام آدمی پارٹی کے خیمہ میں شدید بے چینی ہے۔ وزارت کے ملازمین، کمپیوٹر اساتذہ اور ملازمین کی یونینوں کا ایک بڑا حلقہ تنخواہوں سے متعلق نامکمل وعدوں کے خلاف کئی ماہ سے دھرنے دے رہا ہے۔ متحدہ کسان مورچہ کے بینر تلے کسان تنظیمیں دومرتبہ چنڈی گڑھ۔ موہالی سرحد پر جمع ہوچکی ہیں۔ ان کا احتجاج مان کو یاد دلا رہا ہے کہ 'حکومت بدلو' کا ہتھیار دونوں طرف وار کرتا ہے۔

معاملہ اب سیاسی نہیں بلکہ ذاتی بھی ہوچکا ہے۔ پنجاب و ہریانہ ہائی کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جج نے وزیراعلیٰ کی اہلیہ گرپریت کور پر ایک عصمت دری کے معاملے کو دبانے کے لیے 5 کروڑ روپے رشوت لینے کا کھلا الزام عائد کیا ہے۔ قومی انسانی حقوق کمیشن (این ایچ آر سی) نے اس معاملے میں کارروائی کی رپورٹ طلب کی ہے، جب کہ شرومنی اکالی دل نے وزیراعلیٰ دفتر سے چلنے والے مبینہ ادارہ جاتی 'لوٹ ماڈل' کی سی بی آئی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ ادھر مان نے زیرہ میں ایک ریلی کے دوران گرپریت سنگھ سیخوں کو، جو 2016 کے نابھا جیل بریک کیس کا مرکزی ملزم ہے اور جس کے ذریعے خالصتان لبریشن فورس کے سربراہ ہرمندر منٹو کو فرار کرایا گیا تھا، پارٹی میں شامل کرلیا۔ یہی وہ نابھا جیل بریک تھا جسے ٹھیک ایک دہائی قبل اروند کیجریوال نے پنجاب میں 'قانون وانتظام کی تباہی' کا سب سے بڑا ثبوت قرار دیا تھا۔ دو دیگر واقعات بھی توجہ طلب ہیں۔ سنگرور میں منشیات کی دہشت کے خلاف احتجاج کرنے والے ایک سکھ نوجوان موہن جیت سنگھ نے مان کے قافلے کو سیاہ جھنڈے دکھائے۔ الزام ہے کہ حراست کے دوران اسے بجلی کے جھٹکے دیے گئے اور اس کے کاکاروں، یعنی سکھ مذہبی ضابطے کے پانچ لازمی علامات، کی بے حرمتی کی گئی۔ اس پر اکال تخت کے جتھیدار نے ریاستی حکومت کا موازنہ مغلیہ دور کے ایک 'ظالم' گورنر سے کر دیا۔ اس کے چند ہی دن بعد سنگرور کے ایک دلت یومیہ مزدور گلزار سنگھ نے وزیرخزانہ ہربال چیمہ سے انہی کے گاؤں میں مبینہ طور پر فروخت ہونے والی 'چٹا' یعنی مصنوعی منشیات کے بارے میں سخت سوالات کیے۔ اس کے بعد سرپنچ اور پولیس کی جانب سے عوامی طور پر معافی مانگنے کے لیے مبینہ طور پر ہراساں کیے جانے سے دل برداشتہ ہوکر گلزار نے زہر کھالیا۔ قومی کمیشن برائے درج فہرست ذاتوں نے اس معاملے میں پنجاب کے اعلیٰ حکام کو نوٹس جاری کیے ہیں، جب کہ راہل گاندھی نے پورے واقعے کو 'سوال پوچھنے والوں کو کچلنے والی آمریت' قرار دیا ہے۔

منشیات کا مسلسل پھیلتا جال، بے لگام گینگسٹروں کا راج، بدعنوانی کے سنگین الزامات اور چنڈی گڑھ کے بجائے دہلی میں کیجریوال کے دربار کے تئیں جواب دہ سمجھے جانے والے وزیراعلیٰ کی شبیہ، ان سب نے مل کر 'عاپ' کو ہر محاذ پر کمزور کیا ہے۔ دوسری طرف مخالف جماعتیں محض شکایات کرنے کے بجائے زمینی سطح پر صف بندی اور عوامی رابطے میں مصروف ہوگئی ہیں۔ سکھبیر بادل منشیات، صحت، پینے کے پانی، خستہ حال سڑکوں اور تباہ حال تعلیمی نظام جیسے مسائل کو اٹھاتے ہوئے 'پنجاب بچاؤ' ریلیاں کررہے ہیں۔ اکالی دل (وارث پنجاب دے) نے جیل میں بند رکن پارلیمنٹ امرت پال سنگھ کو 2027 کے انتخابات میں وزیراعلیٰ کے امیدوار کے طور پر پیش کیا ہے اور سکھ 'شہیدوں' کے اہل خانہ کو بھی انتخابی میدان میں اتار رہا ہے۔ ان کی حکمت عملی یہ ہے کہ منشیات کے گہرے ہوتے بحران اور خود کو بحران سے نجات دلانے والے کے طور پر پیش کرنے والے امرت پال کے ذریعے انتخابی فائدہ حاصل کیا جائے۔ یہاں تک کہ دیہی پنجاب میں حاشیے پر موجود بی جے پی کو بھی اسی منشیات اور ناقص قانون وانتظام کے بیانیے میں اپنے لیے گنجائش نظر آرہی ہے، جسے کبھی مان نے انتخابی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا تھا۔ بی جے پی نے 12 روزہ منشیات مخالف مہم

شروع کی ہے اور 'عاپ' کی ماہانہ 1,000 روپے والی 'ماؤں۔ بیٹیوں ستکار یوجنا' کے مقابلے میں اپنی ماہانہ 2,100 روپے والی 'ہریانہ لاڈو لکشمی یوجنا' کی تشہیر پنجاب میں شروع کردی ہے۔ اس سیاسی گہما گہمی کے درمیان کانگریس ہائی کمان کی جانب سے بھوپیش بھگیل کو پنجاب انچارج کے عہدے سے ہٹا کر یہ ذمہ داری سچن پائلٹ کو سونپنے کا فیصلہ پہلی نظر میں ایک معمول کی تنظیمی تبدیلی محسوس ہوسکتا ہے۔ لیکن گہرائی میں جائیں تو یہ ایک بڑی اور حکمت عملی پر مبنی اصلاح ہے۔

فروری 2025 میں ذمہ داری سنبھالنے والے بھوپیش بھگیل کا کام کم از کم تین دھڑوں میں بٹی پنجاب کانگریس کو ایک لڑی میں پرونا تھا۔ ایک جانب چرنجیت چنی اور سکھجندر رندھاوا تھے، دوسری جانب قائد حزب اختلاف پرتاپ باجوا کا خیمہ، جب کہ تیسرے سرے پر ریاستی کانگریس صدر امریندر سنگھ راجا وڑنگ تھے۔ سب کو متحد کرنے کے بجائے بھگیل خود ایک دھڑا بن گئے اور ان پر وڑنگ خیمے کے تئیں کھلے عام جانبداری کے الزامات لگے۔ یہاں تک کہ جولائی میں راہل گاندھی کی جانب سے کی گئی تنظیمی تبدیلیوں کے بعد بھی کشیدگی ختم نہیں ہوئی۔ اکالی دل (وارث پنجاب دے) نے جیل میں بند رکن پارلیمنٹ امرت پال سنگھ کو 2027 کے انتخابات میں وزیراعلیٰ کے امیدوار کے طور پر پیش کیا ہے اور سکھ 'شہیدوں' کے اہل خانہ کو بھی انتخابی میدان میں اتار رہا ہے۔ ان کی حکمت عملی یہ ہے کہ منشیات کے گہرے ہوتے بحران اور خود کو بحران سے نجات دلانے والے کے طور پر پیش کرنے والے امرت پال کے ذریعے انتخابی فائدہ حاصل کیا جائے۔ یہاں تک کہ دیہی پنجاب میں حاشیے پر موجود بی جے پی کو بھی اسی منشیات اور ناقص قانون وانتظام کے بیانیے میں اپنے لیے گنجائش نظر آرہی ہے، جسے کبھی مان نے انتخابی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا تھا۔ بی جے پی نے 12 روزہ منشیات مخالف مہم کی ہے اور 'عاپ' کی ماہانہ 1,000 روپے والی 'ماؤں۔ بیٹیوں ستکار یوجنا' کے مقابلے میں اپنی ماہانہ 2,100 روپے والی 'ہریانہ لاڈو لکشمی یوجنا' کی تشہیر پنجاب میں شروع کردی ہے۔ اس سیاسی گہما گہمی کے درمیان کانگریس ہائی کمان کی جانب سے بھوپیش بھگیل کو پنجاب انچارج کے عہدے سے ہٹا کر یہ ذمہ داری سچن پائلٹ کو سونپنے کا فیصلہ پہلی نظر میں ایک معمول کی تنظیمی تبدیلی محسوس ہوسکتا ہے۔ لیکن گہرائی میں جائیں تو یہ ایک بڑی اور حکمت عملی پر مبنی اصلاح ہے۔

فروری 2025 میں ذمہ داری سنبھالنے والے بھوپیش بھگیل کا کام کم از کم تین دھڑوں میں بٹی پنجاب کانگریس کو ایک لڑی میں پرونا تھا۔ ایک جانب چرنجیت چنی اور سکھجندر رندھاوا تھے، دوسری جانب قائد حزب اختلاف پرتاپ باجوا کا خیمہ، جب کہ تیسرے سرے پر ریاستی کانگریس صدر امریندر سنگھ راجا وڑنگ تھے۔ سب کو متحد کرنے کے بجائے بھگیل خود ایک دھڑا بن گئے اور ان پر وڑنگ خیمے کے تئیں کھلے عام جانبداری کے الزامات لگے۔ یہاں تک کہ جولائی میں راہل گاندھی کی جانب سے کی گئی تنظیمی تبدیلیوں کے بعد بھی کشیدگی ختم نہیں ہوئی۔ اس تبدیلی میں وڑنگ کو برقرار رکھتے ہوئے چنی کو انتخابی مہم کمیٹی کا سربراہ اور رندھاوا کو کوآرڈینیشن کمیٹی کا صدر بنایا گیا تھا۔ پائلٹ کی تقرری اس بات کا اشارہ ہے کہ راہل گاندھی کے ریاست گیر دورے سے پہلے چنی خیمے، جس میں زیادہ تر سینئر رہنما شامل ہیں، کو ساتھ لانے کی حکمت عملی اختیار کی گئی ہے۔ چنی، رندھاوا اور وڑنگ بی تینوں نے عوامی طور پر پائلٹ کی تقرری کا خیر مقدم کیا ہے۔ 2022 کے بعد شاید ہی کسی معاملے پر اتفاق کرنے والی اس تین رکنی قیادت میں اس طرح کی اتفاق رائے ایک نادر لمحہ تھا۔ سیاسی حلقوں میں اب یہ سوال گونج رہا ہے کہ کیا وڑنگ ریاستی صدر کی کرسی بچا پائیں گے؟ بحث ہے کہ ہائی کمان انہیں کسی 'دوسری ذمہ داری' کے بہانے دہلی بلاسکتی ہے بی جو کانگریس کی سیاسی زبان میں باعزت رخصتی کا دوسرا نام سمجھا جاتا ہے۔ ویسے، یہاں ایک بڑا سبق بھی پوشیدہ ہے۔ کانگریس ہائی کمان میں اپنی غلطیوں کی اصلاح، کارکنوں کی بات سننے، تنظیمی ردوبدل کرنے اور سب کو ساتھ لے کر چلنے کی صلاحیت موجود ہے، جب کہ بی جے پی کی قیادت فیصلے مسلط کرنے پر یقین رکھتی ہے۔ کاغذ پر دیکھا جائے تو پائلٹ ایک مثالی انتخاب ہیں۔ پنجاب کی دھڑے بندی کی پرانی لڑائیوں کا ان پر کوئی بوجھ نہیں، ہریانے میں ان کی قبولیت ہے، اور وہ راجستھان سے آتے ہیں، جو چھتیس گڑھ کے مقابلے میں جغرافیائی اور مزاجی اعتبار سے پنجاب کے کہیں زیادہ قریب ہے۔

سابق بیوروکریٹ اور پنجاب کانگریس کے سینئر رہنما ہردیپ سنگھ کنگرا کا ماننا ہے کہ نوجوان اور پُرجوش پائلٹ 'عام کارکنوں اور زمینی کیڈر کے ساتھ بہت آسانی سے جڑ جاتے ہیں۔' ایک دہائی پر محیط طویل سیاسی جدوجہد سے نکھرا سچن پائلٹ کا سیاسی فلسفہ بھی اس اعتبار سے خاصا موزوں ہے۔ انہوں نے ایک مرتبہ کانگریس کارکنوں سے کہا تھا: 'رہنما کئی ہوسکتے ہیں اور رائے بھی کئی ہوسکتی ہیں، لیکن دھڑا کوئی نہیں ہے۔' راہل گاندھی کے دورے سے پہلے پائلٹ نے ریاست کے رہنماؤں کے ساتھ براہِ راست بات چیت شروع کردی ہے۔ ان کے قریبی لوگوں کا کہنا ہے کہ پنجاب کے لیے ان کا پیغام بالکل واضح ہے: 'ہر دھڑے کو شراکت دار بننا ہوگا، لیکن نظم وضبط کی خلاف ورزی برداشت نہیں کی جائے گی۔ باخبر لوگوں کا کہنا ہے کہ بگھیل کبھی یہ توازن قائم نہیں کرسکے۔ وہ پہلی مرتبہ ایک چھوٹی سی ٹیم کے ساتھ انچارج بن کر آئے تھے اور ریاست کی زمینی نبض کو سمجھنے میں ناکام رہے۔ وڑنگ خیمے سے باہر کے سینئر رہنماؤں کے ساتھ ان کی دوری اور رابطے کا فقدان ان کی ثقافتی ناواقفیت، مزاج کی کمزوریوں اور زمینی نیٹ ورک کے فقدان کا نتیجہ تھا۔ کیا پائلٹ اگلے پانچ ماہ میں وہ کرشمہ دکھا پائیں گے جو بگھیل اٹھارہ ماہ میں نہیں کرسکے؟ یہی طے کرے گا کہ کانگریس 'عاپ' کے سامنے ایک مضبوط اور ناقابل شکست متبادل بن کر کھڑی ہوتی ہے یا پھر خود کو نقصان پہنچانے والی اندرونی کشمکش کے اسی پرانے چکرویو میں پھنسی رہتی ہے۔ کشیر رخی انتخابی دنگل میں جو جماعت اپنے ہی گھر کو درست کرنے میں بہت زیادہ وقت ضائع کردیتی ہے، وہ اکثر یہ پاتی ہے کہ اس وقت تک ووٹر کسی دوسری سمت آگے بڑھ چکا ہوتا ہے۔

غزلہ

دل کے ویرانے میں اک شورِ دگر باقی ہے
کوئی بیتا ہوا لمحہ بھی مگر باقی ہے

یہ الگ بات کہ تعبیر تو ہاتھ آئی نہیں
آنکھ میں خواب کا دھندلا سا اثر باقی ہے

ہم سفر سارے جدا ہو گئے کب کے لیکن
راہ تکتی ہوئی اک گردِ سفر باقی ہے

وہ جو اک شخص مری روح میں اترا ہوا تھا
اس کے جانے کا ابھی دل پہ اثر باقی ہے

روز ہی پوچھتے ہیں پاؤں کے چھالے مجھ سے
کچھ بتاؤ بھی ہمیں ، کتنا سفر باقی ہے

کتنی صدیوں سے اندھیروں کو دیا ہے تاوان
یہ مرا ظرف ہے امید سحر باقی ہے

اتنی مایوس بتا ہجر سے کیوں ہے مہوش
عشق زندہ ہے ، وفاؤں کا ہنر باقی ہے

مہوش ملک

اُورویل (Orwell) کا انتباہ اور ہندُستان

محمد عارف انصاری

جارج اُورویل (George Orwell) کا ناول "1984" محض ایک تخیلاتی سیاسی کہانی نہیں بلکہ ایک "تاریک وجابرانہ معاشرہ" (Dystopia) کی تصویر ہے جس میں ریاست سچ، زبان، تاریخ، اختلافِ رائے اور انسانی ذہن تک کو اپنے اقتدار کے تابع بنانے لگتی ہے۔ 1949 میں شائع شدہ اس ناول میں "Big Brother"، "Thought Police"، "Newspeak" اور "Doublethink" جیسی اصطلاحات اسی ذہنی اور سیاسی جبر کی علامت بنیں۔ اورویل کے نزدیک خطرہ صرف یہ نہیں تھا کہ حکومت شہریوں کی نگرانی کرے، بلکہ یہ بھی تھا کہ حکومت ایسی زبان اور بیانیہ تشکیل دے جس میں جھوٹ کو سچ اور سچ کو جرم سمجھا جانے لگے۔ اس لیے "اُورویلین" (Orwellian) اصطلاح کسی ملک کو لفظی طور پر آمرانہ قرار دینے کے بجائے اداروں اور معاشرے میں پیدا ہونے والے خطرناک رجحانات کو پرکھنے کا مؤثر تنقیدی پیمانہ بھی بن سکتی ہے۔ ہندُستان کو لفظی طور پر "1984" قرار دینا نہ درست ہوگا اور نہ علمی طور پر مناسب، کیونکہ یہاں اب بھی انتخابات، اپوزیشن، عدلیہ، میڈیا اور شہری مزاحمت کے مختلف ادارے موجود ہیں۔ تاہم "اُورویل" (Orwell) کے تصور کو ایک آئینی آئینے کے طور پر استعمال کرکے یہ ضرور دیکھا جاسکتا ہے کہ اقتدار، اکثریتی سیاست، ریاستی طاقت اور شہری آزادیوں کے درمیان توازن کس سمت جارہا ہے۔ آج مرکز میں نریندر مودی کی قیادت میں بی جے پی کی سربراہی والا این ڈی اے اقتدار میں ہے اور بی جے پی یا اس کے اتحادی متعدد ریاستوں میں بھی حکومت چلا رہے ہیں۔ اس وسیع سیاسی اثر ورسوخ کے ماحول میں اصل سوال کسی جماعت کو مکمل طور پر اچھا یا برا قرار دینا نہیں، بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ پولیس، اُورویل (Orwell) کی "Newspeak" کا تعلق اس مسئلے سے ہے کہ الفاظ بدل کر حقیقت کا تاثر بھی بدلا جاسکتا ہے۔ جب اختلاف کو دشمنی، احتجاج کو سازش، تنقید کو ملک دشمنی اور کسی مخصوص طبقے کو مستقل شک کی نگاہ سے دیکھنے کی عادت پیدا ہوجائے تو جمہوریت کا آئینی ڈھانچہ برقرار رہتے ہوئے بھی اس کی روح کمزور ہوسکتی ہے۔ اسی طرح سوشل میڈیا کے دور میں ایک ہی بیانیہ مسلسل دہرائے جانے سے عوامی ذہن متاثر ہوسکتا ہے۔ مگر ہر سرکاری بیان کو "پروپیگنڈا" اور ہر سخت قانون کو "آمریت" کہنا بھی علمی دیانت کے خلاف ہوگا۔ ضرورت ہے کہ دعووں کو دستاویز، اعداد وشمار، عدالتی فیصلوں اور آزاد تحقیق کے ذریعے پرکھا جائے، تاکہ سیاسی اختلاف حقیقت اور ثبوت کے دائرے میں اختلاف کو آگے بڑھایا جائے۔ اسی لیے شہریوں میں جمہوری اقدار کے تحفظ کا شعور مضبوط ہونا چاہیے۔ اڑیسہ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس ایس مرلی دھر کا معاملہ اس ادارہ جاتی بحث کی مثال ہے۔ فروری 2020ء میں دہلی فسادات کے دوران ان کی سربراہی والی دہلی ہائی کورٹ بنچ نے پولیس کی کارروائی پر سخت سوال اٹھائے اور مبینہ اشتعال انگیز تقاریر کے سلسلے میں ایف آئی آر کے معاملے پر فوری فیصلہ کرنے کو کہا۔ اسی دوران جسٹس مرلی دھر کا تبادلہ دہلی ہائی کورٹ سے پنجاب وہریانہ ہائی کورٹ کردیا گیا۔ فیصلے کے وقت نے سیاسی اور عوامی بحث پیدا کی، کیونکہ نوٹیفکیشن اسی عرصے میں آیا جب بنچ پولیس کے کردار پر سخت ناراضی ظاہر کررہی تھی۔ تاہم یہ کہنا درست نہیں کہ تبادلہ بطور سزا ثابت ہوچکا ہے، کیونکہ سپریم کورٹ کولیجیم نے اس کی سفارش پہلے ہی کردی تھی۔ اصل سوال عدالتی آزادی وشفافیت ہے اور ایسے معاملات میں فیصلوں کے وقت، طریقہ کار نیز وجوہات کی وضاحت ناگزیر ہے۔ الٰہ آباد ہائی کورٹ کے سابق جج جسٹس شیکھر کمار یادو کا معاملہ مختلف ہے۔ 8/دسمبر 2024ء کو وشو ہندو پریشد کے قانونی سیل کے ایک پروگرام میں انہوں نے مسلمانوں، قرآن، ہندو قانون، یکساں سول کوڈ اور اکثریت کے حوالے سے تبصرے کیے جن پر اعتراض ہوا۔ ان کے بیان میں "اکثریت" کے مطابق ملک چلانے اور "کٹھ ملا" جیسے الفاظ کے استعمال کا معاملہ بھی سامنے آیا۔ چونکہ یہ الفاظ ایک ہائی کورٹ جج نے مذہبی تنظیم کے پروگرام میں کہے تھے، اس لیے معاملہ سیاسی تقریر نہیں رہا بلکہ عدلیہ کی غیر جانب داری کے عوامی اعتماد سے بھی جڑ گیا۔ سپریم کورٹ کولیجیم نے انہیں طلب کیا اور معاملے پر غور کیا۔ یہاں یہ فرق برقرار رکھنا ضروری ہے کہ یہ تقریر تھی، عدالتی فیصلہ نہیں۔ اس لیے عدالتی اخلاق، اظہارِ رائے کی حدود، مذہبی حساسیت اور ججوں کی ذمہ داری کے درمیان توازن پر بحث ضروری ہے۔ ان دونوں واقعات سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا کہ ہندُستانی عدلیہ مجموعی طور پر کسی ایک سیاسی قوت کے تابع ہوچکی ہے اور حقیقت زیادہ پیچیدہ ہے۔ ہندُستانی عدالتوں نے متعدد مواقع پر حکومتوں کے خلاف فیصلے بھی دیے ہیں، شہری حقوق کا تحفظ بھی کیا ہے اور انتظامیہ کو قانونی حدود یاد دلائی ہیں۔ اسی لیے عدلیہ پر تنقید کرتے وقت واقعات کو الگ الگ، ثبوت کے ساتھ اور آئینی معیار پر پرکھنا چاہیے۔ اصل خطرہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ججوں کی تقرری، تبادلے، سرکاری دباؤ، سیاسی بیانات یا عوامی مہمات سے یہ تاثر بننے لگے کہ عدالت کی آزادی مشکوک ہے۔ عدلیہ کا اعتماد صرف فیصلوں سے نہیں بنتا، ججوں کی غیر جانب دار زبان، شفاف طریقۂ کار اور ادارہ جاتی خودمختاری بھی عوامی اعتماد کا ستون ہے۔ یہی شفافیت عوام کو اس یقین میں مبتلا رکھتی ہے کہ انصاف کا نظام دباؤ سے آزاد اور آئین کے تابع ہے۔ اسی تناظر میں بلڈوزر کارروائیوں، احتجاج کرنے والوں کے خلاف قوانین، یو اے پی اے اور این ایس اے کے استعمال، پولیس تفتیش اور میڈیا کے بیانیے کو قانونی سوال کے طور پر دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ہر کارروائی کو غیر قانونی قرار دینا درست نہیں، کیونکہ ریاست کو امن وامان اور جرائم کے خلاف کارروائی کا اختیار ہے۔ مگر جمہوری ریاست میں اصول ہونا چاہیے کہ جرم کا تعین فرد کے عمل، شواہد اور عدالتی عمل سے ہوگا، مذہبی شناخت، سیاسی وابستگی یا احتجاج میں شرکت بذاتِ خود سزا کی بنیاد نہیں بن سکتی۔ املاک کا انہدام بھی قانونی طریقۂ کار، پیشگی نوٹس اور عدالتی نگرانی سے الگ نہیں ہوسکتا۔ اسی اصول کی پابندی سے ریاست اور شہری کے لیے قانون کی بالادستی مضبوط ہو، تبھی شہری آزادیوں، مساوی حقوق اور ریاستی اختیارات کے درمیان آئینی توازن برقرار رہ سکتا ہے اور قانون پر عوام کا اعتماد قائم رہے گا۔ مسلمانوں کے لیے اس صورتحال کا جواب محض جذباتی احتجاج یا خوف نہیں بلکہ آئینی شعور اور منظم حکمت عملی ہونا چاہیے۔ سب سے پہلے ہر ضلع اور بڑے شہر میں قانونی معاونت کے ایسے مراکز ضروری ہیں جہاں گرفتاری، ایف آئی آر، املاک کے تنازع، انتظامی کارروائی، تعلیمی امتیاز یا شہری حقوق کی خلاف ورزی کے معاملے میں فوری قانونی رہنمائی مل سکے۔ دوسرا قدم واقعات کی منظم دستاویز بندی ہے۔ تاریخ، مقام، سرکاری حکم، ایف آئی آر، عدالتی کارروائی، ویڈیو اور دیگر دستیاب شواہد محفوظ کیے جائیں۔ صرف سوشل میڈیا پوسٹ یا جذباتی بیان کافی نہیں، دستاویزی حقیقت عدالت، صحافت اور عوامی بحث میں زیادہ مؤثر اور قابلِ اعتماد ہوتی ہے۔ تیسرا قدم آئینی تعلیم ہے، تاکہ نوجوان اپنے بنیادی حقوق، قانونی ذمہ داریوں اور جمہوری اداروں کے طریقۂ کار اور بنیادی شہری حقوق سے مکمل طور پر واقف ہوں۔ چوتھا میدان تعلیم اور معیشت ہے۔ مسلمانوں کو اپنے بچوں کو صرف روایتی تعلیم تک محدود رکھنے کے بجائے آئین، قانون، سائنس، ٹیکنالوجی، صحافت اور جدید معیشت سے جوڑنا ہوگا۔ کمزور معاشی طبقہ سیاسی اور انتظامی دباؤ کے سامنے زیادہ بے بس ہوتا ہے، اس لیے ہنر، کاروبار، پیشہ ورانہ تعلیم اور روزگار کے مواقع پیدا کرنا بھی سیاسی حکمت عملی کا حصہ ہونا چاہیے۔ پانچواں میدان میڈیا ہے، جہاں مسلمانوں کو ایسا صحافتی نظام درکار ہے جو صرف مظلومیت کی خبریں نہ دے بلکہ اعداد وشمار، سرکاری ریکارڈ، بجٹ، تعلیم، روزگار، صحت اور مقامی حکمرانی پر تحقیقی صحافت کرے۔ چھٹا قدم سیاسی شعور ہے، ووٹ امیدوار کی دیانت، کارکردگی اور آئینی وابستگی پر ہو۔ سیاسی شعور اسی وقت مؤثر ہوگا جب شہری امیدوار کے وعدوں، کارکردگی اور عوامی مسائل پر سوالات اٹھائیں اور انتخابی فیصلے جذبات کے بجائے شواہد کی بنیاد پر کریں۔ ساتواں قدم یہ ہے کہ مسلمان دوسرے محروم طبقات، دلتوں، قبائلیوں، مزدوروں، طلبہ اور شہری آزادیوں کے حامی گروہوں کے ساتھ آئینی بنیاد پر تعاون کریں۔ اپنی آزادی کا دفاع دوسروں کی آزادی کے دفاع سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ آٹھواں قدم مسلمانوں کی داخلی اصلاح ہے، قیادت کا احتساب، چندہ اور تنظیمی مالیات میں شفافیت، خواتین اور نوجوانوں کی شمولیت، مقامی سطح پر تعلیم وصحت کے منصوبے اور داخلی تقسیم سے نجات ضروری ہے۔

قرآن کتاب ہدایت کے ساتھ کتاب شفا بھی ہے

ڈاکٹر سراج الدین ندوی

قرآن مجید انسان کی صرف ظاہری زندگی کی رہنمائی نہیں کرتا بلکہ اس کے باطن کی اصلاح اور دل کی بیماریوں کا علاج بھی کرتا ہے۔ انسان بظاہر صحت مند ہو لیکن اگر اس کے دل میں شک، نفاق، تکبر، حسد، بخل، مایوسی، غفلت، کینہ یا بے چینی جیسی بیماریاں گھر کر جائیں تو اس کی زندگی کا سکون اور کردار دونوں متاثر ہوتے ہیں۔ قرآن مجید نے ان باطنی بیماریوں کی نشان دہی بھی کی ہے اور ان کے علاج کا راستہ بھی دکھایا ہے۔ اسی لیے اسے اللہ تعالیٰ نے شفاء اور رحمت قرار دیا ہے۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ۔ (الاسراء: 82) "اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔" ایک اور مقام پر فرمایا: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ۔ (یونس: 57) "اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کے لیے شفا آچکی ہے۔" ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن کا بنیادی دائرہ شفا انسان کا دل، فکر، اخلاق اور کردار ہے۔ جسمانی بیماریوں کے علاج کا اس نے دعویٰ نہیں کیا۔ اس میں بخار، نزلہ، زکام، اور سرطان کی کسی دوا کا ذکر نہیں ہے۔ نہ اس میں جن بھوت بھگانے والے اوراد وظائف ہیں۔ اس کے برعکس قرآن انسان کی اس باطنی بیماری کو اصل اہمیت دیتا ہے جو اس کے عمل اور زندگی کو خراب کردیتی ہے۔ قرآن انسان کی اصلاح کرکے اسے حقیقی صحت اور سکون عطا کرتا ہے۔

آج ہمارے معاشرے میں بے شمار جسمانی بیماریوں کے ساتھ ایسی باطنی بیماریاں بھی عام ہیں جو بظاہر نظر نہیں آتیں، مگر انسان کی پوری زندگی کو متاثر کرتی ہیں۔ قرآن مجید ان بیماریوں کی نشاندہی بھی کرتا ہے اور ان کے علاج کی راہ بھی دکھاتا ہے۔ سب سے پہلی بیماری شک وتذبذب ہے۔ قرآن انسان کو یقین، ایمان اور اللہ پر اعتماد کی دعوت دیتا ہے۔ قرآن غور وفکر اور سوالات کے درست جوابات کے ذریعے انسان کے ذہن سے شکوک دور کرتا اور اسے یقین کی دولت عطا کرتا ہے۔ قرآن اس بیماری کا علاج تدبر اور عقلی بنیادوں پر فراہم کرتا ہے، انسانوں کو غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔ ان سے سوالات کرتا ہے، پھر ان سولات کے جوابات سے ریب و تشکیک کا علاج کرتا ہے۔ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ (الطور: 35) "کیا وہ بغیر کسی خالق کے خود ہی پیدا ہوگئے ہیں یا وہ خود اپنے خالق ہیں؟" اسی طرح کائنات کی نشانیوں کی طرف متوجہ کیا گیا: سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ (فصلت: 53) "ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کے اندر بھی۔" نفاق اور دوغلا پن بھی ایک خطرناک باطنی بیماری ہے۔ قرآن اسے دل کی بیماری قرار دیتا ہے: فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا۔ (البقرۃ: 10) "ان کے دلوں میں بیماری ہے، تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھادی۔"

نفاق صرف زبان اور عمل کا تضاد نہیں بلکہ انسان کے اندر ایک ایسی خرابی پیدا کرتا ہے جس سے اخلاص، سچائی اور اعتماد ختم ہونے لگتا ہے۔ نفاق کے علاج کے لیے قرآن سب سے پہلے اخلاص کی تعلیم دیتا

ہے، یعنی انسان اپنے ایمان اور اعمال کو خالص اللہ کے لیے کرے: وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ (البینۃ: 5) "اور انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے۔" اسی کے ساتھ قرآن انسان کو اخلاص، تقویٰ اور اہل صدق کے ساتھ رہنے کی تعلیم دیتا ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔ (التوبۃ: 119) "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہوجاؤ۔" غرور وتکبر بھی انسان کی بڑی اخلاقی بیماری ہے۔ ابلیس نے تکبر ہی کی وجہ سے اللہ کے حکم کی نافرمانی کی۔

انسانی حقوق کمیشن اور وزارت خارجہ گلوبل ساؤتھ کے حکام کے لیے

انسانی حقوق سے متعلق صلاحیت سازی کا پروگرام منعقد کریں گے

نئی دہلی:۔ بھارت کا نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن، وزارتِ خارجہ کے اشتراک سے، انسانی حقوق پر مرکوز چھ روزہ ایگزیکٹو صلاحیت سازی کے پروگرام کی میزبانی کرنے جا رہا ہے۔ انڈین ٹیکنیکل اینڈ اکنامک کوآپریشن (ITEC) کے فریم ورک کا حصہ یہ اقدام 14 سے 19 ستمبر تک نئی دہلی میں منعقد ہوگا۔ انسانی کمیشن کے کے چیئرپرسن جسٹس وی راما سبرامنیم اس تقریب کا افتتاح کریں گے۔ اس پروگرام کا مقصد گلوبل ساؤتھ (ترقی پذیر ممالک) میں موجود قومی انسانی حقوق کے اداروں کے اعلیٰ سطحی عہدیداروں کی معاونت کرنا ہے، تاکہ وہ اپنے اپنے ممالک میں انسانی حقوق کے بہتر تحفظ کے لیے مہارتوں اور مؤثر طریقوں کے تبادلے کی خاطر ایک باہمی تعاون پر مبنی ماحول تشکیل دے سکیں۔ یہ آئندہ سیشن اس طرح کی تربیت کا پانچواں مرحلہ ہے، جس کا نصاب خاص طور پر سابقہ شرکاء کی آراء اور شریک اداروں کی نشاندہی کردہ ضروریات کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے۔ منتظمین کو توقع ہے کہ اس ہفتہ بھر جاری رہنے والی تقریب میں 15 مختلف انسانی حقوق کی تنظیموں کی نمائندگی کرنے والے 41 اعلیٰ عہدیدار شرکت کریں گے۔ اس جامع ایجنڈے میں کئی اہم موضوعات شامل ہیں، جن میں بین الاقوامی انسانی حقوق کے فریم ورکس کا ارتقاء، انسانی حقوق اور کاروبار کا باہمی تعلق، اور بنیادی حقوق پر ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کے اثرات شامل ہیں۔ مزید برآں، پروگرام میں پائیدار ترقی کے تناظر میں انسانی حقوق کے کردار پر بھی بات کی جائے گی۔ شرکاء کو این ایچ آر سی کے اپنے آپریشنل ماڈل کا تفصیلی جائزہ بھی فراہم کیا جائے گا، جس میں خاص طور پر اس کے اندرونی تفتیشی عمل اور شکایات کے انتظام کے نظام پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ 30 سال سے زائد عرصے کے تجربے سے استفادہ کرتے ہوئے، این ایچ آر سی کا مقصد اس پلیٹ فارم کے ذریعے پورے خطے میں ادارہ جاتی مضبوطی اور وکالت کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ سیشنز کی قیادت متعلقہ شعبوں کے ماہرین کریں گے اور ان میں انٹرایکٹو ورکشاپس، فیلڈ وزٹس (میدانی دورے) اور ثقافتی سرگرمیاں شامل ہوں گی تاکہ مندوبین کے درمیان گہرا باہمی رابطہ اور مشغولیت پیدا کی جا سکے۔ یہ اقدام بین الاقوامی سطح پر انسانی حقوق کے مضبوط فریم ورکس کی ترقی میں معاونت کے لیے بھارت کے مسلسل عزم کو اجاگر کرتا ہے۔ مکالمے پر مبنی اس طریقہ کار کے ذریعے، کمیشن کو امید ہے کہ وہ این ایچ آر آئی کے درمیان تعاون کا ایک پائیدار نیٹ ورک قائم کر سکے گا، تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ نئی دہلی میں سیکھے گئے اسباق کا مؤثر طریقے سے اطلاق کیا جا سکے اور شرکاء کے اپنے ممالک میں انسانی حقوق کے عصری چیلنجوں سے نمٹا جا سکے۔ اس اقدام کا مقصد گلوبل ساؤتھ (عالمی جنوب) کے ممالک کے درمیان جنوب-جنوب تعاون کو مستحکم کرنا تھا۔ پروگرام کے دوران شرکاء کو ڈیجیٹل سیکیورٹی، بین الاقوامی انسانی حقوق کے فریم ورک، اور حقوق پر مبنی حکمرانی جیسے اہم موضوعات پر معلومات فراہم کی گئیں تاکہ حقوق انسانی کے تحفظ کے نظام کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔ اس میں گلوبل ساؤتھ کے 12 ممالک کے 43 سینیئر حکام اور نمائندوں نے شرکت کی۔ یہ 6 روزہ تربیتی پروگرام تھا، جو نئی دہلی میں کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس پروگرام کا مقصد عالمی جنوب کے انسانی حقوق کے قومی اداروں کے اعلیٰ افسران کو انسانی حقوق، بین الاقوامی منظرناموں اور NHRC کے تجربات کے مختلف پہلوؤں پر تربیت فراہم کرنا ہے۔

وزیرِ اعظم نے برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر

فلپائن اور قازقستان کے صدور سے ملاقات کی

نئی دہلی: وزیرِ اعظم جناب نریندر مودی نے آج نئی دہلی میں 18ویں برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر جمہوریہ فلپائن کے صدر عزت مآب فرڈیننڈ آر مارکوس جونیئر اور جمہوریہ قازقستان کے صدر، معزز جناب قاسم جومارت توکایف سے ملاقات کی۔ وزیرِ اعظم نے موجودہ آسیان چیئر کے طور پر برکس سربراہی اجلاس میں فلپائن کی شرکت کا خیر مقدم کیا۔ رہ نماؤں نے تمام شعبوں میں دوطرفہ تعاون میں ہونے والی پیش رفت پر اطمینان کا اظہار کیا اور دفاع و سلامتی، تجارت و سرمایہ کاری، خلا، ریلوے کے بنیادی ڈھانچے، فن ٹیک، تعلیم، سیاحت، سائنس و ٹکنالوجی، جدت طرازی اور عوام سے عوام کے تعلقات کے شعبوں میں تعاون کو مزید گہرا اور وسیع کرنے پر اتفاق کیا۔ دونوں رہ نماؤں نے صدر مارکوس کے بھارت کے سرکاری دورے کے دوران اگست 2025 میں دونوں ممالک کے درمیان قائم ہونے والی اسٹریٹجک شراکت داری کے تحت دوطرفہ تعلقات کو مزید آگے بڑھانے پر اتفاق کیا۔ وزیرِ اعظم نے ڈیزاسٹر ریزیلیئنٹ انفراسٹرکچر کے اتحاد میں شامل ہونے کے فلپائن کے فیصلے کا خیر مقدم کیا۔ دونوں رہ نماؤں نے باہمی دل چسپی کے علاقائی اور عالمی مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا اور اسٹریٹجک شراکت داری کے تمام شعبوں میں تعاون کو مضبوط بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ اس سے پہلے وزیرِ اعظم جناب نریندر مودی نے آج نئی دہلی میں اٹھارہویں برکس سمٹ کے ضمنی اجلاس میں جمہوریہ قازقستان کے صدر، معزز جناب قاسم جومارت توکایف سے ملاقات کی۔ وزیرِ اعظم مودی نے بھارت کے قازقستان کے ساتھ قدیم تہذیبی روابط کو یاد کیا اور حالیہ برسوں میں بھارت-قازقستان تعلقات کے مستحکم ارتقا پر اطمینان کا اظہار کیا۔ دونوں رہ نماؤں نے سیاسی، تجارتی، دفاعی اور سلامتی، رابطہ کاری، توانائی، اہم معدنیات، ابھرتی ہوئی ٹکنالوجیز، تخلیقی معیشت اور عوام سے عوام کے تعلقات سمیت مختلف شعبوں میں دوطرفہ تعاون کا جائزہ لیا۔ انھوں نے علاقائی اور بین الاقوامی پیش رفت پر بھی اپنے نقطہ ہائے نظر کا تبادلہ کیا۔ رہ نماؤں نے اپنے عوام کے باہمی فائدے کے ساتھ ساتھ خطے میں امن، استحکام، ترقی اور خوشحالی کے لیے دونوں ممالک کے درمیان حکمتِ عملی کے مطابق شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کو دہرایا۔ وزیرِ اعظم مودی نے فلپائن کے صدر فرڈیننڈ آر مارکوس جونیئر سے ملاقات کی اور موجودہ آسیان چیئر کے طور پر برکس اجلاس میں ان کی شرکت کا خیر مقدم کیا۔ دونوں رہنماؤں نے اگست 2025 میں قائم ہونے والی اسٹریٹجک شراکت داری کے تحت تعلقات کو مزید آگے بڑھانے پر اتفاق کیا۔

برکس نے روایتی طب سے متعلق ماہرین کے گروپ کی حمایت کی

شواہد پر مبنی عالمی تعاون پر زور

نئی دہلی: اٹھارہویں برکس سربراہ اجلاس میں منظور کیے گئے نئی دہلی اعلامیہ نے روایتی، تکمیلی اور مربوط طب (ٹی سی آئی ایم) کے شعبے میں بین الاقوامی تعاون کو نمایاں فروغ دیا ہے۔ اعلامیہ میں صحت کے نظام کو مضبوط بنانے اور سب کے لیے عالمی صحت کوریج (یو ایچ سی) کے حصول میں اس شعبے کی بڑھتی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اعلامیہ کا ایک اہم نتیجہ برکس ہیلتھ ٹریک کے تحت روایتی، تکمیلی اور مربوط طب (ٹی سی آئی ایم) سے متعلق برکس ماہرین کا ورکنگ گروپ قائم کرنے کی مجوزہ تجویز کا خیر مقدم ہے۔ مجوزہ ورکنگ گروپ برکس کے رکن ممالک کے درمیان بات چیت، تعاون اور تجربات کے تبادلے کے لیے ایک پلیٹ فارم کے طور پر کام کرے گا اور روایتی طب کے شعبے میں تعاون کو آگے بڑھانے کے لیے ایک منظم طریقہ کار فراہم کرے گا۔ وزارت آیوش کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) اور صحت و خاندانی بہبود کے وزیر مملکت پرتاپ راؤ جادھو نے کہا، ''نئی دہلی اعلامیہ میں روایتی، تکمیلی اور مربوط طب کو تسلیم کیا جانا روایتی طب کے شعبے میں عالمی تعاون کو مضبوط بنانے کی سمت ایک اہم قدم ہے۔ مجوزہ برکس ماہرین کا ورکنگ گروپ رکن ممالک کو معلومات اور تجربات شیئر کرنے، تحقیق کو مضبوط بنانے اور شواہد پر مبنی طریقہ کار کو فروغ دینے کے لیے ایک بامعنی پلیٹ فارم فراہم کرے گا۔ ہندوستان سائنسی تحقیق، معیار کی یقین دہانی اور بین الاقوامی تعاون کے ذریعے آیورویدا اور دیگر روایتی نظام ہائے طب کو آگے بڑھانے کے لیے پرعزم ہے، تاکہ ان کی صلاحیت کو محفوظ، مؤثر اور سستی صحت خدمات کی فراہمی میں بروئے کار لایا جا سکے۔'' وزارت آیوش کے سکریٹری ویدیا راجیش کوٹیچا نے کہا، ''نئی دہلی اعلامیہ برکس ممالک کے درمیان روایتی، تکمیلی اور مربوط طب کے شعبے میں منظم تعاون کو آگے بڑھانے کی سمت ایک اہم قدم ہے۔ مجوزہ ماہرین کا ورکنگ گروپ شواہد کے تبادلے، تحقیقی تعاون کو مضبوط بنانے اور معیار و ضابطہ جاتی طریقہ کار کو بہتر بنانے کے لیے ایک مرکوز پلیٹ فارم فراہم کر سکتا ہے۔ ہندوستان اپنے آیوش نظام کے ذریعے سخت سائنسی تحقیق اور شواہد پر مبنی طریقوں کو فروغ دے کر اس تعاون میں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے پرعزم ہے، جس سے محفوظ، مؤثر اور سستی صحت خدمات کی فراہمی میں مدد مل سکتی ہے۔''

چینی صدر شی جن پنگ نے برکس اجلاس کی میزبانی کیلئے وزیراعظم مودی کا شکریہ کیا

کثیر الجہتی تعاون کو مزید مضبوط بنانے پر زور

نئی دہلی: چینی صدر شی جن پنگ نے اتوار کو نئی دہلی میں منعقدہ 18ویں برکس سربراہی اجلاس کے دوسرے سیشن سے خطاب کرتے ہوئے گلوبل ساؤتھ کے مفادات کے فروغ کے لیے برکس کے مضبوط کردار کی حمایت کی۔ انہوں نے گروپ پر زور دیا کہ وہ تاریخی پہل کرے اور بین الاقوامی امور میں ایک فعال، استحکام لانے والی اور مثبت قوت" کے طور پر ابھرے۔ چینی وزارت خارجہ کے سرکاری بیان کے مطابق، شی کے یہ ریمارکس ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب بھارت اپنی صدارت کے تحت "لچک، جدت، تعاون اور پائیداری کے لیے تعمیر کے موضوع پر دو روزہ سربراہی اجلاس کی میزبانی کر رہا ہے، اور نئی دہلی نے اپنے برکس ایجنڈے میں گلوبل ساؤتھ، کثیر الجہتی نظام، پائیدار ترقی اور ٹیکنالوجی کو ترجیحات کے مرکز میں رکھا ہے۔ دوسرے دن کھلے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے، شی نے سربراہی اجلاس کی میزبانی کرنے پر وزیر اعظم نریندر مودی اور بھارتی حکومت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ گلوبل ساؤتھ عالمی کثیر قطبی نظام کے کلیدی محرک کے طور پر ابھرا ہے؛ انہوں نے برکس ممالک پر زور دیا کہ وہ اس کے مفادات کو آگے بڑھانے کے لیے مل کر کام کریں۔ شی نے کہا، دنیا میں استحکام لانے اور اسے ایک بہتر جگہ بنانے کے لیے، برکس ممالک کو تاریخی پہل کرنی چاہیے، گلوبل ساؤتھ کو متحد کرنا چاہیے، بین الاقوامی امور میں ایک فعال، استحکام لانے والی اور مثبت قوت بننا چاہیے، اور تمام انسانیت کی فلاح و بہبود کو آگے بڑھانا چاہیے۔ شی نے کثیر الجہتی نظام اور عالمی فیصلہ سازی کے عمل میں ترقی پذیر ممالک کی زیادہ سے زیادہ شمولیت کی اہمیت پر بھی زور دیا؛ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو برکس کے ساتھ بھارت کے روابط اور گلوبل ساؤتھ تک اس کی وسیع تر رسائی کے مرکز میں رہا ہے۔ شی نے کہا، "تمام ممالک، چاہے ان کا حجم، طاقت یا دولت کچھ بھی ہو، بین الاقوامی برادری کے مساوی رکن ہیں۔" انہوں نے گلوبل ساؤتھ کے ممالک سے اپیل کی کہ وہ کثیر الجہتی نظام کا پرچم بلند رکھیں" اور اقوام متحدہ کے اختیار اور کردار کو برقرار رکھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بین الاقوامی مالیاتی ڈھانچے میں اصلاحات کی جائیں تاکہ ترقی پذیر ممالک کی نمائندگی اور آواز کو بڑھایا جا سکے اور نیو ڈیولپمنٹ بینک کے ذریعے مزید تعاون کی حمایت کی۔ عوام پر مرکوز ترقی پر روشنی ڈالتے ہوئے، شی نے کہا کہ گلوبل ساؤتھ کے ممالک کو پائیدار ترقی کے لیے 2030 کے ایجنڈے کے ساتھ وابستہ رہنا چاہیے۔ انہوں نے کہا، عظیم مقاصد کے حصول کے لیے، انسان کو ہمیشہ عوام کو ترجیح دینی چاہیے۔ جی ہاں، نئی دہلی میں منعقدہ 18ویں برکس سربراہی اجلاس 2026 کے دوران بھارت اور چین کے رہنماؤں کے درمیان اہم بات چیت ہوئی ہے۔ 12 ستمبر 2026 کو وزیر اعظم نریندر مودی اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان ایک اعلیٰ سطحی دوطرفہ ملاقات ہوئی۔

اسرائیل نے عالمی سفارت کاری میں ہندوستان کے عملی انداز کی تعریف کی

نئی دہلی: وسط مغربی ہندستان میں اسرائیل کے قونصل جنرل یانیو ریواچ نے عالمی سفارت کاری کے تئیں ہندوستان کے عملی نقطہ نظر کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ برکس جیسے فورمز میں اس کی شرکت ملک کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ اور شراکت دار کے ساتھ متضاد تعاون کو آگے بڑھاتے ہوئے اسٹریٹجک توازن برقرار رکھنے کی صلاحیت کو ظاہر کرتی ہے۔ ایک انٹرویو میں ریواچ نے کہا کہ برکس میں ہندوستان کی موجودگی آئی دہلی کو اسرائیل اور متحدہ عرب امارات جیسے ممالک کے ساتھ مضبوط اسٹریٹجک تعلقات برقرار رکھتے ہوئے اپنے عالمی کردار کو مضبوط کرنے کا ایک بہترین موقع فراہم کرتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم ہے کہ ہندوستان، ایک عالمی طاقت کے طور پر، برکس جیسے مختلف بین الاقوامی فورمز کا حصہ ہے۔ ہندوستان توازن برقرار رکھنے کی کوشش کر رہا ہے اور جب ان پلیٹ فارمز کے ذریعے تعاون کو فروغ دینے کی بات آتی ہے تو یہ بہت ہی عملی ہے۔ لہذا، سب سے پہلے، یہ ہندوستان کیلئے ایک بہترین موقع ہے۔ اور دوسرا، جب بات ہندوستان اور اسرائیل کی ہو، میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے، برکس جیسے ممالک میں ہندوستان اب بھی ایران جیسے ممالک کا حصہ ہے۔ ہندوستان۔ اسرائیل تعلقات کی مضبوطی پر روشنی ڈالتے ہوئے ریواچ نے کہا کہ فروری میں وزیر اعظم نریندر مودی کے دورہ اسرائیل کے بعد دونوں ممالک نے کئی شعبوں میں تعاون کو مزید گہرا کرنا جاری رکھا ہے۔

ہندوستان اور ویتنام کے درمیان دفاعی تعلقات اور ٹیک شیئرنگ پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی: برکس چوٹی کانفرنس کے موقع پر ہندوستان اور ویتنام کے وزرائے اعظم کے درمیان حالیہ اعلیٰ سطحی دوطرفہ میٹنگ کے بعد، دفاع کے سکریٹری راجیش کمار سنگھ نے 13 ستمبر کو نئی دہلی میں ویتنام کے قومی دفاع کے نائب وزیر، سینئر لیفٹیننٹ جنرل نگوین ٹرونگ تھانگ کے ساتھ ایک میٹنگ کی۔ اس میٹنگ میں علاقائی سلامتی، گہرے دوستی اور دوستی کے تعلقات کو مضبوط بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ وزارت دفاع نے کہا کہ بات چیت مشترکہ اقدامات کو تیز کرنے، ٹیکنالوجی کے اشتراک اور دفاعی صنعتی تعاون پر مرکوز تھی۔ دونوں فریقوں نے ایک پرامن، مستحکم اور اصول پر مبنی علاقائی سلامتی کے ڈھانچے کو یقینی بنانے کے لیے بحری اور دفاعی تعلقات کو وسعت دینے کے لیے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔ ہندوستان اور ویتنام نے پیچیدہ حفاظتی حرکیات سے نمٹنے کے لیے کثیر الجہتی فورمز میں قریبی تال میل کی اہمیت پر زور دیا۔ خاص طور پر، انہوں نے آسیان وزرائے دفاع کی میٹنگ پلس تعمیر کے تحت فعال مشغولیت کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ دونوں فریقوں نے آسیان کے زیر قیادت میکانزم کے ذریعے عملی دفاعی تعاون کو بڑھانے کے لیے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا، اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ ADMM-Plus ماہرین کے ورکنگ گروپس جیسے باہمی تعاون کے پلیٹ فارم علاقائی استحکام کو برقرار رکھنے اور ہند-بحرالکاہل میں اجتماعی حفاظتی ڈھانچے کی تعمیر کے لیے اہم ہیں۔ انہوں نے ایروانڈیا 2027 کے موقع پر ہندوستان میں منعقد ہونے والے اگلے دفاعی پالیسی ڈائیلاگ کے طے شدہ انعقاد پر اتفاق کیا۔ یہ بات چیت ہندوستان اور ویتنام کے درمیان دفاعی تعلقات میں بڑھتی ہوئی رفتار کو واضح کرتی ہے، جو دونوں وزرائے اعظم کے برکس سربراہی اجلاس میں پیش کردہ اسٹریٹجک وژن پر براہ راست استوار ہے۔

نئی دہلی اعلامیہ عالمی جنوب کی ذمہ داریاں نبھانے کے برکس عزم کا مظہر

نئی دہلی: برکس سربراہی اجلاس میں متفقہ طور پر منظور کیے گئے نئی دہلی اعلامیے کو عالمی جنوب کی آواز مضبوط بنانے اور ترقی پذیر ممالک کو عالمی فیصلوں میں زیادہ مؤثر کردار دلانے کی جانب ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ چینی صحافی لی جنگ جنگ نے نئی دہلی اعلامیے پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ یہ دستاویز ظاہر کرتی ہے کہ برکس ممالک عالمی جنوب کے مفادات اور ذمہ داریوں کو آگے بڑھانے کے لیے اجتماعی کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہیں۔ ان کے مطابق برکس کا بڑھتا ہوا دائرہ اور تعاون ترقی پذیر دنیا کو بین الاقوامی معاملات میں زیادہ مضبوط آواز فراہم کر سکتا ہے۔ نئی دہلی اعلامیے میں زیادہ منصفانہ اور نمائندہ عالمی نظام، کثیر الجہتی تعاون اور ترقی پذیر ممالک کی ضروریات کو عالمی ایجنڈے میں زیادہ اہمیت دینے پر زور دیا گیا ہے۔ برکس ممالک نے عالمی تنازعات کے حل کے لیے مذاکرات، مشاورت اور سفارت کاری کی حمایت بھی کی ہے اعلامیے میں اقتصادی تعاون کے ساتھ مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، سائنس و تحقیق، اسٹارٹ اپس، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار، خوراک، صحت اور توانائی کے تحفظ جیسے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر بھی اتفاق کیا گیا ہے۔ بھارت کی صدارت میں ہونے والے سربراہی اجلاس نے برکس کو محض ایک اقتصادی گروپ کے بجائے عالمی جنوب کے وسیع تر مفادات کی نمائندگی کرنے والے پلیٹ فارم کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ نئی دہلی اعلامیہ بھی اسی سمت میں ایک اہم قدم سمجھا جا رہا ہے، جس میں ترقی، ٹیکنالوجی، عالمی حکمرانی میں اصلاحات اور بین الاقوامی تعاون کو مرکزی اہمیت دی گئی ہے۔ موجودہ عالمی کشیدگی کے دوران برکس ممالک کے درمیان مشترکہ اعلامیے پر اتفاق بھی اہم پیش رفت ہے۔ مختلف قومی مفادات اور خارجہ پالیسی ترجیحات کے باوجود رکن ممالک نے عالمی جنوب کے لیے زیادہ نمائندگی، ترقی کے مواقع اور ایک زیادہ متوازن بین الاقوامی نظام کی ضرورت پر مشترکہ موقف اختیار کیا ہے۔

نئی دہلی اعلامیہ نے تعاون کا دائرہ کار مزید وسیع کر دیا

نئی دہلی اعلامیہ ۲۰۲۶ نے اس بلاک کو محض ایک معاشی اتحاد سے ترقی پذیر ممالک کے عالمی سیاسی اور تزویراتی مقاصد کے ایک بڑے پلیٹ فارم میں تبدیل کر دیا ہے

نئی دہلی: نئی دہلی اعلامیہ 2026 نے اس بلاک کو محض ایک معاشی اتحاد سے ترقی پذیر ممالک کے عالمی سیاسی اور تزویراتی مقاصد کے ایک بڑے پلیٹ فارم میں تبدیل کر دیا ہے۔ نئی دہلی میں منعقدہ اٹھارہویں برکس سمٹ میں منظور کیا جانے والا نئی دہلی اعلامیہ 2026 گزشتہ ایک دہائی میں برکس رہنماؤں کا طویل ترین اعلامیہ بن چکا ہے۔ پینتالیس صفحات اور ایک سو چالیس نمبر شدہ پیراگراف پر مشتمل یہ جامع دستاویز اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ برکس اب محض چند ممالک کا معاشی اتحاد نہیں رہا، بلکہ یہ بین الاقوامی سیاست، ٹیکنالوجی اور سکیورٹی جیسے اہم امور پر اثر انداز ہونے والا ایک بڑا پلیٹ فارم بن چکا ہے۔ سال دو ہزار سولہ کے گوا سمٹ سے لے کر اب تک کے اس ارتقائی سفر نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ابھرتی ہوئی معیشتیں عالمی پالیسی سازی میں زیادہ فعال کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ اس ریکارڈ ساز اعلامیے میں تجارت اور معیشت کے علاوہ مصنوعی ذہانت، موسمیاتی تبدیلی، توانائی کے ذرائع، ڈیجیٹلائزیشن اور عالمی حکمرانی کے اصلاحاتی امور کو خصوصی جگہ دی گئی ہے۔ رکن ممالک کی توسیع کے بعد اس گروپ کا دائرہ اثر دنیا بھر کے ترقی پذیر خطوط تک پھیل چکا ہے، جو خطے کے جیو پولیٹیکل منظرنامے میں ایک اہم تبدیلی ہے۔ دہشت گردی کے خلاف دوٹوک مؤقف، غیر منصفانہ تجارتی ٹیکسوں اور یکطرفہ پابندیوں کے خلاف عزم نے اس دستاویز کو خطے کے تمام اہم مسائل پر ایک متوازن اور سنجیدہ پالیسی فریم ورک بنا دیا ہے۔ یہ اعلامیہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ برکس اب روایتی تجارتی حصار کو توڑ کر گلوبل ساؤتھ کے حقوق، پائیدار ترقی اور باہمی تعاون کو فروغ دینے کی طرف تیزی سے گامزن ہے۔ بدلتے ہوئے عالمی حالات میں اتنے طویل اور مہ جہت مقاصد پر اتفاق رائے پیدا کرنا اس بات کا اشارہ ہے کہ یہ تنظیم مستقبل کے عالمی مالیاتی اور سیاسی نظام میں توازن قائم کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ اب یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا نئی دہلی اعلامیہ 2026 کے بعد بھارت کی اقتصادی حیثیت عالمی سطح پر مزید مستحکم ہوگی؟ کیا برکس اجلاس میں مقامی کرنسیوں اور ڈیجیٹل روپے کے استعمال سے بھارتی روپے کی قدر میں اضافہ ہوگا یا اس پر کوئی منفی اثر پڑے گا؟۔

عمان نے برکس میں اتفاق رائے پیدا کرنے پر بھارت کی تعریف کی کہا کہ نئی دہلی کے لیے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے

نئی دہلی: عمان نے اتوار کے روز برکس گروپنگ کو مشترکہ اعلامیے کی جانب کامیابی سے لے جانے پر بھارت کی تعریف کی اور کہا کہ نئی دہلی نے مسلسل یہ صلاحیت دکھائی ہے کہ وہ متعدد ممالک کو اکٹھا کر سکتا ہے اور اہم مسائل پر اتفاق رائے قائم کر سکتا ہے۔ میڈیا سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے، بھارت میں عمان کے سفیر عیسیٰ الشیبانی نے کہا کہ اس طرح کا اتفاق رائے پیدا کرنا بھارت کے لیے کوئی نئی بات نہیں ہے، حالانکہ انہوں نے تسلیم کیا کہ اس بارے میں مایوسی پائی جاتی تھی کہ آیا یہ گروپ کسی اعلامیے تک پہنچ پائے گا یا نہیں۔ الشیبانی نے کہا، "اعلامیے تک پہنچنے کے حوالے سے مایوسانہ خیالات پائے جاتے تھے۔ لیکن بھارت اعلامیے کے حصول میں واقعی کامیاب رہا ہے۔ بھارت کے لیے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے بین الاقوامی گروپوں میں زیر بحث مسائل پر کثیر القومی اور متعدد ممالک کو اتفاق رائے پر لانے کی اپنی صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ برکس کے 11 ممالک نے 12 ستمبر کو سربراہی اجلاس میں نئی دہلی اعلامیہ اپنایا، جس سے یہ توسیع شدہ گروپ کئی جغرافیائی سیاسی اور اقتصادی مسائل پر ایک مشترکہ موقف پر متفق ہوا۔ 140 نکات پر مشتمل اس اعلامیے میں تنازعات، دہشت گردی، تجارت، توانائی کی حفاظت، موسمیاتی تبدیلی، ٹیکنالوجی، ترقی اور عالمی اداروں میں اصلاحات جیسے موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ توانائی کی حفاظت پر اعلامیے کے زور کے بارے میں پوچھے جانے پر بی خاص طور پر مغربی ایشیا میں جاری ہنگامہ خیزی اور توانائی کی سپلائی پر اس کے اثرات کے تناظر میں بی عمان کے سفیر نے کہا کہ یہ مسئلہ دنیا بھر کے ممالک کے لیے انتہائی اہم ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا، "لوگوں نے توانائی کی قلت کے اثرات دیکھے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ ممالک توانائی سے متعلق اس رکاوٹ پر قابو پانے کے لیے واقعی سخت کوشش کر رہے ہیں۔ توانائی کی حفاظت عمان اور بھارت کے لیے خاص طور پر اہم مسئلہ ہے، کیونکہ ان کے درمیان توانائی اور تجارت کے دیرینہ تعلقات قائم ہیں۔ نئی دہلی میں موجود عمانی سفارت خانے کے مطابق، عمان بھارت کو توانائی فراہم کرنے والا ایک اہم ملک اور اس کے بڑے تجارتی شراکت داروں میں سے ایک ہے۔

اقوامِ متحدہ نے ایران اور متحدہ عرب امارات کے درمیان بات چیت کا خیر مقدم کیا

اقوامِ متحدہ نے ایرانی صدر مسعود پزشکیان اور ابوظہبی کے ولی عہد شیخ خالد بن محمد بن زاید النہیان کے درمیان حالیہ سفارتی رابطے کا باضابطہ خیر مقدم کیا ہے

نئی دہلی: اقوامِ متحدہ نے ایرانی صدر مسعود پزشکیان اور ابوظہبی کے ولی عہد شیخ خالد بن محمد بن زاید النہیان کے درمیان حالیہ سفارتی رابطے کا باضابطہ خیر مقدم کیا ہے۔ دونوں رہنماؤں کی یہ ملاقات برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر ہوئی؛ اقوامِ متحدہ کے حکام نے اس پیش رفت کو علاقائی استحکام کی جانب ایک مثبت قدم قرار دیا ہے۔ اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے ترجمان، اسٹیفن ڈوجارک نے ان ممالک کے درمیان براہِ راست رابطے کی ضرورت پر زور دیا جن کے مابین اس وقت کشیدگی پائی جاتی ہے۔ ہفتے کے روز ایک بریفنگ کے دوران، ڈوجارک نے کہا کہ یہ ملاقات اس بات کی ایک اہم مثال ہے کہ کس طرح تنازع کا شکار فریقین بین الاقوامی فورمز کا استعمال کرتے ہوئے بات چیت کو فروغ دے سکتے ہیں اور بنیادی کشیدگی کو حل کر سکتے ہیں۔ ایران اور متحدہ عرب امارات کے درمیان اس مخصوص ملاقات کے علاوہ، اقوامِ متحدہ کے ترجمان نے بین الاقوامی امن کی وسیع تر کوششوں میں بھارت کے ممکنہ اہم کردار کو بھی اجاگر کیا۔ ڈوجارک نے بھارت کی پل کا کردار ادا کرنے کی صلاحیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ ملک رابطے کو آسان بنانے اور جاری علاقائی تنازعات کے خاتمے میں مدد دینے کے لیے بہترین پوزیشن میں ہے۔ بھارت کے سفارتی اثر و رسوخ کا یہ اعتراف ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب عالمی برادری مشرقِ وسطیٰ میں کشیدگی کم کرنے کے لیے مستحکم راستے تلاش کر رہی ہے۔ مختلف فریقین کے ساتھ اپنے تعلقات کو بروئے کار لاتے ہوئے، اقوامِ متحدہ بھارت کو ایک ایسے کلیدی کردار کے طور پر دیکھتی ہے جو ان خلیجوں کو پاٹنے کی صلاحیت رکھتا ہے جنہوں نے طویل عرصے سے امن مذاکرات کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر رکھی ہیں۔ گفتگو کا رخ غزہ کی بگڑتی ہوئی صورتحال کی جانب بھی مڑا، جسے ڈوجارک نے الفاظ سے ماورا (بیان سے باہر) قرار دیا۔ انہوں نے تمام متعلقہ فریقین پر زور دیا کہ وہ اس امن منصوبے کے نفاذ کو ترجیح دیں جسے پہلے امریکہ نے تجویز کیا تھا اور بعد ازاں اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل نے اس کی توثیق کی تھی۔ ڈوجارک نے اس بات پر زور دیا کہ پائیدار امن کو یقینی بنانے کے لیے عالمی برادری کو دو ریاستی حل ※ کے طویل مدتی مقصد پر توجہ مرکوز رکھنی چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ غزہ اور مغربی کنارے میں مسلسل عدم استحکام فوری توجہ کا متقاضی ہے، اور سلامتی کونسل کی قرارداد کی پاسداری انسانی بحران کے حل کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ اقوامِ متحدہ نے ایران اور متحدہ عرب امارات (UAE) کے رہنماؤں کے درمیان ہونے والی براہِ راست ملاقات کا خیر مقدم کیا ہے اور اسے خطے میں جاری تناؤ کو کم کرنے کے لیے ایک انتہائی اہم قدم قرار دیا ہے۔ یہ پیش رفت نئی دہلی، بھارت میں منعقدہ برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر سامنے آئی، جہاں ایرانی صدر مسعود پزشکیان اور ابوظہبی کے ولی عہد شیخ خالد بن محمد بن زاید آل نہیان کے درمیان اعلیٰ سطح کی دوطرفہ بات چیت ہوئی۔ انہوں نے واضح کیا کہ جب بھی کوئی تنازع ہو، تو متنازع فریقین کا آپس میں بیٹھنا اور بات چیت کرنا انتہائی ضروری اور مثبت ہوتا ہے۔ رواں سال فروری میں ایران اور امریکہ/اسرائیل کے درمیان کشیدگی اور اس کے بعد خلیجی ممالک میں امریکی اڈوں پر ایرانی جوابی کارروائیوں کے بعد ایران اور امارات کے تعلقات شدید دباؤ کا شکار تھے۔ تاہم، برکس اجلاس کے دوران دونوں ممالک نے مغربی ایشیا میں تحمل مزاجی برقرار رکھنے کے ایک مشترکہ اعلامیے کی بھی توثیق کی ہے، جسے

ریونّا کے جیل سے ضبط فون میں ۱۴۵؍سے زیادہ فحش کلپس، اوٹی ٹی فلمیں: پولیس

بنگلورو پولیس کے مطابق جیل سے پراجول ریونا کے ضبط موبائل فون میں ۱۴۵؍سے زیادہ فحش کلپس اور اوٹی ٹی فلمیں ملیں، اس کے علاوہ ضبط کیے گئے

بنگلورو پولیس کے مطابق جیل سے پراجول ریونا کے ضبط موبائل فون میں ۱۴۵؍سے زیادہ فحش کلپس اور اوٹی ٹی فلمیں ملیں، اس کے علاوہ ضبط کیے گئے آلات کی فورنسک جانچ میں غیر مجاز رابطوں اور فحش مواد کا انکشاف ہوا ہے، جس سے جیل میں اسمگلنگ نیٹ ورک کی وسیع تر جانچ شروع ہوگئی ہے۔ پولیس نے سینچر کو بتایا کہ بنگلور وسینٹرل جیل میں سزا یافتہ سابق ایم پی پرجول ریونا اور زیر سماعت قیدی پرتاپ رائے کے ہائی سیکیورٹی سیل سے ضبط کیے گئے موبائل فون اور پین ڈرائیو کی فورنسک جانچ میں فحش ویڈیوز، اوٹی ٹی فلمیں اور جیل سے باہر لوگوں سے غیر مجاز رابطوں کا پتہ چلا ہے۔ تفتیش کاروں کو سونپی گئی فورنسک رپورٹ کے مطابق، موبائل فون میں ۱۴۵؍سے زیادہ ویڈیو کلپس تھے، جن میں فحش مواد، اوٹی ٹی سیریز اور فلمیں شامل تھیں، جبکہ پین ڈرائیو میں ۱۰۰؍سے زیادہ ایسی کلپس تھیں۔ ایک افسر نے بتایا کہ فون کے کال ریکارڈ کے تجزیے سے یہ بھی سامنے آیا کہ بیچ میں لوگوں کے ذریعے ریونا کے خاندان کے افراد سے غیر مجاز رابطہ کیا گیا، ساتھ ہی ایک خاتون دوست کو براہ راست کالیں بھی کی گئیں۔ واضح رہے کہ پرجول ریونا ایک عصمت دری کے کیس میں سزا کے بعد پارپنا اگرہارا سینٹرل جیل میں عمر قید کی سزا کاٹ رہا ہے، جبکہ رائے پوکسو ایکٹ کے تحت ایک کیس میں زیر سماعت قیدی ہے۔ بعد ازاں پولیس نے ۱۱؍ اگست کو سینٹرل کرائم برانچ (سی سی بی) کی جانب سے سکیورٹی ڈویژن بیرک کے اچانک معائنے کے دوران فون، سم کارڈ، چارجر اور ایک نوٹ بک ضبط کی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے تفتیش کے حصے کے طور پر ڈیوائس کے ڈیٹا کو نکال کر جانچ کی۔ سیل سے برآمد ہونے والی نوٹ بک میں چھ سے سات فون نمبر تھے، جن میں خاندان کے افراد اور ایک خاتون دوست کے نمبر شامل تھے۔ ریونا نے موبائل فون کا مالک ہونے سے انکار کیا اور دعویٰ کیا کہ یہ قیدیوں میں باری باری بانٹا جاتا تھا۔ افسر نے کہا، ’’تاہم، اس نے تسلیم کیا کہ سیل سے برآمد ہونے والی نوٹ بک اسی کی ہے۔‘‘ جبکہ پولیس نے کہا کہ وہ ان لوگوں کو نوٹس جاری کرے گی جن کے نمبر فون کی کال ہسٹری میں ملے ہیں اور مبینہ رابطوں کے حالات کی جانچ کرے گی۔ دریں اثناء الیکٹرانک سٹی ڈویژن پولیس نے جیل میں ممنوعہ اشیاء کی اسمگلنگ کے سلسلے میں جمعہ کو پانچ لوگوں کو گرفتار کیا۔ پولیس کے مطابق، ایک جیل وارڈر نے مبینہ طور پر موبائل فون کی انٹری میں سہولت فراہم کی، جبکہ ایک دوسرے قیدی نے سم کارڈ کا انتظام کیا۔ یہ گرفتاریاں ضبطی کے بعد ہوئیں، جس کے بعد پولیس نے پارا پنا اگرہارا پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی۔ تفتیش کار اب جیل کے اندر غیر مجاز الیکٹرانک آلات لانے اور چلانے میں ملوث وسیع نیٹ ورک کی جانچ کر رہے ہیں۔ بنگلورو کی پرپنا اگرہارا سینٹرل جیل میں عصمت دری کے مقدمے میں عمر قید کی سزا کاٹ رہے سابق جے ڈی (ایس) ایم پی پراجول ریونا کے ہائی سیکیورٹی سیل سے ضبط کیے گئے موبائل فون اور پین ڈرائیو کی فورنسک جانچ میں ۱۴۵ سے زیادہ فحش کلپس اور او ٹی ٹی فلمیں برآمد ہوئی ہیں۔ بنگلورو پولیس کے مطابق، اس تلاشی کے دوران نہ صرف ممنوعہ مواد ملا ہے بلکہ جیل کے اندر سے باہر کے لوگوں کے ساتھ غیر مجاز رابطوں کا بھی انکشاف ہوا ہے۔ کرائم برانچ کے حکام نے ۱۱؍ اگست کو جیل میں اچانک چھاپہ مارا تھا، جہاں پراجول ریونا کو بیرک کے اندر موبائل استعمال کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔ ان کے پاس سے ایک اسمارٹ فون، چارجر، پین ڈرائیو اور ایک نوٹ بک ضبط کی گئی تھی۔ تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس موبائل نیٹ ورک کو جیل کے اندر پہنچانے کے لیے بھاری رقم دی گئی تھی۔ پراجول ریونا نے فون جیل کے اندر لانے کے لیے ۷۰ ہزار روپے اور سم کارڈ کے لیے ۳۰ ہزار روپے ادا کیے تھے۔

برکس ممالک کا ثقافتی ورثے کے تحفظ کا مطالبہ

نئی دہلی: برکس رہنماؤں نے ثقافتی ورثے کے تحفظ کا مطالبہ کیا ہے۔ اس مطالبے میں تنازعات سے متاثرہ علاقوں میں ثقافتی ورثے کا تحفظ بھی شامل ہے۔ انہوں نے نوادرات کے ساتھ روحانی، آبائی، تاریخی اور ثقافتی اہمیت کی حامل اشیاء کو ان کے اصل ملک واپس بھیجنے پر بھی زور دیا ہے۔ ہندوستان کی صدارت میں منعقدہ دو روزہ برکس سربراہی اجلاس کے پہلے دن منظور کیے گئے۔ نئی دہلی اعلامیہ میں گروپ نے برکس وزرائے ثقافت کے 11ویں اجلاس میں بھوپال اعلامیہ کو اپنائے جانے کا بھی خیر مقدم کیا۔ اس میں عوام کے درمیان باہمی تعاون کو فروغ دینے اور رکن ممالک کے درمیان تعلقات کو مستحکم کرنے میں ثقافت کے اہم کردار کی توثیق کی گئی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے پہلے دن کی بات چیت کے اختتام پر اس اعلامیے کی منظوری کا اعلان کیا۔ اس دوران چین کے صدر شی جن پنگ، روس کے صدر ولادیمیر پوتن، ایران کے صدر مسعود پزیشکیان، ابوظہبی کے ولی عہد محمد بن زاید آل نہیان اور گروپ کے دیگر اعلیٰ رہنما موجود رہے۔ اعلامیے میں کہا گیا ہے، ہم تنازعات سے متاثرہ خطوں سمیت تمام علاقوں میں ثقافتی ورثے کے تحفظ کا مطالبہ کرتے ہیں، تاکہ ثقافتی املاک کی تباہی اور غیر قانونی اسمگلنگ کو روکا جاسکے۔ یہ متاثرہ طبقات کی تاریخ اور شناخت کے تحفظ کے لیے ناگزیر ہے۔ اس کے ساتھ ہی، ہم ثقافتی ورثے، نوادرات نیز روحانی، آبائی، تاریخی اور ثقافتی اہمیت کی حامل اشیاء کو ان کے اصل ملک واپس کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ رہنماؤں نے عجائب گھروں، آرکائیوز، لائبریریوں اور دیگر متعلقہ ثقافتی اداروں کے مابین معلومات، دستاویزات کے تبادلے اور ادارہ جاتی تعاون کے ذریعے برکس ممالک کے درمیان شراکت داری کو فروغ دینے کی بھی بات کہی۔ نئی دہلی اعلامیے میں کہا گیا ہے، ہم ثقافتی اور تخلیقی صنعتوں میں معلومات کے تبادلے اور بہترین طریقوں کو شیئر کرنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اس میں فنکاروں اور ثقافتی شعبے سے وابستہ افراد کی تربیت اور صلاحیتوں کو نکھارنے کے شعبے بھی شامل ہیں۔ اعلامیے میں کہا گیا ہے، ہم یونیسکو کے متعلقہ کنونشنز اور پروگرامز کے تحت رضا کارانہ بنیادوں پر مشترکہ کثیر ملکی نامزدگیوں کے امکانات تلاش کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ ہم ثقافتی صنعتوں اور وسائل کی ترقی کے لیے متعلقہ کثیر فریقی پلیٹ فارمز سمیت برکس ممالک کے درمیان مزید باہمی تعاون کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ رکن ممالک نے برکس کلچرل فیسٹیول اور ویونز بازار کے انعقاد کا خیر مقدم کیا۔ برکس میں برازیل، روس، ہندوستان، چین اور جنوبی افریقہ شامل ہیں۔ سال 2024 میں مصر، ایتھوپیا، ایران، متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب کو شامل کیے جانے کے بعد اس میں توسیع ہوئی۔ انڈونیشیا 2025 میں اس میں شامل ہوا۔ بیلاروس، بولیویا، قازقستان، کیوبا، ملائیشیا، نائجیریا، تھائی لینڈ، یوگنڈا، ازبکستان اور ویتنام گزشتہ برس برکس کے شراکت دار ممالک بنے۔

بھارت نے ۷۰ میٹر طویل بیلی برج کے پرزے سیلاب متاثرہ نیپال کے حوالے کئے

بھارت نے ہفتے کے روز ہیٹاؤڈا میں نیپال کے روڈ ڈویژن کے حوالے 70 میٹر طویل بیلی برج کے پرزوں کی پہلی کھیپ کی

کھٹمنڈو: بھارت نے ہفتے کے روز ہیٹاؤڈا میں نیپال کے روڈ ڈویژن کے حوالے 70 میٹر طویل بیلی برج کے پرزوں کی پہلی کھیپ کی۔ یہ اقدام گزشتہ ماہ بھوٹے کوشی-ترشولی میں آنے والے تباہ کن سیلاب سے منقطع ہونے والے اہم زمینی رابطوں کی بحالی کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔ نیپال میں تعینات بھارتی سفیر نوین سریواستو نے ایکس پر اس ترسیل کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ ماڈیولر اسٹیل پل خاص طور پر نوواکوٹ ضلع کے بیٹراوتی علاقے کے لیے ہے، جو اس آفت سے شدید متاثر ہونے والے خطوں میں شامل ہے۔ یہ تقریب مکاوان پور-1 کے رکن پارلمان پرکاش گوتم، ہیٹاؤڈا سب میٹروپولیٹن سٹی کی میئر مینا کماری لاما، اور ضلعی انتظامیہ، نیپال پولیس اور آرمڈ پولیس فورس کے نمائندوں کی موجودگی میں منعقد ہوئی۔ 26 اگست کو نیپال-تبت سرحد کے قریب گلیشیئر سے متعلق ایک واقعے کے نتیجے میں آنے والے شدید سیلابی ریلے نے بھوٹے کوشی دریا سے ہوتے ہوئے ترشولی دریا کے نظام میں تباہی مچادی تھی۔ اس سیلاب کے باعث 300,1 سے زائد افراد ہلاک اور سینکڑوں لاپتہ ہوگئے، جبکہ درجنوں پل بہہ گئے، سڑکوں کو شدید نقصان پہنچا اور راسوا، نوواکوٹ، دھاڈنگ اور دیگر اضلاع میں متعدد پن بجلی کے منصوبے مفلوج ہوکر رہ گئے۔ بیٹراوتی اور ملحقہ علاقوں میں سڑکوں کے اہم رابطے منقطع ہوگئے، جس سے مقامی آبادیاں تنہائی کا شکار ہوگئیں اور امدادی و تعمیر نو کے کاموں میں شدید رکاوٹ پیدا ہوئی۔ بیلی برج، جو ماڈیولر اسٹیل پینلز سے تیار کردہ پہلے سے بنے ہوئے اور آسانی سے منتقل کیے جانے کے قابل ڈھانچے ہوتے ہیں، انہیں جائے وقوعہ پر تیزی سے جوڑ کر گاڑیوں کی آمد و رفت بحال کی جاسکتی ہے۔ بھارت کی جانب سے فراہم کردہ 70 میٹر طویل پل طویل فاصلے والے راستوں کی فوری ضرورت کو پورا کرتا ہے، کیونکہ نیپال کے پاس موجودہ ذخیرے میں زیادہ تر چھوٹے دورانیے (اسپین) والے پل ہیں جو سیلاب سے پیدا ہونے والے وسیع خلا کو پُر کرنے کے لیے ناکافی ہیں۔ حکام نے اشارہ دیا کہ آنے والے دنوں میں پل کے پرزوں کی مزید کھیپیں پہنچنے کی توقع ہے، ساتھ ہی ان کی تنصیب اور جوڑنے کے عمل کے لیے تکنیکی معاونت بھی فراہم کی جائے گی۔ یہ امداد اس آفت کے بعد نیپال کے لیے بھارت کی جانب سے فراہم کی جانے والی وسیع تر معاونت کا حصہ ہے، جس میں امدادی سامان، تلاش اور بچاؤ کی مہمات، اور لاجسٹک (نقل و حمل اور رسد) کی مدد شامل رہی ہے۔ کھٹمنڈو میں تعینات بھارتی سفیر نویں شریواستو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر تصدیق کی کہ یہ سامان نیپال کے روڈ ڈویژن کو سونپ دیا گیا ہے۔ بھارت کی جانب سے یہ امداد ۲۶؍اگست ۲۰۲۶ کو نیپال کے شمالی اور وسطی حصوں میں آنے والے تباہ کن سیلاب کے بعد سڑکوں کے بنیادی ڈھانچے کو دوبارہ فعال کرنے کے لیے دی جا رہی ہے۔ اس سیلاب میں اب تک لگ بھگ ۱,۴۰۰ افراد ہلاک اور ۵ ہزار سے زائد لاپتہ ہوچکے ہیں۔

ٹیکنالوجی اور اہم معدنیات کو ہتھیار نہ بنائیں طاقتور ممالک

برکس اجلاس سے وزیر اعظم مودی نے دنیا کو کیا آگاہ

نئی دہلی: نئی دہلی میں منعقدہ برکس سربراہی اجلاس 2026 کے دوسرے روز اوپن سیشن سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے عالمی عدم استحکام اور سپلائی چین کے بحران پر سخت مؤقف اختیار کیا۔ ہندوستان کی صدارت کا وژن پیش کرتے ہوئے انہوں نے واضح طور پر کہا کہ موجودہ دور میں کشیدگی تیزی سے بڑھ رہی ہے، جس کا براہِ راست اور تباہ کن اثر عام انسان کی زندگی پر پڑ رہا ہے۔ باہم مربوط اس دنیا میں وبائیں، موسمیاتی آفات اور سپلائی چین کا متاثر ہونا کسی ایک خطے تک محدود نہیں رہتا۔ وزیر اعظم مودی نے عالمی طاقتوں کو خبردار کیا کہ ٹیکنالوجی اور اہم معدنیات کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا مشترکہ ترقی کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹیکنالوجی کے جامع اور سب کو فائدہ پہنچانے والے استعمال پر زور دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ہندوستان کے چار اہم ستونوں چوکسی، اختراع، تعاون اور استحکام پر مرکوز اس وژن کے تحت عالمی سلامتی کے لیے کئی ٹھوس اقدامات کیے گئے ہیں۔ وزیر اعظم مودی نے اعلان کیا کہ متعدی بیماریوں سے نمٹنے کے لیے برکس انٹیگریٹڈ ارلی وارننگ سسٹم قائم کرنے پر اتفاق رائے ہوگیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیٹا انٹیگریشن گائیڈ لائن اور برکس لاجسٹکس سپلائی چین آپریشن فریم ورک کو بھی منظوری دے دی گئی ہے۔ مستقبل کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے وزیر اعظم مودی نے برکس اسٹارٹ اَپ انوویشن فنڈ قائم کرنے کی تجویز پیش کی۔ اس کے علاوہ کسانوں کے لیے مصنوعی ذہانت (AI)، جغرافیائی معلوماتی ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کو باہم مربوط کرنے والے ڈیجیٹل ایگریکلچر نیٹ ورک کا خاکہ بھی پیش کیا گیا۔ وزیر اعظم نے زور دے کر کہا کہ آج کی دنیا میں بحرانوں کی بروقت شناخت، پیشگی تیاری اور فوری کارروائی ہی استحکام کی بنیادی کنجی ہے۔ برکس اب محض بات چیت کا ایک پلیٹ فارم نہیں رہا بلکہ ایسے مؤثر نظام میں تبدیل ہو رہا ہے جو زمینی سطح پر بھی نتائج پیدا کر سکے۔ متعدی بیماریوں کی روک تھام کے لیے برکس ممالک کا مشترکہ ارلی وارننگ سسٹم اچانک پیدا ہونے والے صحت کے بحرانوں سے نمٹنے میں مدد کرے گا، جبکہ نئی آفات سے متعلق رہنما اصولوں کے ذریعے ممالک کے درمیان حقیقی وقت میں ڈیٹا کا تبادلہ ممکن ہو سکے گا۔ لاجسٹکس سپلائی چین کے نئے فریم ورک کے ذریعے تجارتی رکاوٹوں کو دور کرنے اور ضروری اشیا کی بلاتعطل نقل و حرکت کو یقینی بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

وزیر اعظم مودی کی نئی دہلی میں مصری صدر کے ساتھ دوطرفہ ملاقات

وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کے روز نئی دہلی میں مصر کے صدر عبدالفتاح السیسی کے ساتھ دوطرفہ ملاقات کی

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کے روز نئی دہلی میں مصر کے صدر عبدالفتاح السیسی کے ساتھ دو طرفہ ملاقات کی۔ یہ ملاقات بھارت کی صدارت میں منعقدہ 18ویں برکس سربراہی اجلاس میں شرکت کے سلسلے میں السیسی کے دورۂ بھارت کے دوران ہوئی۔ بھارت اور مصر کے درمیان مضبوط دوطرفہ تعلقات قائم ہیں، جن کی بنیاد 18 اگست 1947 کو سفیر کی سطح پر قائم ہونے والے سفارتی تعلقات پر رکھی گئی تھی۔ مئی 2026 میں، مصر کے وزیر خارجہ بدر عبدالعاطی نے برکس وزرائے خارجہ کے اجلاس میں شرکت کے لیے بھارت کا دورہ کیا اور اس موقع پر دوطرفہ ملاقات بھی کی۔ اسی طرح، وزیر انصاف محمود الشریف نے برکس وزرائے انصاف کے اجلاس میں شرکت کی اور اس کے ساتھ ساتھ وزیر قانون و انصاف ارجن رام میگھوال سے دوطرفہ ملاقات کی۔ مصر جنوری 2024 میں ایتھوپیا، ایران، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے ساتھ برکس کا مکمل رکن بنا۔ دریں اثنا، برکس سربراہی اجلاس 2026 کے دوران، السیسی نے دوروزہ برکس اجلاس میں شرکت کی۔ مصری رہنما نے ہفتے کے روز روسی صدر ولادیمیر پوتن سے بھی ملاقات کی۔ روسی وزارت خارجہ کے مطابق، دوطرفہ بات چیت کے دوران صدر پوتن نے باہمی تعلقات میں مسلسل پیش رفت پر اطمینان کا اظہار کیا اور دونوں ممالک کے درمیان تجارت میں مستقل اضافے اور ساختی بہتری کی نشاندہی کی۔ انہوں نے مصر کو ’’یرینہ اور قابل اعتماد دوست‘‘ قرار دیتے ہوئے سراہا اور صدر السیسی کو رواں سال اکتوبر میں ہونے والے روس-افریقہ سربراہی اجلاس کے لیے ماسکو کا دورہ کرنے کی دعوت دی۔ اتوار کو، برکس رہنماؤں نے بلاک، جدت، تعاون اور پائیداری: سب کو شامل کرنے والی عالمی ترقی کے لیے مستقبل کی تشکیل کے موضوع پر ایک اجلاس منعقد کیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ برکس پر گلوبل ساؤتھ کے ممالک کا اعتماد بڑھا ہے‘‘ اور انہوں نے 11 ممالک پر مشتمل اس گروپ کی جانب سے آفات کے انتظام، ایم ایس ایم ای عاون اور ماحولیات کے شعبوں میں اہم اقدامات کو اجاگر کیا۔

بھارت ورلڈ سرکولر اکنامی فورم ۲۰۲۶ء کی میزبانی کرے گا

نئی دہلی: بھارت 15 سے 18 ستمبر 2026 تک گاندھی نگر (گجرات) میں ورلڈ سرکلر اکانومی فورم (ڈبلیو سی ای ایف) 2026 کی میزبانی کرے گا۔ جنوبی ایشیا میں پہلی بار منعقد ہونے والے اس فورم کا مشترکہ افتتاح 15 ستمبر کو مرکزی وزیر برائے ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی، جناب بھوپیندر یادو، اور گجرات کے وزیر اعلیٰ، جناب بھوپیندر بھائی پٹیل کریں گے۔ یہ فورم سرکلر اکانومی: عوام اور خوشحالی کے لیے تبدیلی کے موضوع کے تحت منعقد کیا جائے گا۔ افتتاحی سیشن کی رونق بڑھانے والی دیگر شخصیات میں گجرات کے وزیر برائے جنگلات، ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی، جناب ارجن بھائی موڈھواڈیا؛ بھارت میں فن لینڈ کے سفیر، ہز ایکسی لینسی مسٹر میکو کیویکی؛ اور نیدرلینڈز کی وزارت اقتصادی امور اور موسمیات کی محترمہ ماریک اسپائکر بور کے ساتھ ساتھ حکومتِ بھارت اور حکومتِ گجرات کے اعلیٰ حکام شامل ہوں گے۔ تکراریت کا محور موجودہ مواد اور مصنوعات کو دوبارہ استعمال کرنے، ان کی مرمت و تجدید کرنے، اور انہیں ری سائیکل کرنے پر ہے تاکہ انہیں قیمتی وسائل کے طور پر دوبارہ معیشت کا حصہ بنایا جاسکے۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی دور اندیش قیادت میں، بھارت ماحولیاتی نظامِ حکمرانی میں ایک بڑی تبدیلی کی قیادت کر رہا ہے اور ایک جدید دور معیشت کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اس تقریب کا مشترکہ انعقاد سینٹرل پالوشن کنٹرول بورڈ بھارت، فن لینڈ کے انوویشن فنڈ سٹرا، حکومتِ فن لینڈ، وزارتِ ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی، حکومتِ بھارت، حکومتِ گجرات اور گجرات پالوشن کنٹرول بورڈ (جی پی سی بی) کی جانب سے کیا جارہا ہے۔ ڈبلیو سی ای ایف 2026 کا مقصد تکراریت کو فروغ دینے کے لیے بھارت کے اقدامات کو پیش کرنا اور بین الاقوامی تعاون کو بڑھانا ہے۔ اس تقریب میں 65 سے زائد ممالک کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے 2000 سے زیادہ اسٹیک ہولڈرز شرکت کریں گے، جن میں کاروباری رہنما، صنعت کار، موجد، محققین، پالیسی ساز، ماہرینِ تعلیم اور سماجی تبدیلی لانے والے شامل ہیں۔ یہ فورم عالمی تعاون اور گلوبل ساؤتھ کے ساتھ روابط کو مزید بڑھانے؛ سرکلر فنانس اور نجی شعبے کی سرمایہ کاری کو متحرک کرنے؛ پالیسی مذاکرات اور بین شعبہ جاتی شراکت داریوں کی حوصلہ افزائی کرنے؛ اور ساتھ ہی سرکلرٹی کے لیے جدت، ڈیجیٹلائزیشن اور ٹیکنالوجی کو آگے بڑھانے میں مددگار ثابت ہوگا۔

نئی دہلی۔۔۔تاریخ، تہذیب اور جدید بھارت کا دل

نئی دہلی: بھارت کا دارالحکومت نئی دہلی اپنی قدیم تہذیبی وراثت، تاریخی عمارتوں اور جدید شہری زندگی کے امتزاج کے باعث ملک کے نمایاں ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ یمنا کے کنارے واقع یہ شہر بھارت کا اہم سیاسی، ثقافتی اور تاریخی مرکز بھی ہے۔ شہر کی تاریخی شناخت میں ہمایوں کا مقبرہ نمایاں مقام رکھتا ہے۔ سولہویں صدی میں تعمیر ہونے والی یہ تاریخی عمارت مغلیہ فنِ تعمیر کی ایک شاندار مثال ہے اور عالمی ثقافتی ورثے میں شامل ہے۔ یہاں بڑی تعداد میں ملکی اور غیر ملکی سیاح آتے ہیں۔ اسی طرح قطب مینار دہلی کے تاریخی اور تعمیراتی ورثے کی اہم علامت ہے۔ بارہویں صدی سے تعلق رکھنے والی یہ عظیم یادگار بھی عالمی ثقافتی ورثے کا حصہ ہے اور دارالحکومت کے سب سے زیادہ پہچانے جانے والے مقامات میں شمار ہوتی ہے۔ نئی دہلی کی شناخت صرف قدیم عمارتوں تک محدود نہیں۔ انڈیا گیٹ دارالحکومت کے معروف ترین مقامات میں شامل ہے جہاں روزانہ بڑی تعداد میں لوگ آتے ہیں۔ اس کے اطراف کا علاقہ مقامی باشندوں اور سیاحوں دونوں کے لیے ایک اہم تفریحی مقام ہے۔ ہمایوں کا مقبرہ، قطب مینار اور انڈیا گیٹ جیسے مقامات نئی دہلی کی اس منفرد شناخت کی عکاسی کرتے ہیں جہاں صدیوں پرانی تاریخ جدید بھارت کی روزمرہ زندگی کے ساتھ موجود ہے۔ دارالحکومت کی یہی تاریخی، ثقافتی اور سیاسی اہمیت نئی دہلی کو بھارت کے ساتھ ساتھ دنیا کے اہم شہروں میں ایک منفرد مقام دیتی ہے۔

ہند-افریقہ کے اقتصادی تعلقات میں نئے دور کی ضرورت

نئی دہلی: جنوبی افریقہ کے صدر سیرل رامافوسا نے بھارت کے ساتھ اقتصادی تعلقات کے ایک نئے دور کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ دونوں ممالک تجارت، سرمایہ کاری، صنعتی ترقی اور پائیدار معیشت کے شعبوں میں تعاون کو نمایاں طور پر وسعت دے سکتے ہیں۔ نئی دہلی میں برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر منعقدہ جنوبی افریقہ بھارت راؤنڈ ٹیبل سے خطاب کرتے ہوئے رامافوسا نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی شراکت داری کو اب مزید عملی اور تجارتی منصوبوں میں تبدیل کرنے کا وقت آگیا ہے۔ انہوں نے نجی شعبے پر زور دیا کہ وہ طویل مدتی سرمایہ کاری اور قابل عمل منصوبوں کے ذریعے دوطرفہ تعلقات کو نئی سطح تک لے جائے۔ رامافوسا نے قابل تجدید توانائی، گرین ہائیڈروجن، اہم معدنیات، بنیادی ڈھانچے، زراعت اور ڈیجیٹل اختراع کو تعاون کے اہم شعبوں کے طور پر شناخت کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ جنوبی افریقہ کے وسیع معدنی وسائل اور بھارت کی مضبوط مینوفیکچرنگ صلاحیتوں کو یکجا کر کے الیکٹرک گاڑیوں، بیٹریوں اور دیگر جدید مصنوعات کی تیاری میں بڑی پیش رفت کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے بھارتی کمپنیوں کو جنوبی افریقہ کے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں میں زیادہ سرمایہ کاری کی دعوت بھی دی۔ جنوبی افریقہ نے 195 اسٹریٹجک مربوط منصوبوں کی نشاندہی کی ہے جن کی مجموعی مالیت 100 ارب ڈالر سے زیادہ ہے۔ ان میں ٹرانسپورٹ نیٹ ورکس، قابل تجدید توانائی کے منصوبے، پانی کا بنیادی ڈھانچہ اور اسپتال شامل ہیں۔ رامافوسا کے مطابق بھارت اور جنوبی افریقہ کے درمیان موجودہ سیاسی اور تاریخی تعلقات کو زیادہ مضبوط اقتصادی شراکت داری میں تبدیل کرنے کی وسیع گنجائش موجود ہے۔ برکس کے پلیٹ فارم پر بڑھتا تعاون دونوں ممالک کے لیے تجارت، سرمایہ کاری اور صنعتی ترقی کے نئے مواقع پیدا کرسکتا ہے۔

بھارتی بحری جہاز آئی این ایس کولیش کمبوڈیا کے ریم نیول بیس پہنچ گیا

نئی دہلی: انڈین نیوی کے مشرقی بحری بیڑے کی آپریشنل تعیناتی کے حصے کے طور پر، آئی این ایس کولیش 12 ستمبر 2026 کو کمبوڈیا کے ریم نیول بیس پہنچا۔ اس دورے کا مقصد سمندری تعاون کو مزید مستحکم کرنا اور انڈین نیوی اور رائل کمبوڈین نیوی کے درمیان پیشہ ورانہ روابط کو بڑھانا ہے۔ آمد پر، جہاز کا استقبال رائل کمبوڈین نیوی کے نمائندوں اور کمبوڈیا میں ہندوستانی سفارت خانے کے حکام نے کیا۔ قیام کے دوران پروگرام میں پیشہ ورانہ تبادلہ خیال، تعارفی دورے، کھیلوں کے مقابلے اور بحری امور سے متعلق باقاعدہ سرگرمیاں شامل ہوں گی، جس سے اہلکاروں کو اپنے شعبے سے متعلق معلومات کے تبادلے اور آپریشنل ہم آہنگی کو بہتر بنانے کے مواقع ملیں گے۔ یہ دورہ انڈو پیسیفک خطے میں سمندری رسائی کو وسعت دینے کی ہندوستان کی مسلسل کوششوں کا حصہ ہے۔ یہ ایکٹ ایسٹ پالیسی، مہاساگر (خطوں میں سلامتی اور ترقی کے لیے باہمی اور ہمہ جہت پیش رفت) کے وژن، اور ایک آزاد، کھلے اور سب کو شامل کرنے والے سمندری ماحول کو فروغ دینے کے ہندوستان کے عزم سے ہم آہنگ ہے۔

برکس میں گلوبل ساوتھ کا اعتماد بڑھا، تنوع اور تعاون ہماری طاقت: مودی

وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو کہا کہ برکس میں گلوبل ساوتھ کے ممالک کا اعتماد بڑھا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں ان کی آواز سنی جاتی ہے اور ان کے تجربات کا احترام کیا جاتا ہے

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو کہا کہ برکس میں گلوبل ساوتھ کے ممالک کا اعتماد بڑھا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں ان کی آواز سنی جاتی ہے اور ان کے تجربات کا احترام کیا جاتا ہے۔ ساتھ ہی مسائل کا حل صرف ان کے لئے نہیں بلکہ انہیں ساتھ لے کر حل تیار کیے جاتے ہیں۔ وزیر اعظم نے آج بھارت منڈپم میں منعقدہ برکس سربراہی اجلاس کے دوران مضبوطی، اختراع، تعاون اور پائیدار ترقی کے موضوع پر منعقدہ اجلاس میں اپنے استقبالیہ خطاب کے دوران یہ باتیں کہیں۔ انہوں نے کہا کہ برکس کی طاقت اس کے تنوع اور تعاون میں ہے۔ ایسے میں تنوع ہماری شناخت، تعاون ہماری تحریک اور ہماری ترقی پوری انسانیت کے لیے فائدہ مند ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا، ’’آج یہ اجلاس گاہ مختلف براعظموں، ثقافتوں اور ترقی کے مختلف سفر کو ایک ساتھ جوڑ رہی ہے۔ یہ برکس کی بڑھتی ہوئی طاقت، کشش اور بے مثال اعتماد کا ثبوت ہے۔‘‘ مودی نے کہا کہ برکس نے چار ستونوں کے ذریعے جامع عالمی ترقی کو فروغ دینے کی کوششیں کی ہیں۔ بھارت کی صدارت میں برکس کی تمام کوششیں مضبوطی، اختراع، تعاون اور پائیدار ترقی پر مرکوز رہی ہیں۔ انہوں نے کہا، ’’آج دنیا میں کشیدگی مسلسل بڑھ رہی ہے اور اس کا عام انسان کی زندگی پر انتہائی منفی اور وسیع اثر پڑ رہا ہے۔ وبائیں، موسمیاتی آفات اور سپلائی چین میں خلل نے دکھایا ہے کہ آج کی ایک دوسرے سے جڑی ہوئی دنیا میں کوئی بھی بحران صرف ایک خطے تک محدود نہیں رہتا۔ اسی لیے ہم نے برکس سربراہی اجلاس میں باہمی مضبوطی پر خصوصی زور دیا ہے۔‘‘ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ برکس میں تیار کیے گئے حلوں کا فائدہ گلوبل ساوتھ تک پہنچنا چاہیے۔ ان حلوں کو مقامی ضروریات کے مطابق ڈھالنے کے ساتھ ساتھ سستا اور آسانی سے قابل عمل بنانا بھی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری ترقی کا فائدہ پوری انسانیت کو ملنا چاہیے۔ وزیر اعظم نے ترقی اور ماحولیات کے درمیان توازن پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی تہذیب میں فطرت کو ماں کا درجہ دیا گیا ہے۔ ترقی اور ماحولیات ایک دوسرے کے متبادل نہیں بلکہ ایک دوسرے کے معاون ہیں۔ اس لیے متوازن ترقی کا راستہ اپنانا ضروری ہے۔ مودی نے برکس کے تحت ایم ایس ایم ای پورٹل، اربن موبلٹی ہب، اسمارٹ گرڈ اور توانائی ذخیرہ کرنے کے نظام اور برکس ڈیجیٹل سینٹر آف ایکسی لینس جیسی اقدام کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایسی اقدامات کو وسیع پیمانے پر فروغ دے کر گلوبل ساوتھ کے ممالک کے لیے مفید بنایا جانا چاہیے۔

جنوبی افریقہ نے ونڈے سیریز میں نمیبیا کو کلین سویپ کیا

بیورن فورٹوئن (چار وکٹ) کی بہترین گیند بازی کے بعد جارڈن ہرمن (۷۷ رن) اور کوزالیسٹر ہاؤزن (ناٹ آؤٹ ۶۸ رن) کی شاندار نصف سنچری کی بدولت جنوبی افریقہ نے اتوار کو تیسرے ایک روزہ مقابلے میں نمیبیا کو ۷۱ ار گیندیں باقی رہتے نو وکٹوں سے ہرا کر بڑی جیت درج کی۔ اسی کے ساتھ جنوبی افریقہ نے تین میچوں کی ایک روزہ سیریز ۳-۰ سے اپنے نام کرلی۔ ۱۵۷ رنز کے ہدف کا تعاقب کرنے اتری جنوبی افریقہ کو جارڈن ہرمن اور کوزالیسٹر ہاؤزن کی اوپننگ جوڑی نے تیز شروعات دلائی۔ دونوں بلے بازوں کے درمیان پہلی وکٹ کے لیے ۱۵۰ رنز کی شراکت داری ہوئی۔ ۲۱ ویں اوور میں والڈو اسمتھ نے جارڈن ہرمن کو آؤٹ کرکے اس شراکت داری کو توڑا۔ جارڈن ہرمن نے ۵۹ گیندوں میں ۱۳ چوکوں کی مدد سے ۷۷ رنز کی اننگز کھیلی۔ ۲۲ ویں اوور کی تیسری گیند پر ڈیوڈ بریوس نے چھکا لگا کر جنوبی افریقہ کو یہ بڑی جیت دلائی۔ کوزالیسٹر ہاؤزن نے ۶۸ گیندوں میں چار چوکے اور تین چھکے اڑاتے ہوئے ناٹ آؤٹ ۶۸ رن کی اننگز کھیلی۔ والڈو اسمتھ نمیبیا کی طرف سے واحد کامیاب گیند باز رہے۔ اس سے پہلے اتوار کو جنوبی افریقہ نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے نمیبیا کو ۴۳٫۲ اوورز میں ۱۵۶ رنز کے اسکور پر سمیٹ دیا تھا۔ نمیبیا نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرنے کا فیصلہ کیا۔ بلے بازی کرنے اتری نمیبیا کی شروعات اچھی نہیں رہی اور اس نے ۱۹ رنز کے اسکور پر اپنے دو وکٹ گنوا دیے۔ مائیکل وین لنگین (دو) اور یان فرالنک (دو) رن بنا کر آؤٹ ہوئے۔ اس کے بعد الیگزینڈر بروزنگ فاشینک اور لورین اسٹین کیمپ کی جوڑی نے اننگز کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ دونوں بلے بازوں کے درمیان تیسری وکٹ کے لیے ۵۳ رنز کی شراکت داری ہوئی۔ ۲۱ ویں اوور میں فورٹوئن نے لورین اسٹین کیمپ ۲۳ رن کو آؤٹ کرکے اس شراکت داری کو توڑا۔ اسی اوور میں الیگزینڈر بروزنگ فاشینک ۳۱ رن آؤٹ ہوگئے۔ ۲۳ ویں اوور میں فورٹوئن نے جیرارڈ ایراسمس (تین) کو آؤٹ کرکے پویلین بھیج دیا۔ اس کے بعد جنوبی افریقی گیند بازی اٹیک کے سامنے زین گرین ۳۳ رنز کو چھوڑ کر نمیبیا کا کوئی بھی بلے باز ٹک کر نہ کھیل سکا۔ میکس ہائنگو ۲۰ رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔

طوفانی بلے باز شیفالی ورما نے رقم کی تاریخ

ویمنز ٹی ۲۰ ایشیا کپ میں جڑا سب سے تیز نصف سنچری کا ریکارڈ

دبئی میں ویمنز ایشیا کپ 2026 کے فائنل میں شیفالی ورما نے طوفانی بلے بازی کرتے ہوئے صرف 24 گیندوں میں نصف سنچری مکمل کی اور ویمنز ٹی 20 ایشیا کپ میں تیز ترین نصف سنچری بنانے والی بلے باز بن گئیں۔ بھارت اور سری لنکا کے درمیان دبئی انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلے جارہے ویمنز ایشیا کپ 2026 کے فائنل میں بھارتی اوپنر شیفالی ورما نے شاندار اننگز کھیلتے ہوئے تاریخ رقم کردی۔ شیفالی نے محض 24 گیندوں میں اپنی نصف سنچری مکمل کی اور ویمنز ٹی 20 ایشیا کپ میں تیز ترین نصف سنچری کا نیا ریکارڈ قائم کردیا۔ انہوں نے اپنی اوپننگ ساتھی اسمرتی ماندھنا کا ریکارڈ توڑا، جنہوں نے 2022 کے ٹی 20 ایشیا کپ میں 25 گیندوں پر نصف سنچری بنائی تھی۔ اس فہرست میں رچا گھوش 26 گیندوں میں نصف سنچری کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہیں۔ ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرنے اتری بھارتی ٹیم کو شیفالی ورما اور اسمرتی ماندھنا کی جوڑی نے دھماکہ خیز شروعات دی۔ دونوں نے صرف 2.10 اوورز میں بھارت کا اسکور 100 رنز تک پہنچا دیا۔ پہلی وکٹ کے لیے ماندھنا اور شیفالی نے 5.12 اوورز میں 129 رنز کی شاندار شراکت قائم کی۔ اس کے ساتھ ہی دونوں نے خواتین ٹی 20 کرکٹ میں سب سے زیادہ مرتبہ سنچری شراکت داری کرنے کے معاملے میں متحدہ عرب امارات کی ایشا اوجھا اور تیرتھ ستیش کے ریکارڈ کی برابری کرلی۔ ماندھنا اور شیفالی نے چھٹی مرتبہ 100 یا اس سے زیادہ رنز کی شراکت قائم کی ہے۔ شیفالی ورما نے ویمنز ایشیا کپ 2026 میں تیسری مرتبہ نصف سنچری والی اننگز کھیلی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے ٹی 20 ایشیا کپ کے ایک ایڈیشن میں سب سے زیادہ نصف سنچریاں بنانے کے معاملے میں سری لنکا کی کپتان چماری اٹاپٹو کے ریکارڈ کی بھی برابری کرلی۔ چماری اٹاپٹو نے 2024 کے ایشیا کپ میں تین نصف سنچریاں بنائی تھیں۔ اسمرتی ماندھنا، شیفالی ورما، ہرمن پریت کور (کپتان)، بھارتی فُلمالی، رچا گھوش (وکٹ کیپر)، گونالن کملنی، دیپتی شرما، پریما راوت، شری چَرنی، کرانتی گوڑ اور نندنی شرما۔ چماری اٹاپٹو (کپتان)، ایمیشا دلانی، وِشمی گنارتنے، ہاسنی پریرا، ہرشیتا سماراوکرما، کاویشا دلہاری، نیلاکشی سلوا، کوشانی نوتھیانگنا (وکٹ کیپر)، سگندھیکا کماری، چامودی پربودھا اور متالی ایودھیا۔ ہندوستانی ویمنز کرکٹ ٹیم کی جارحانہ بلے باز شِفالی ورما نے ویمنز ٹی ۲۰ ایشیا کپ ۲۰۲۶ کے فائنل میں سری لنکا کے خلاف تاریخ رقم کرتے ہوئے ایشیا کپ کی تیز ترین نصف سنچری بنانے کا اعزاز اپنے نام کرلیا ہے۔ شِفالی ورما نے سری لنکا کے خلاف فائنل میچ میں ۶۸ رنوں کی انتہائی شاندار اور طوفانی اننگز کھیلی۔ اس اننگز کے دوران وہ ٹی ۲۰ ایشیا کپ کی تاریخ میں سب سے تیز ہاف سنچری بنانے والی ہندوستانی خاتون بلے باز بن گئیں۔ انہوں نے اوپننگ پارٹنر اسمرتی مندھانا کے ساتھ مل کر پہلے وکٹ کے لیے (۱۰۰ سے زائد رنوں کی) شراکت داری قائم کی، جس نے ٹیم کو مضبوط موقف فراہم کیا۔ یہ شِفالی ورما کے ٹی ۲۰ انٹرنیشنل کریئر کی ۲۱ ویں نصف سنچری ہے۔ واضح رہے کہ اسی ایشیا کپ ۲۰۲۶ کے دوران انہوں نے پاکستان کے خلاف میچ میں خواتین کی عالمی ٹی ۲۰ کرکٹ میں سب سے کم عمر اور تیز ترین ۳,۰۰۰ رن مکمل کرنے کا عالمی ریکارڈ بھی اپنے نام کیا تھا۔ اگر آپ شِفالی ورما کے اس میچ کے تفصیلی اسکور کارڈ، اس ٹورنامنٹ میں ان کے مجموعی رنوں یا ویمنز ایشیا کپ ۲۰۲۶ کے فائنل کے نتیجے کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔ شفالی ورما نے یہ تاریخی کارنامہ ستمبر 2026 میں صرف 22 سال اور 220 دن کی عمر میں انجام دیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے محض 2,182 گیندوں کا سامنا کرکے یہ سنگ میل عبور کیا، جو کہ خواتین کی کرکٹ تاریخ میں اب تک کے سب سے تیز ترین رنز ہیں۔

یہ واقعی شاندار کامیابی ہے

جونیئر ایشیا کپ جیتنے پر وزیر اعظم مودی کی مرد و خواتین ہاکی ٹیم کو مبارکباد

وزیر اعظم نریندر مودی نے جونیئر خواتین ٹیم کو مبارکباد دیتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کہا کہ یہ بھارتی ہاکی کے لیے فخر کا لمحہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ شاندار اور بہتر مظاہرہ کے ساتھ ایشیا کپ کا خطاب برقرار رکھنے پر ہماری خواتین ہاکی ٹیم کو مبارکباد۔ کھلاڑیوں کی یہ کامیابی ان کی صلاحیت اور پختہ عزم کی عکاس ہے۔ بھارت کی مرد اور خواتین جونیئر ہاکی ٹیموں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایشیا کپ 2026 کا خطاب اپنے نام کرلیا۔ خواتین ٹیم نے میزبان چین کو 1-0 سے شکست دی، جبکہ مرد ٹیم نے جنوبی کوریا کو 4-1 سے ہرا کر ریکارڈ چھٹی مرتبہ جونیئر ایشیا کپ کی ٹرافی پر قبضہ کیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے دونوں ٹیموں کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کی۔ بھارتی جونیئر خواتین ہاکی ٹیم نے فائنل میں میزبان چین کو 1-0 سے شکست دے کر خطاب اپنے نام کیا۔ میچ کا واحد گول بھارت کی جانب سے سانیکا چندرکانت نے 17 ویں منٹ میں کیا۔ اس کے بعد بھارتی دفاع نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چین کو واپسی کا کوئی موقع نہیں دیا۔ اس کامیابی کے ساتھ بھارتی خواتین ہاکی ٹیم نے ٹورنامنٹ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور مسلسل چوتھی مرتبہ ایشیا کپ کی ٹرافی جیتی۔ فائنل میں بھارت کے لیے پہلا گول اجیت یادو نے 9 ویں منٹ میں کیا۔ اس کے بعد 13 ویں منٹ میں انمول ایکا نے گول کرکے بھارت کی برتری 2-0 کردی۔ بھارت کی جانب سے پربھدیپ نے 21 ویں منٹ میں تیسرا گول کیا، جبکہ آشو موریہ نے 50 ویں منٹ میں چوتھا گول داغا۔ جنوبی کوریا کی ٹیم پورے میچ میں صرف ایک گول ہی کرسکی۔ وزیر اعظم مودی نے مرد ٹیم کو بھی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ فائنل میں 4-1 کی شاندار فتح کے ساتھ ایشیا کپ جیتنا واقعی ایک شاندار کامیابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کامیابی ملک کے نوجوان کھلاڑیوں کے بہترین ہنر اور صلاحیتوں کو ظاہر کرتی ہے۔ جونیئر ایشیا کپ 2026 میں بھارتی مرد اور خواتین دونوں ٹیموں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خطاب اپنے نام کیا۔ مرد ٹیم نے مسلسل چوتھی مرتبہ جبکہ خواتین ٹیم نے تیسری مرتبہ یہ اعزاز حاصل کیا۔ وزیر اعظم مودی نے دونوں ٹیموں اور ان کے کھلاڑیوں کو اس کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کی۔

کھلاڑیوں کی یہ کامیابی ان کی صلاحیت اور پختہ عزم کی عکاس ہے۔ وزیر اعظم نے پوری ٹیم کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کھلاڑیوں کو مبارکباد پیش کی۔ دوسری جانب بھارتی جونیئر مرد ہاکی ٹیم نے فائنل میں جنوبی کوریا کو 4-1 سے شکست دے کر خطاب اپنے نام کیا۔ بھارت کا خطاب برقرار رکھنے پر ہماری خواتین ہاکی ٹیم کو مبارکباد۔ کھلاڑیوں کی یہ کامیابی ان کی صلاحیت اور پختہ عزم کی عکاس ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے جونیئر خواتین ٹیم کو مبارکباد دیتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کہا کہ یہ بھارتی ہاکی کے لیے فخر کا لمحہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ شاندار اور بہتر مظاہرہ کے ساتھ ایشیا کپ نہیں دیا۔ اس کامیابی کے ساتھ بھارتی خواتین ٹیم نے تیسری مرتبہ جونیئر ایشیا کپ جیت کر خطاب کی ہیٹ ٹرک بھی مکمل کرلی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے جونیئر خواتین ٹیم کو مبارکباد دیتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کہا کہ یہ بھارتی ہاکی کے لیے فخر کا لمحہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ شاندار اور بہتر مظاہرہ کے ساتھ ایشیا کپ

ڈسکارٹ اور موتی نے سنسنی خیز

فتح کے ساتھ ٹرائیڈنٹس کے لیے پلے آف میں جگہ پکی کی

سڈریک ڈسکارٹ ۵۶ رنز کی نصف سنچری اننگز اور گڈاکیش موتی ۲ وکٹ اور ناٹ آؤٹ ۱۷ رنز کی شاندار کارکردگی کی بدولت بارباڈوس ٹرائیڈنٹس نے جمیکا کنگز مین کے خلاف آخری گیند پر دو وکٹوں سے سنسنی خیز کامیابی حاصل کی۔ اس جیت کے ساتھ ہی ٹرائیڈنٹس پلے آف میں پہنچ گئے، جبکہ کنگز مین بھی چوتھی ٹیم کے طور پر کوالیفائی کر گئے کیونکہ ان کا نیٹ رن ریٹ سینٹ لوشیا کنگز سے بہتر تھا، جو ٹورنامنٹ سے باہر ہوگئے۔ ۱۵۱ رنز کا تعاقب کرتے ہوئے ٹرائیڈنٹس کی ٹیم پاور پلے میں تین وکٹوں پر ۳۶ رنز کے اسکور پر جدوجہد کررہی تھی۔ انہوں نے زیکری کارٹر کا وکٹ جلدی گنوا دیا، پھر بارش کی وجہ سے کھیل کچھ دیر رکا اور اس کے بعد برینڈن کنگ بھی آؤٹ ہوگئے، جبکہ ریوالڈو کلارک کے رن آؤٹ ہونے سے مشکلات مزید بڑھ گئیں۔ ڈسکارٹس اور کوئنٹن ڈی کاک نے اننگز کو سنبھالا، لیکن جنوبی افریقی کھلاڑی ۱۴ ار رنز بنا کر آؤٹ ہوگئے۔ اس کے بعد شیرفین ردرفورڈ رن آؤٹ ہوگئے وہ کریز سے بہت دور نکل گئے تھے اور کیمو پال کے فالوتھرو کے دوران گیند ان کے ہاتھ سے لگ کر اسٹمپس پر جا لگی۔ ۷۶/۵ وکٹ کے اسکور پر ٹیم مشکل میں تھی، لیکن ڈسکارٹس نے وِیل لاج کی گیندوں پر دو چھکے جڑ کر جوابی حملہ کیا اور اسی دوران اپنی نصف سنچری بھی مکمل کی۔ ۱۷ ویں اوور کے آغاز میں آندرے رسل کی گیند پر ڈسکارٹس کے آؤٹ ہونے سے ایسا لگا کہ کنگز مین کی جیت پکی ہے۔ لیکن اس کے بعد ڈرامہ ہوا جب پال نے ایک اونچی فل ٹاس گیند پھینکی جسے نو بال قرار دیا گیا، جس سے پاویل اس فیصلے سے کافی ناراض ہوگئے۔ کرس گرین نے ۱۷ رنز بنائے لیکن آخری سے پہلے والے اوور میں آؤٹ ہوگئے، جس سے آخری اوور میں جیت کے لیے ۱۷ رنز کی ضرورت رہ گئی، اور یہ اوور اوڈین اسمتھ کو پھینکنا تھا۔ موتی نے ایک چوکا اور ایک چھکا لگایا اور درمیان میں کچھ وائیڈ گیندیں بھی آئیں، جس سے میچ ٹرائیڈنٹس کے حق میں جھک گیا۔ آخری گیند پر ایک رن کی ضرورت تھی، اور بائیں ہاتھ کے بلے باز نے یہ کام پورا کرلیا۔ کرک میکینزی کے جلدی آؤٹ ہونے کے باوجود، کنگز مین کے لیے پاور پلے فائدہ مند رہا کیونکہ معاز صداقت اور عثمان خان نے انہیں ۵۰ رنز تک پہنچا دیا۔ اس کے بعد صداقت نے جائیکیم پولارڈ کا استقبال دو چوکوں اور ایک چھکے کے ساتھ کیا کیونکہ کنگز مین بڑے اسکور کی طرف دیکھ رہے تھے۔

دوسری بار ۴۱ سال کی عمر میں ماں بنیں گی پاکستانی اداکارہ ماہرہ خان

پاکستانی اداکارہ ماہرہ خان کے دوبارہ ماں بننے کی خبر سامنے آئی ہے۔

پاکستانی اداکارہ ماہرہ خان کے دوبارہ ماں بننے کی خبر سامنے آئی ہے۔ سوشل میڈیا پر ان کی بیبی بمپ کی تصاویر تیزی سے وائرل ہورہی ہیں، جس کے بعد مداح انہیں مبارکباد دے رہے ہیں اور ان کے ہونے والے بچے کی خیریت کے لیے دعائیں کر رہے ہیں۔ پاکستانی اداکارہ ماہرہ خان کی مقبولیت صرف پاکستان تک محدود نہیں بلکہ بھارت میں بھی ان کی بڑی فین فالوئنگ ہے۔ اب ان کے مداحوں کے لیے خوشی کی خبر سامنے آئی ہے۔ ماہرہ خان دوسری بار ماں بننے والی ہیں۔ سوشل میڈیا پر وائرل تصاویر میں ماہرہ خان بیبی بمپ کے ساتھ نظر آرہی ہیں۔ تصاویر میں ان کے چہرے پر سکون اور ٹھہراؤ دکھائی دے رہا ہے، جبکہ وہ پردے کے پیچھے کھڑی نظر آتی ہیں۔ ماہرہ خان نے یہ تصاویر مداحوں کے ساتھ شیئر کرتے ہوئے لکھا، ''ہم مل کر منصوبہ بناتے ہیں، اس کے بعد جو ہوتا ہے وہ اللہ کا منصوبہ ہوتا ہے۔'' ان کی اس پوسٹ کے بعد مداحوں نے انہیں مبارکباد دینا شروع کردی اور ماہرہ اور ان کے ہونے والے بچے کی خیریت کے لیے دعائیں کیں۔ ماہرہ خان نے 2023 میں کاروباری شخصیت سلیم کریم سے شادی کی تھی۔ ان کی دوسری شادی سے یہ ان کا پہلا بچہ ہوگا۔ اداکارہ کی پہلی شادی علی عسکری سے 2007 میں ہوئی تھی، تاہم دونوں کا 2015 میں طلاق کے ذریعے رشتہ ختم ہوگیا تھا۔ پہلی شادی سے ماہرہ خان کا ایک بیٹا اذلان ہے، جس کی عمر اب 17 سال ہے۔ ماہرہ خان پاکستان کے ساتھ ساتھ بھارت میں بھی خاصی مقبول ہیں۔ انہوں نے 2011 میں فلم 'بول' سے اپنے فلمی کریئر کا آغاز کیا تھا۔ 2017 میں وہ بالی ووڈ کے سپر اسٹار شاہ رخ خان کے ساتھ فلم 'رئیس' میں نظر آئی تھیں۔ اس کے علاوہ ماہرہ خان 'اِیکٹر اِن لا'، '7 دن محبت اِن'، 'بن روئے'، 'منٹو'، 'سپر اسٹار' اور 'دی لیجنڈ آف مولا جٹ' سمیت کئی فلموں میں اداکاری کرچکی ہیں۔ وہ 'نیلوفر'، 'لو گرو' اور 'آگ لگے بستی میں' جیسی فلموں کا بھی حصہ رہی ہیں۔ اب ماہرہ خان فلم 'مرزا جٹ' میں نظر آئیں گی۔

پدمنی کولہاپورے اور پونم ڈھلون کو بڑا جھٹکا، اپاسنا سنگھ کو کامیابی ملی

سنٹا کے انتخابات میں اپاسنا سنگھ کی قیادت والے گروپ نے کامیابی حاصل کی ہے۔

فلم اور ٹیلی ویژن اداکاروں کی معروف تنظیم نے اور ٹی وی آرٹسٹس اسوسی ایشن (سنٹا) (سی آئی این ٹی اے اے) میں جاری اندرونی تنازع کے درمیان اپاسنا سنگھ کے گروپ نے بڑی کامیابی حاصل کرلی ہے جبکہ اداکارہ پونم ڈھلون اور پدمنی کولہاپورے کو بڑا جھٹکا لگا ہے۔ سنٹا کے انتخابات میں اپاسنا سنگھ کی قیادت والے گروپ نے کامیابی حاصل کی ہے۔ فلم اور ٹیلی ویژن اداکاروں کی معروف تنظیم نے اور ٹی وی آرٹسٹس اسوسی ایشن (سنٹا) (سی آئی این ٹی اے اے) میں جاری اندرونی تنازع کے درمیان اپاسنا سنگھ کے گروپ نے بڑی کامیابی حاصل کرلی ہے جبکہ اداکارہ پونم ڈھلون اور پدمنی کولہاپورے کو بڑا جھٹکا لگا ہے۔ سنٹا کے انتخابات میں اپاسنا سنگھ کی قیادت والے گروپ نے کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ نتیجہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب تنظیم کے کام کاج، انتظامی طریقہ کار اور قیادت کو لے کر کئی ہفتوں سے شدید اختلافات جاری تھے۔ رپورٹس کے مطابق ۱۲ ستمبر کو ہونے والے سنٹا انتخابات میں مجموعی طور پر ۵۷۱ ووٹ ڈالے گئے اور اپاسنا سنگھ کی قیادت والے پینل نے کامیابی حاصل کی۔ اس انتخاب میں خواتین امیدواروں کی بھی نمایاں موجودگی رہی۔ تاہم یہ معاملہ محض ایک انتخابی مقابلہ نہیں تھا بلکہ اس کے پس منظر میں تنظیم کے اندر کئی ماہ سے جاری انتظامی اور گروہی اختلافات شامل تھے۔ اُپاسنا سنگھ نے انتخابات اور اس سے قبل عدالت میں ہونے والی کارروائی کے دوران اپنے موقف پر قائم رہتے ہوئے تنظیم میں شفافیت، اجتماعی فیصلہ سازی اور مناسب انتظامی طریقہ کار کی ضرورت پر زور دیا تھا۔

دوسری جانب پونم ڈھلون اور پدمنی کولہاپورے نے اپاسنا کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے انہیں بے بنیاد قرار دیا تھا۔ سنٹا میں تنازع اس وقت مزید گہرا ہوگیا جب تنظیم کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ۱۱ اراکین نے استعفیٰ دے دیا۔ مستعفی اراکین کی جانب سے الزام عائد کیا گیا کہ تنظیم کے اہم معاملات میں اجتماعی فیصلہ سازی کے بجائے یک طرفہ فیصلے کیے جارہے ہیں اور تنظیم کے آئینی اصولوں پر بھی سوالات اٹھائے گئے۔ اس کے بعد تازہ انتخابات کا مطالبہ زور پکڑ گیا۔ اپاسنا سنگھ، جو اس وقت تنظیم کی جنرل سیکریٹری تھیں، نے پونم ڈھلون اور پدمنی کولہاپورے کے کردار پر متعدد سوالات اٹھائے تھے۔ انہوں نے الزام لگایا تھا کہ سنٹا کے پلیٹ فارم اور وسائل کو مخصوص افراد کی تشہیر کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ اپاسنا کے مطابق بعض اہم سرکاری ملاقاتوں اور تقریبات کی تصاویر میں دیگر عہدیداروں کو نظر انداز کرکے صرف پونم ڈھلون اور پدمنی کولہاپورے کو نمایاں کیا جاتا تھا۔

'بھگوان اور ڈاکٹر میں کوئی فرق نہیں'، یشودا اسپتال نے انوپریانا گر کا کیا اعزاز، 'ہنومان انش' کی پوری ٹیم کو تاحیات مفت علاج

غازی آباد میں شاندار اعزازی تقریب: یشودا اسپتال کے چیئرمین ڈاکٹر دنیش اروڑہ نے کہا، 'انوپریا نے سناتن ثقافت اور سنت روایت کو عالمی سطح پر پہنچایا، وہ بھارت کی بیٹی ہیں'۔ انوپریا نے لندن سے اترا کھنڈ تک کے سفر کی داستان بیان کی۔

نیم کروڑی بابا پر بننے والی فلم 'ہنومان انش' نے 200 کروڑ روپے کی کمائی کا ہندسہ پار کرلیا، 2 کروڑ روپے کے بجٹ سے شروع ہونے والے اس تاریخی سفر کو بھارت ایکسپریس نے خصوصی پروموز جاری کرکے سراہا۔ نیم کروڑی بابا کی روحانی زندگی اور پیغامات پر مبنی فلم 'ہنومان انش' نے پردۂ سیمیں پر کامیابی کی نئی تاریخ رقم کردی ہے۔ محض 2 کروڑ روپے کے محدود بجٹ میں تیار کی گئی اس روحانی فلم نے کمائی کے کئی ریکارڈ توڑتے ہوئے 200 کروڑ روپے کے کلب میں اپنی جگہ بنالی ہے۔ فلم کے اس غیر معمولی سفر اور تاریخی کامیابی کو سلام پیش کرتے ہوئے 'بھارت ایکسپریس' نیوز نیٹ ورک نے خصوصی پروموز جاری کرکے پوری ٹیم کو مبارکباد دی ہے۔ فلم کی تیاری سے لے کر اس کی ریلیز اور اب 200 کروڑ روپے کی منزل تک پہنچنے تک بھارت ایکسپریس ہر مرحلے پر 'ہنومان انش' کے ساتھ مضبوطی سے کھڑا رہا۔ چینل کی جانب سے جاری کیے گئے پروموز میں فلم کے اس پورے سفر کو خوبصورتی سے پیش کیا گیا ہے۔ پروموز میں کہا گیا، ''کم بجٹ..... بڑا جنون، کامیابی کی بلند پرواز۔ بابا کی بے پایاں کرپا سے 'ہنومان انش' نے کامیابی کا نیا باب رقم کیا۔ میگا نمائش سے شاندار کامیابی کے مقام تک، بھارت ایکسپریس ہر قدم پر 'ہنومان انش' کے ساتھ رہا۔ کامیابی کے اس شاندار سفر کے لیے پوری ٹیم کو بھارت ایکسپریس کی جانب سے ڈھیروں مبارکباد اور نیک خواہشات۔ بابا کی کرپا بنی رہے اور کامیابی کا یہ سفر اسی طرح جاری رہے۔'' قابل ذکر ہے کہ بھارت ایکسپریس کے چیئرمین، انتظامی سربراہ اور مدیر اعلیٰ اپیندر رائے نے دہلی میں اپنے اہل خانہ کے ہمراہ فلم کی خصوصی نمائش میں شرکت کی تھی۔ انہوں نے نیم کروڑی بابا کی تصویر کے سامنے چراغ روشن کرکے عقیدت کا اظہار کیا اور فلم کی جذباتی پیشکش کی کھل کر تعریف کی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ انتہائی کم بجٹ میں اتنی موثر فلم بنا کر پوری ٹیم نے سناتن ثقافت اور روحانی سنیما کو ایک نئی سمت دی ہے۔ وہیں فلم کی نوجوان پروڈیوسر انوپریا نگر نے بھی وقتاً فوقتاً بھارت ایکسپریس کے تئیں خصوصی تشکر کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب فلم اپنے ابتدائی مرحلے میں تھی، تب سے ہی بھارت ایکسپریس نے ایک سچے رہنما اور معاون کی طرح ان کا حوصلہ بڑھایا ہے۔ آج عقیدت مندوں کے یقین اور ناظرین کی محبت کی بدولت 'ہنومان انش' عالمی سطح پر ایک سنگ میل ثابت ہوچکی ہے۔ نیم کروڑی بابا کی زندگی اور تعلیمات پر مبنی 100 کروڑ روپے سے زیادہ کا کاروبار کرنے والی کامیاب فلم 'ہنومان انش' کی بے مثال کامیابی کے بعد نوجوان فلم ساز انوپریا نگر کے اعزاز کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ اتوار کو غازی آباد کے سنجے نگر واقع معروف یشودا سپر اسپیشلٹی اسپتال میں انوپریا نگر کے اعزاز میں ایک باوقار تقریب منعقد کی گئی۔ اس موقع پر یشودا اسپتال خاندان نے بھارتی ثقافت اور سناتن اقدار کو عالمی سطح پر متعارف کرانے کے لیے انوپریا کی کوششوں کی زبردست ستائش کی۔ تقریب کے دوران اسپتال انتظامیہ نے ایک بڑا اور تاریخی اعلان کرتے ہوئے فلم 'ہنومان انش' کی پوری ٹیم کو یشودا اسپتال کی جانب سے تاحیات مفت طبی سہولت فراہم کرنے کا اعلان کیا۔ یشودا خاندان کی جانب سے ملنے والے اس پُرخلوص اعزاز اور تاحیات مفت علاج کے اعلان سے جذباتی ہوکر انوپریا نگر نے کہا کہ 'میری نظر میں خدا اور ڈاکٹر میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جب انسان انتہائی تکلیف اور اذیت میں ہوتا ہے تو وہ سب سے پہلے ڈاکٹر کو ہی یاد کرتا ہے۔ ڈاکٹر نہ صرف زندگی بچاتے ہیں بلکہ انسان کو جینے کی نئی امید بھی دیتے ہیں۔ یشودا اسپتال آکر مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میں اپنے ہی خاندان کے درمیان آئی ہوں۔' تقریب کے دوران اسپتال کے احاطے میں عقیدت مندانہ ماحول بن گیا۔ وہاں موجود خواتین اور دیگر مہمانوں کے ساتھ انوپریا نگر نے بابا کے بھجنوں پر تالیاں بجا کر عقیدت کا اظہار بھی کیا۔ تقریب میں یشودا اسپتال کے چیئرمین ڈاکٹر دنیش اروڑہ، ڈاکٹر ششی اروڑہ، ڈاکٹر رجت اروڑہ اور معروف ماہر نجوم ڈاکٹر نیتیشا ملہوترا سمیت اسپتال کا پورا خاندان موجود رہا۔ چیئرمین ڈاکٹر دنیش اروڑہ نے انوپریا کو اعزاز سے نوازتے ہوئے کہا کہ 'انوپریا نے اتنی کم عمر میں وہ کام کر دکھایا ہے جو بڑے بڑے ماہرین بھی نہیں کر پاتے۔ انہوں نے ہماری بھارتی ثقافت، سنت روایت اور سناتن طرز زندگی کی اقدار کو نئی نسل اور پوری دنیا تک پہنچانے کا مقدس کام کیا ہے۔ مجھے فخر ہے کہ میں انہیں بھارت کی بیٹی کہتا ہوں۔' تقریب کے دوران انوپریا نگر نے فلم سازی کی اپنی جدوجہد، سنتوں کی قربت اور نئی نسل کے روحانی تعلق پر کھل کر گفتگو کی۔ انوپریا نے مسکراتے ہوئے کہا کہ لوگ ان کے اس سفر کو 'برطانیہ سے اترا کھنڈ تک کا سفر' کہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ 'جب فلم ریلیز ہونے والی تھی تو ہمارے پاس بڑے پیمانے پر تشہیر کے لیے بجٹ نہیں تھا۔ تب میں نے فیصلہ کیا کہ میں براہ راست سنتوں کے پاس جاؤں گی اور ان کی دعائیں لوں گی۔' اپنی جدوجہد بھری زندگی کو یاد کرتے ہوئے انوپریا نے بتایا کہ پوجیہ پریم آنند جی مہاراج: 'سب سے پہلے میں ورنداون میں پریم آنند مہاراج جی کے پاس گئی تھی۔ انہوں نے مجھے سکھایا کہ آپ ایک عظیم شخصیت پر فلم بنا رہی ہیں، اس لیے اسے پوری ذمہ داری اور سچائی کے ساتھ بنانا۔' آچاریہ پرمود کرشنم: 'جب فلمی دنیا نے ریلیز سے پہلے ہی اسے مسترد کردیا تھا، تب آچاریہ پرمود کرشنم جی نے حوصلہ دیا اور یقین دلایا کہ بابا کی کرپا سے یہ فلم ضرور کامیاب ہوگی۔' بیگیشور دھام کے پنڈت دھیریندر کرشن شاستری: 'مشکل وقت میں انہوں نے دعا دیتے ہوئے کہا تھا کہ یہ فلم بہت آگے جائے گی، کیونکہ آپ نئی نسل کو روحانیت سے جوڑ رہی ہیں۔' سوامی کیلاش آنند گری جی مہاراج اور شانتنو شکلا: انوپریا نے نرنجن پیٹھاڈھیشور آچاریہ مہامنڈلیشور سوامی کیلاش آنند گری جی مہاراج کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انہیں سوامی جی میں خود شیو کا جلوہ نظر آتا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے سوامی جی کے بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کے انچارج شانتنو شکلا کو اپنا بڑا بھائی قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ پورے سفر میں ایک مضبوط ستون کی طرح ان کے ساتھ کھڑے رہے۔ آج کی نوجوان نسل کے بارے میں بات کرتے ہوئے 21 سالہ فلم ساز نے انتہائی پختہ خیالات کا اظہار کیا۔